

قمر

اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین اللہ میں فوج در فوج
داخل ہوتے ہوئے (سورۃ النصر)

شمس



چاند اور سورج میں انسانی شبیہ کاراز!

جو کہ ناسا (NASA)، اور کئی معتبر اداروں
سے ریلیز شدہ ہے



”یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابل غور اور
قابل تحقیق ہے۔ اور منکر ان روحانیت کے لئے ایک چینچ ہے۔“

مصنف

رباض احمد گوہرشاہی



حضرت ریاض احمد گوہر شاہی

مصنف دین الہی

ورايت الناس يدخلون في دين الله افواجا (سورة النصر)

اور تم دیکھو گے لوگوں کو دینِ الہی میں فوج درفعج داخل ہوتے ہوئے (سورہ النصر)



دینِ الہی

خدا کے پوشیدہ راز



تصنیفِ نہاد کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب اللہ کے متلاشیوں اور اللہ سے محبت کرنے والوں کیلئے ایک تخفہ ہے

اطلاع برائے ذاکرین:

یہ کتاب حق پرستوں، منصف مزاج لوگوں اور اللہ کے طالبوں تک پہنچانی ہے۔

ازلی منافق اس کو تلف کرنے کی کوشش کریں گے

مرتب کردہ:

محمد یوسف اللہ گوہر (لندن).....امجد گوہر (ایڈنبریج)

ناشران:

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنسیشنل، امریکن صوفی انٹرنسیٹ کے آرگانائزر جناب حاجی محمد اشرفاق اور جناب مظہر فیروز نے
مہدی فاؤنڈیشن برطانیہ کے شہباز احمد گوہر اور فیصل حیات کے تعاون سے چھپوائی ہے۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنسیشنل



یہ وہ گوہر شاہی ہیں جنہوں نے تین سال تک سیہوں شریف کی پہاڑیوں اور لال باغ میں اللہ کے عشق کی خاطر چلہ کشی کری۔ اللہ کو پانے کی خاطر دنیا چھوڑی، پھر اللہ کے حکم ہی سے دوبارہ دنیا میں آئے۔ لاکھوں دلوں میں اللہ کا ذکر بساایا اور لوگوں کو اللہ کی محبت کی طرف راغب کیا۔

ہر مذہب والوں نے گوہر شاہی کو مسجدوں، مندوں، مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں میں روحانی خطاب کیلئے مدعو کیا اور ذکر قلب حاصل کیا بے شمار مردوزن ان کی تعلیم سے گناہوں سے تائب ہوئے اور اللہ کی طرف جھک گئے۔ بے شمار الاعلاج مریض انکے روحانی علاج سے شفایا ب ہوئے، پھر اللہ نے ان کا چہرہ چاند پر دکھایا، پھر حجر اسود میں بھی ان کی تصویر ظاہر ہوئی، پوری دنیا میں ان کی شہرت ہو گئی۔ لیکن کور چشم مولویوں کو اور ولیوں سے حسد و بغض رکھنے والے مسلمانوں کو یہ شخص پسند نہ آیا، ان کی کتابوں کی تحریروں میں خیانت کر کے ان پر کفر اور واجب القتل کے فتوے لگائے۔ ما نچستر میں ان کی رہائش گاہ پر پڑوں بم پھینکا، کوڑی میں دورانِ خطاب ان پر ہینڈ گرینیڈ بم سے حملہ کیا گیا۔ لاکھوں روپے ان کے سر کی قیمت رکھی گئی۔ پانچ قسم کے سگین جھوٹے مقدمات، اندر وون ملک ان کو پھنسانے کے لئے قائم کئے گئے۔ نواز شریف کی وجہ سے حکومتِ سنده بھی شامل ہو گئی تھی دو کیس قتل، ناجائز اسلحہ نا جائز قبضہ کا دفعہ بھی لگایا گیا۔ امریکہ میں بھی ایک عورت سے زیادتی اور جس سیجا کا مقدمہ بنایا گیا۔ زرد صحافت نے انہیں زمانے میں خوب بدنام کیا، لیکن آخر میں عدالتون نے شنوائی اور تحقیقات کے بعد تمام مقدمات جھوٹے قرار دے کر خارج کر دیئے اور اللہ نے اپنے اس دوست کوہر مصیبت سے بچائے رکھا۔

ان مقدمات کے بارے میں ہائی کورٹ کی رپورٹ ملاحظہ ہو کہ

”گوہر شاہی کو فرقہ واریت کی وجہ سے با ربار پھنسایا جاتا ہے“

ORDER SHEET
IN THE HIGH COURT OF SINDH ORDER NO. 3

Cr.B.A.No.159 of 1999.

APPELLANT
RE BONER
PAWAN LAL BEDI
APPLICANT

VERSUS

RESPONDENT
DEFENDANT
OPPONENT
JUDGEMENT DEFECT

Serial
No.

Date

Order with signature of Judge

1. FOR ORDERS ON MA NO.238/99.(If granted).
2. FOR ORDERS ON MA NO.239/99.
3. FOR ORDERS ON MA NO.240/99.
4. FOR HEARING.

18.03.1999.

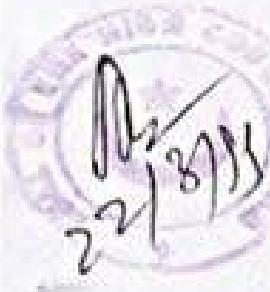
Mr.Qurban Ali Chochan Advocate for the applicant
Mr.Behadur Ali Baloch A.A.G.

1. Granted.
2. Granted subject to all just exceptions.
3. Granted as the bail application No.88/99 has also been moved by the present applicant.
4. Learned counsel submits that the present bail application has been moved seeking bail before arrest of the applicant/accused with regard to his alleged involvement in crime No.18/99 for which an F.I.R. was lodged on 16.03.1999 by Police Station City at Hyderabad. It is alleged that the applicant on the day of incident viz. 19.02.1999 in the day

(3)

time produced a T.T. Pistol bearing No.3BP-13410 of .30 bore and licence bearing No.3105539 dated 04.02.1999 issued by District Magistrate Sanghar in the name of accused Mohammad Nadeem who has been nominated in crime No.10/99 pending with Police Station City Hyderabad. Thereafter upon verification by the police authorities it transpired that the said licence was a forged one and was not issued in Nadeem the name of accused Mohammad/. The F.I.R. was accordingly registered against the applicant U/a.420, 468, 471 PPC read with Section 13-D Arms Ordinance.

Learned counsel submits that the lodging of the FIR is a further attempt by the political and religious foes of the applicant to have him implicated in xxx false and concocted case, as earlier attempts have failed and in two other cases the applicant was granted bail before arrest by this Court. Learned counsel submits that for all the offences above mentioned the maximum sentence is seven years along with fine and consequently do not come within the prohibitory clause of Section 497 Cr.P.C. The learned counsel vehemently argued that unless this bail application is granted and the applicant is given protection by this Court he would be immediately arrested by the police as he has been prevented from approaching the trial Court for seeking bail.



I have gone through the F.I.R. as well as the

(4)

Memo of this application. In the first instance, it appears that nowhere in the FIR it is mentioned as to why the applicant/accused visited the Police Station City on 19.02.1999 along with the weapon in question and its licence. Secondly, no reasons have been given in the FIR as to why the same was lodged after almost one month of the day of incident. In the earlier bail application No.88/99 I have granted interim protective bail to the applicant on the basis that the FIR in the said case appeared to have been lodged due to enmity and jealousy between the applicant and religious sects as well as political parties. The lodging of the FIR in the present case also appears to have been motivated by the same factors.

In the circumstances, the applicant is granted pre-arrest bail in a sum of Rs.1,00,000/- in the form of security or cash and P.W. bond in the like amount to the satisfaction of Additional Registrar of this Court. Notice to A.A.G. for 24.03.1999.

5. Today I have received a pamphlet allegedly from [redacted] by the applicant seeking justice from the Prime Minister of Pakistan regarding his persecution at the hands of various other religious sects and Ulamas. Although the pamphlet has not been signed by the applicant, copies have been forwarded to all High Courts of Pakistan as well as Supreme



(5)

Court of Pakistan and others. At the end of the pamphlet a threat has been extended to the Government that unless the applicant/accused's request is acceded to the Government will soon crumble by hidden spiritual forces. In my view if at all this pamphlet has been either issued by the applicant or his supporters and sent to this Court, it amounts to unlawful interference in the administration of justice and may be taken up as a contempt matter. In these circumstances, let a notice be issued to the applicant inviting his comments on the pamphlet, a copy whereof to be sent along with the notice.

S/No. 5
SARFAD J USMANI
JUDGE

CERTIFIED NO. 159/1999
SUPERIOR COURT
MURSHIDABAD

On Bail Application No. 159/1999.

No. 2009 Dt. 22/8/99

Copy Forwarded to the Sessions Judge/district for information and Compliance. He is informed that Surety has been furnished on behalf of the above-named applicant before the Additional Registrar of this Court in the sum of Rs. 100,000/- Vida Bond No. 5823 and P.R.Bond No. 5824 dated:- 22.3.1999.

COPY TO THE APPLICANT GOVERNMENT.

GULZAR MUNIRAH CHANNA
DEPUTY REGISTRAR
HIGH COURT OF Sindh CIRCUIT COURT
HYDERABAD

❖ خصوصی نوٹ ❖

ان مقدمات کی ناکامی کے بعد ابلیسیوں نے 295 کا ایک اور منطقی مقدمہ بنایا کہ گوہر شاہی نے نبوت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں انہیں حکومت کے اعلیٰ قسم کے طبقہ کی حمایت حاصل ہو گئی تھی، حتیٰ کے سابقہ صدر رفیق تارڑ فرقہ کی وجہ سے پارٹی بن گئے تھے۔ جس کی وجہ سے انسداد دہشت گردی کے بچ پر دباؤ کی وجہ سے بز انسانی گئی۔ انشاء اللہ ہائی کورٹ میں یا پریم کورٹ میں اس جھوٹے کیس کا بھی فیصلہ ہو جائے گا۔

پیش لفظ

چاند، سورج، جہر اسود، شومندرا اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہ رشا ہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخص مہدی، کاکلی اوتار اور مسیح ہے جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔
آئیے! آپ بھی ان کو پر کھنے کی کوشش کریں اور ہم سے تحقیق کے لئے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

محمد یونس الکوہر (لندن انگلینڈ)

younus38@hotmail.com

.....از ریاض احمد گوہر شاہی.....

- 1) جونہ اہب آسمانی کتابوں کے ذریعہ قائم ہوئے وہ درست ہیں بشرطیکہ ان میں روبدل نہ کی گئی ہو۔
- 2) مذاہب کشی اور علماء ملاج کی طرح ہوتے ہیں، اگر کسی ایک میں بھی تقض ہو تو منزل پر پہنچنا مشکل ہے۔ البتہ اولیاءِ ثویل پچھوٹی کشی کو بھی کنارے لگادیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہٹے پچھوٹے لوگ اولیاء کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔
- 3) مذہب سے بالآخر اللہ کی محبت ہے، جو تمام مذاہب کا عرق ہے۔ جبکہ اللہ کا نورِ مشعل راہ ہے!
- 4) تین حصے علم ظاہر کے اور ایک حصہ علم باطن کا ہے جو خڑ (وشنومہ راج) کے ذریعہ عام ہوا۔ اللہ کی محبت ہی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، جس دل میں خدا نہیں کتنے اُس سے بہتر ہیں، کیونکہ وہ اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں اور محبت ہی کی وجہ سے مالک کا قرب حاصل کر لیتے ہیں ورنہ کہاں ایک بخس کتا اور کہاں حضرت انسان!
- 5) اگر تجھے جنت اور حور و قصور کی آرزو ہے تو خوب عبادت کرنا کہ اونچی سے اونچی جنت مل سکے!
- 6) اگر تجھے اللہ کی تلاش ہے تو روحانیت بھی سیکھتا کہ تو صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کے وصال تک پہنچ سکے!

اُنسان ازل سے اب تک

جب اللہ نے روحوں کو بنانا چاہا تو کہا: گن، تو بیشمار روحیں بن گئیں۔ اللہ کے سامنے اور قریب ارواح نبیوں کی، پھر دھرمی صفات میں ولیوں کی، پھر تیسری صفات میں مؤمنین کی، پھر ان کے پیچھے عام انسانوں کی، پھر حدائق سے دور صفات میں عورتوں کی روحیں بن گئیں، پھر ان کے پیچھے روح حیوانی، پھر روح بیاتی اور پھر ایسی روح جمادی جن میں ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہ تھی، خمودار ہو گئیں۔ اللہ کے دل کی طرف فرشتوں کی اور پھر اس کے بعد حوروں کی ارواح تھیں، جو رب کے پھرے کوئے دیکھ سکیں، یہی وجہ ہے کہ فرشتے رب کا دیدار نہیں کر سکے۔ پھر پیچھے نوری مؤکلات کی روحیں جو دنیا میں آ کر نبیوں، ولیوں کی امدادی ہو گئیں۔ پھر باعثیں جانب جنات کی روحیں، پھر پیچھے سفلی مؤکلات، پھر خبیثوں کی روحیں جو دنیا میں آ کر ابلیس کی امدادی ہو گئیں۔ باعثیں، باعثیں اور حدائق سے دور والی ارواح رب کا جلوہ نہ دیکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن، فرشتے اور عورتیں رب سے ہمکام ہو سکتے ہیں لیکن دیدار نہیں کر سکتے۔ کہ ارض میں ایک آگ کا کولہ تھا، حکم ہوا: تھنڈا ہو جا! پھر اس کے کٹلے فھما میں بکھر گئے۔ چاند، مریخ، مشتری، یہ دنیا اور ستارے سب اسی کے کٹلے ہیں جبکہ سورج وہی باتی ماندہ کولہ ہے۔ یہ زمین را کھنی۔ جمادی روحوں کو یہ بھیجا گیا جن کے ذریعے راکھ جم کر پتھر ہو گئی۔ پھر باتی روحوں کو بھیجا گیا جس کی وجہ سے پھر وہ میں درخت بھی آگ آئے۔ پھر حیوانی روحوں کے ذریعے حیوان خمودار ہوئے۔ اللہ نے سب روحوں سے یہ بھی پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب ہوں؟ سب نے اقرار کیا اور سجدہ کیا تھا یعنی پھر وہ اور درختوں کی روحوں نے بھی سجدہ کیا تھا۔ (والنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدُانَ) سورۃ الرُّمِّن القرآن۔ پھر اللہ نے روحوں کے امتحان کے لئے مصنوعی دنیا، مصنوعی لذات بنائے اور کہا: اگر کوئی ان کا طالب ہے تو حاصل کر لے۔ بیشمار روحیں اللہ سے منہ موزکر دنیا کی طرف پکیں اور دوزخ ان کے مقدار میں لکھ دی گئی۔ پھر اللہ نے بہشت کا نظارہ دکھایا جو پہلی حالت سے بہتر اور اطاعت وہندگی والا تھا۔ بہت سی روحیں ادھر پکیں ان کے مقدار میں بہشت لکھ دی گئی۔ بہت سی روحیں کوئی فیصلہ نہ کر پائیں۔ انہیں پھر رُمِّن اور شیطان کے درمیان کر دیا۔ وہی روحیں دنیا میں آ کر کچھ میں پھنس گئیں، پھر جس کے ہاتھ لگ گئیں (اس ہی کی ہو گئیں)۔ بہت سی روحیں اللہ کے جلوے کو دیکھتی رہیں، نہ دنیا کی اور نہ ہی جنت کی طلب، اللہ کو ان سے محبت اور انہیں اللہ سے محبت ہو گئی۔ انہی روحوں نے دنیا میں آ کر اللہ کی خاطر دنیا کو چھوڑا اور جنگلوں میں بسیرا کیا۔ روحوں کی ضرورت اور دلگی کے لئے اخبارہ ہزار قسم کی مخلوق، چھ ہزار پانی میں، چھ ہزار خشکی میں اور چھ ہزار ہوا میں اور آسمانی پیدا کی گئی۔ پھر اللہ نے سات قسم کی جنت اور سات قسم کی دوزخ بنائی

جنتوں کے نام

1۔ خلد، 2۔ دارالسلام، 3۔ دارالقرار، 4۔ عدن، 5۔ الماوی، 6۔ نہیم، 7۔ فردوس

دوزخوں کے نام

1۔ ستر، 2۔ سعیر، 3۔ نطفی، 4۔ هلمہ، 5۔ جہنم، 6۔ جہنم، 7۔ ہاویہ

مندرجہ بالا سارے نام سریانی زبان کے ہیں۔ وہ زبان جس میں اللہ، فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ سب مذاہب کا عقیدہ ہے کہ جسے اللہ چاہے دوزخ میں اور جسے چاہے بہشت میں بھیج دے۔ اگر وہیں سے جس روح کو دوزخ میں بھیجا جانا تو وہ اعتراض کرتی کہ میں نے کونا جرم کیا تھا؟ اللہ کہتا: تو نے میری طرف سے منہ موزکر دنیا طلب کری تھی، روح کہتی: وہ تو صرف نادی میں اقرار تھا، عمل تو نہیں کیا تھا! پھر اس محنت کو پورا کرنے کیلئے روحوں کو یہ نچا دنیا میں بھیجا۔ آدم، جنہیں شکر جی بھی کہتے ہیں جنت کی مٹی سے ان کا جسم بنایا گیا۔ پھر روح انسانی کے علاوہ کچھ اور مخلوقیں بھی اُس میں ڈال دی گئیں۔ جب آدم کا جسم بنایا جا رہا تھا تو شیطان نے حسد سے ٹھوکا تھا، جو ناف کی جگہ گرا اور اس ٹھوک کے جرا شیم بھی اس جسم میں شامل ہو گئے۔ شیطان جنات قوم سے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے، جنم تو صرف مٹی کا مکان تھا جس کے اندر رسول (۱۶) خلوقوں کو بند کر دیا، جکہ خناس اور چارپنڈے اور بھی ہیں۔ آدم کی بائیں پہلی سے عورت کی شغل میں مواد نکلا۔ اس میں روحِ ذال دی گئی جو مائی حواب بن گئی۔ بعد میں بہشت سے نکال کر آدم کو مری لئکا اور مائی حوا کو جدہ میں اتنا را گیا۔ جن کے ذریعے ایشیائیوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہو گیا، اور آسمان سے باقی روئیں بھی بتدربن آنا شروع ہو گئیں۔ روحوں کی تعلیم و تربیت اور مدارج کیلئے مذاہب کی صورت میں مدرسے قائم ہوئے اور روز از ل کی تقدیر کے مطابق کوئی کسی مذہب میں اور کوئی بے مذہب ہی رہیں۔ اللہ کی محبت روئیں بھی اس دنیا میں آئیں کوئی مسلم کے گھر کوئی ہندوؤں، کوئی سکھوں اور کوئی عیسائیوں کے گھروں میں پیدا ہو گئیں اور اپنے مذہب کے ذریعے اللہ کو پانے کی کوشش کرنے لگیں ہیں وہجہ ہے کہ ہر مذہب کے خواص نے رہبانیت اختیار کی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے یہ عقیدہ غلط ہے۔ حضور پاک بھی غارِ حرام میں جایا کرتے تھے۔ شیخ عبدالقار دجیلانی، خواجہ معین الدین احمدیری، دانا علی چحوری، بری امام، بابا فرید، شہباز قلندر رُونیرہ نے بھی رہبانیت کے بعد ہی اتنے بلند مقام حاصل کئے اور ان ہی کے ذریعے دین کی اشاعت ہوئی۔

﴿ دنیا میں انسان کی بنیاد ﴾

پیٹ میں نطفہ انسانی کے بعد خون کو اکھنا کرنے کیلئے روح جمادی آتی ہے، پھر روح بناتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے۔ چار ماہ کے بعد روح حیوانی جسم میں داخل کی جاتی ہے جس کے ذریعے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے، ان کو ارضی ارواح کہتے ہیں۔ پھر پیدائش کے بعد روح انسانی دوسری مخلوقات کے ساتھ آتی ہے ان کو سادی ارواح کہتے ہیں۔ اگر بچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی پیٹ میں مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ حیوان تھا۔ پیدائش کے تھوڑی دیر بعد مر جائے تو اس کا جنازہ لازم ہے کہ وہ روح انسانی کی آمد کی وجہ سے انسان بن گیا تھا، اور نفس نے بھی مقام ناف پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈیرہ لگایا تھا۔ اگر اس میں جمادی روح طاقتور ہے تو وہ پہاڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ روح بناتی کی وجہ سے انسان پھولوں اور درختوں سے لگا کر تھا ہے۔ روح حیوانی کے غلبے سے جانوروں سے پیار اور جانوروں جیسے کام کرتا ہے۔ جبکہ نفس کی شغل کتے کی طرح ہوتی ہے اس کے غلبے سے کتوں جیسے کام اور کتوں سے پیار کرتا ہے اور بیداری قلب سے انسان فرشتوں کی طرح بن جاتا ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد سادی ارواح آسانوں کو لوٹ جاتی ہیں جو ایک ہی جسم کیلئے مخصوص ہیں، ارضی روحیں بہم نفس کے اسی دنیا میں رہ جاتی ہیں۔ ارضی روحیں ایک سے دوسرے، پھر تیسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں کیونکہ انکا روزِ محشر سے کوئی تعلق نہیں لیکن پاک نیز نفس قبروں میں رہ کر لوکوں کو فیض پہنچاتے اور خود بھی بندگی کرتے رہتے ہیں جیسا کہ جب شبِ معراج میں حضور پاک موسیٰ کی قبر سے گزر لے تو دیکھا موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں جب آسانوں پر پہنچ تو دیکھا موسیٰ وہاں بھی موجود ہیں۔ بدکار لوکوں کے طاقتور نفس اپنے پھاٹ کیلئے شیاطین کے ٹوپے سے مل جاتے ہیں اور لوکوں کے جسم میں داخل ہو کر لوکوں کو نقصان پہنچاتے ہیں انکو بدروحیں کہتے ہیں۔ انجلی میں ہے کہ عیسیٰ بدروحیں نکالا کرتے تھے۔ ارضی ارواح اور نفس اسی دنیا میں، روح انسانی عالمِ علیین یا یاجیین میں اور الاطائف اگر طاقتور ہیں تو وہ بھی علیین میں، ورنہ قبر میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ نفس کی وجہ سے انسان ناپاک ہوا۔

بقول بُخْرَهُ شَاهٍ: إِنَّ الْفُسْلَ الْمُلْيَّةَ نَاهٍ لِمَا أَنْهَى..... اسَّا مُمْتَذَّهُوْنَ پَلِيتَ نَاهٍ

نفس کو پاک کرنے کیلئے کتابیں اتیں، نبی، ولی آئے کہیں اس کو دوزخ سے ڈرایا گیا، کہیں بہشت کی لائچ دی گئی۔ ریاضت، عبادت اور روزوں کے ذریعے اسے سُدھارنے کی کوشش کی گئی اور جنت کے حقدار بھی ہو گئے۔ اور بہت سے لوکوں نے باطنی علم کے ذریعے اسے پاک بھی کر لیا اور اللہ کے دوست بن گئے۔

﴿ تذکرہ نفس ﴾

یہ شیطانی جرثومہ ہے ساف میں اس کا ٹھکانہ ہے۔ سب نبیوں والیوں نے اس کی شرارت سے پناہ مانگی، اس کی غذا افسوریں اور بدبو ہے، جو بڑیوں، کوئے اور کوبر میں بھی ہوتی ہے تہرمنہب نے جناہت کے بعد نہانے پر زور دیا ہے۔ کیونکہ جناہت کی بدبو ساموں سے بھی خارج ہوتی ہے۔ بدبو دار قسم کے مشروب اور بدبو دار قسم کے جانوروں کے کوشت کو بھی منوع قرار دیا ہے۔ روز اzel میں اللہ کے سامنے والی تمام روحیں، جمادی ایک، ایک دوسرے سے مانوں اور متعدد ہو گئیں۔ روح جمادی کی وجہ سے انسان نے پھرول کے مکان بنائے اور روح بناتی کی وجہ سے درختوں کی لکڑیوں سے چھت بنائے۔ درختوں کے سامنے سے بھی مستفیض ہوئے، درختوں نے ان کو صاف سُحری آسیجھی پہنچائی۔ پیچھے والی حیوانی روحیں جو دنیا میں آ کر جانور بن گئے، سب انسانوں کیلئے حلال کر دیئے گئے۔ جبکہ ان ہی سے متعلقہ پردے بھی حلال کر دیئے گئے سب ایسیں طرف جنات اور سفلی مَوَّکلات بننے پھر ان سے پیچھے کی طرف خبیث ارواح جو آخر میں دشمن خدا ہو گئیں۔ اور وہ حیوانی، بناتی اور جمادی روحیں جو خبیثوں کے پیچھے نمودار ہو گئیں تھیں انہوں نے انسانوں سے دشمنی کری، ان کی روح جمادی کے دنیا میں آنے سے را کھوئی۔ جس کی گیس انسانوں کے لئے نقصان دہ تھی۔

اُن کی روح بناتی سے خطرناک اور کانٹے دار قسم کے، اور آدم خور قسم کے درخت وجود میں آئے اور اُن کی روح حیوانی سے آدم خور اور درندہ قسم کے جانور پیدا ہوئے اور اُن سے متعلقہ پرندے بھی ان ہی کی انسان دشمنی کی خصلت کی وجہ سے حرام قرار دیے گئے۔ جن کی پیچان یہ ہے کہ وہ پنجے سے پکڑ کر غذا کھاتے ہیں۔ دائیں جانب والی ارواح کو انسان کا خادم، پیغام رسال اور مد دگار بنادیا اور انسان کو سب سے زیادہ فضیلت عطا کر کے اپنا خلیفہ مقرر کر دیا۔ اب انسان کی مرضی، محنت اور قسمت ہے کہ خلافت مظلوم کرے یا مظلوم کرے۔ نفس خواب میں جسم سے باہر نکل جاتا ہے اور اس بندے کی شکل میں جنات کی شیطانی محفوظ میں گھوتا ہے۔ نفس کے ساتھ خناس بھی ہوتا ہے جس کی شکل ہاتھی کی طرح ہوتی ہے اور یہ نفس اور قلب کے درمیان بیٹھ جاتا ہے، انسان کو گراہ کرنے کیلئے نفس کی مدد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چار پرندے بھی انسان کو گراہ کرنے کیلئے چاروں طائف کے ساتھ چھٹ جاتے ہیں، جیسا کہ قلب کے ساتھ مرغ، جس کی وجہ سے دل پر شہوت کا غلبہ رہتا ہے، قلب کے ذکر سے وہ مرغ بہرائیں بن جاتا ہے اور حرام و حلال کی تیز کا شعور پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس قلب کو قلب سلیم کہتے ہیں۔ سری کے ساتھ کوا، کوئے کی وجہ سے حرص، اور خنی کے ساتھ مور، مور کی وجہ سے حسد، اور انھی کے ساتھ کبوتر، کبوتر کی وجہ سے بخال آ جاتا ہے اور اُن کی خصلتیں طائف کو حرص و حسد پر مجبور کر دیتی ہیں جب تک طائف منور نہ ہو جائیں سایہ ایتم کے جسم سے ان ہی چار پرندوں کو نکال کر پرندوں جیسی آوازیں نکالتے ہیں، اور یہ پرندے ان سے انوس ہو جاتے ہیں اور اُن کے چھوٹے موٹے علاجوں میں معاون بن جاتے ہیں۔

﴿ایک اہم نقطہ﴾

”نفس کا تعلق شیطان سے ہے“

”سینے کے پانچوں طائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے۔“ ”انا کا تعلق اللہ سے ہے“

”اسی طرح اس جسم کا تعلق کامل مرشد سے ہے“

”اور جو بھی مخلوق جس نسبت سے خالی ہے وہ اس کے فیض سے محروم اور عاری ہے“

لطیفہ قلب

کوشت کے لمحے کے واردوں میں دل اور عربی میں فواد بولتے ہیں اور اس مخلوق کو جو دل کے ساتھ ہے، قلب بولتے ہیں اس کی نبوت اور علم آدم کو ملا تھا۔ حدیث میں ہے کہ دل اور قلب میں فرق ہے۔ اس دنیا کو ناسوت بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور جہان بھی ہیں، یعنی ملکوت، عجائب، جبروت، لاہوت، وحدت اور واحدیت۔ یہ مقام ناسوت میں کولہ پھٹنے سے پہلے تھے اور ان کی مخلوقیں بھی پہلے سے موجود تھیں۔ فرشتے ارواح کے ساتھ بنے۔ لیکن ملائکہ اور طائف پہلے ہی سے ان مقامات پر موجود تھے بعد میں عالم ناسوت میں بھی کئی سیاروں پر دنیا آباد ہوئی۔ کوئی مٹ گئے اور کوئی منتظر ہیں۔ یہ مخلوق یعنی طائف اور ملائکہ روحوں کے امرکن سے ۲۰ ہزار سال پہلے بنائے گئے تھے اور ان میں سے قلب کو مقام محبت میں رکھا گیا اور اسی کے ذریعے انسان کا رابطہ اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان یہ ملی فون آپریٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان پر دلیل والہماں اسی کے ذریعے وارد ہوتے ہیں۔ جبکہ طائف کی عبادات بھی اسی کے ذریعے عرش بالا پر پہنچتی ہیں لیکن یہ مخلوق خود ملکوت سے آگئے نہیں جا سکتی، اس کا مقام خلد ہے۔ اس کی عبادت بھی اندر اور شیخ بھی انسان کے ڈھانچے میں ہے۔ اس کی عبادت کے بغیر والے جتنی بھی افسوس کریں گے کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ ”کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کو نیکوکاروں کے برادر کر دیں گے؟“ کیونکہ قلب والے جنت میں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے۔ جسمانی عبادت مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے جن کے قلب اور طائف اللہ کے نور سے طاقتور نہیں وہ قبروں میں ہی ختدہ حالت میں رہیں گے کیا ضائع ہو جائیں گے جبکہ منور اور طاقتور طائف مقام علیین میں چلے جائیں گے۔ یوم محشر کے بعد جب دوسرے جسم دیے جائیں گے تو پھر یہ طائف بھی روح انسانی کے ساتھ دیدار والے لافانی ولیوں کے جسم میں داخل ہو گے جنہوں نے ان کو دنیا میں اللہ اللہ کھایا تھا وہاں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے اور وہاں جا کر بھی ان کے مرتبے بڑھتے رہیں گے۔ اور جواہر دل کے اندر حصے تھے وہ ادھر بھی اندر ہی رہیں گے۔ کیونکہ میدان عمل یہ دنیا تھی اور وہ ایک ہی جگہ ساکن ہو جائیں گے عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ ہندو مذہب بھی ان مخلوقوں کا قاتل ہے۔ ہندو انہیں هملتیاں اور مسلمان انہیں طائف کہتے ہیں۔ قلب دل کے باہمیں طرف دوائچے کے فاصلے پر ہوتا ہے اس مخلوق کا رنگ زرد ہے۔ اس کی بیداری سے انسان زرد و شنی اپنی آنکھوں میں محسوس کرتا ہے بلکہ کئی عامل حضرات ان طائف کے رنگوں سے لوگوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔ اکثر لوگ اپنے دل کی بات در حق مانتے ہیں اگر واقعی دل سچ ہیں تو سب دل والے ایک کیوں نہیں؟ عام آدمی کا قلب صوری ہوتا ہے جس میں کوئی سدھنہ نہیں ہوتی، نفس اور خناس کے غلبے یا اپنے سیدھے پن کی وجہ سے غلط فیصلہ بھی دے سکتا ہے۔ قلب صوری پر اعتمادنا دانی ہے۔ جب اس دل میں اللہ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے پھر اس میں بھی بدی کی تیز اور سمجھ آ جاتی ہے اسے قلب سلیم کہتے ہیں، پھر ذکر کی کثرت سے اس کا رُخ رب کی طرف مڑ جاتا ہے اسے قلب نیب کہتے ہیں، یہ دل بہائی سے روک سکتا ہے مگر یہ صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا، پھر جب اللہ تعالیٰ کی تجلیات اس دل پر گرنا شروع ہو جاتی ہیں تو اسے قلب شہید کہتے ہیں۔ حدیث :**شکستہ دل اور شکستہ قبر پر اللہ کی رحمت پڑتی ہے** اس وقت جو دل کہے چھپ کر کے مان لے کیونکہ جعل سے نفس بھی مطمئنہ ہو جاتا ہے اور اللہ حل اور یہ ہو جاتا ہے پھر اللہ کہتا ہے کہ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بوتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

انسانی روح

(اس کی نبوت اور علم ابراہیم کو ملا تھا)

یہ واکیں پستان کے قریب ہوتی ہے۔ ذکر کی ضربوں اور تصور سے اس کو بھی جگایا جاتا ہے۔ پھر ادھر بھی ایک دھڑکن نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ (ذکر) یا اللہ ملایا جاتا ہے پھر انسان کے اندر دو بندے ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کا مرتبہ قلب والے سے بڑھ جاتا ہے۔ روح کا رنگ سُرخی باکل ہوتا ہے اور اس کی بیداری سے جبروت تک (جو مقام جبراً تک ہے) رسائی ہو جاتی ہے۔ غضب و غصہ اس کے ہمسایہ ہوتے ہیں جو جل کر جلال بن جاتے ہیں۔

لطیفہ سری ﴿۲﴾

(اس کی نبوت اور علم موسیٰ کو ملا تھا)

یہ مخلوق سینے کے درمیان سے باسیں پستان کے درمیان ہوتی ہے۔ اس کو بھی یا تھی ویا قوم کی ضربوں اور تصور سے بیدار کیا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہے۔ خواب یا مراثی میں لاہوت تک پہنچ رکھتی ہے، اب تین مخلوقیں ذکر کر رہی ہیں اور اس کا درجہ ان دو سے بڑھ گیا۔

لطیفہ ختنی ﴿۳﴾

(اس کی نبوت اور علم عیسیٰ کو ملا تھا)

یہ سینے کے درمیان سے داسیں پستان کے درمیان ہوتی ہے اسے بھی ضربوں کے ذریعے یا واحد سکھایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ بزر ہے اور اس کی رسائی مقام وحدت سے ہے، اور اب چار بندوں کی عبادت سے درجہ اور بڑھ گیا۔

لطیفہ اٹھنی ﴿۴﴾

(اس کی نبوت اور علم حضور پاک کو ملا تھا)

یہ مخلوق سینے کے درمیان ہے۔ یا احاد کا ذکر اس کیلئے وسیلہ ہے اس کا تعلق بھی مقام وحدت کے اس پر دے سے ہے جس کے پیچھے ختن خداوند ہے۔

پانچ لطیفوں کا باطنی علم بھی پانچوں نبیوں کو بالترتیب حاصل ہوا اور ہر لطیفے کا آدھا علم نبیوں سے ولیوں تک پہنچا۔ اس طرح اس کے دس حصے بن گئے پھر ولیوں سے خاص (لوگ) اس علم سے مستفیض ہوئے۔ جبکہ ظاہری علم، ظاہری جسم، ظاہری زبان، ناسوت اور نفس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عام لوگوں کیلئے ہے اور اس کا علم ظاہری کتاب میں ہے جس کے تیس (۳۰) حصے ہیں۔ علم باطن بھی نبیوں پر وحی کے ذریعے نازل ہوا، اس وجہ سے اسے بھی باطنی قرآن بولتے ہیں۔ قرآن کی بہت سی صورتیں بعد میں منسوب کی جاتیں، اس کی وجہ یہی تھی کہ کبھی کبھی سینے کا علم بھی حضورؐ کی زبان سے عام میں ادا ہو جانا جو کہ خاص کیلئے تھا، بعد میں یہ علم یمنہ بہ بیندوں میں چلتا رہا اور اب کتب کے ذریعے عام کر دیا گیا۔

لطیفہ انا ﴿۵﴾

یہ مخلوق سر میں ہوتی ہے۔ بے رنگ ہے۔ ”یا ہو“ کا ذکر اس کی معراج ہے اور یہی مخلوق طاقتوں ہو کر خدا کے زور پر بے پرداہ ہمکلام ہو جاتی ہے۔ یہ عاشقوں کا مقام ہے اس کے علاوہ کچھ خواص کو اللہ کی طرف سے اور دیگر مخلوقیں بھی عطا ہو جاتی ہیں، جیسے ”طفل نوری“ یا ”جسمہ تو فیق الہی“ پھر ان کا مرتبہ سمجھ سے بالا ہے۔

لطیفہ انا کے ذریعے دیدارِ الہی خواب میں ہوتا ہے

جسمہ تو فیق الہی کے ذریعے رب کا دیدار مراثی میں ہوتا ہے

اور طفل نوری والوں کا دیدار ہوش و حواس میں ہوتا ہے

یہی پھر دنیا میں قدرت اللہ کھلاتے ہیں، چاہے کسی کو عبادت و ریاضت، اور چاہے کسی کو نظر وں سے ہی مقام محمود تک پہنچا دیں، ان کی نظر وں میں: چہ مسلم چہ کافر..... چہ زمده چہ مردہ، سب برادر ہوتے ہیں جیسا کہ غوث پاکؒ کی ایک نظر سے چور قطب بن گیا۔ یا ابوکبر حواری یا منگاڈا کو بھی ان لوگوں کی نظر وں سے پیروں گئے۔

پانچوں مرسل کو بالترتیب علیحدہ علیحدہ لٹائف کا علم دیا گیا جس کی وجہ سے روحانیت میں ترقی ہوتی گئی جس جس لطیفے کا ذکر کریا اُن سے متعلق مرسل سے تعلق اور فیض کا حقدار ہو جائیگا اور جس لطیفے پر تجھنی پڑے گی اس کی ولایت اُس نبی کے نقش قدم پر ہوگی۔ سات آسمانوں میں پہنچ اور سات ہشتوں میں مدارج کی حصوںی بھی اُن ہی لٹائف سے ہوتی ہے۔

۲۷) انسانی جسم میں ان لٹائف کی ڈیوٹیاں

لطیفہ انٹھی:

اسکے ذریعے انسان بولتا ہے ورنہ زبان ٹھیک ہونے کے باوجود وہ کونگا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں میں فرق ان لٹائف کا ہے۔ پیدائش کے وقت اگر انھی کسی وجہ سے جسم میں داخل نہ ہو سکے تو اسے جسم میں منگوانا کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی، پھر کوئی گلے بولنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ سری:

اسکے ذریعے انسان دیکھتا ہے۔ اس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پیدائشی اندھا ہے اس کو واپس لانا بھی کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی جس سے اندھے بھی دیکھنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ قلب:

اسکے جسم میں نہ ہونے کی وجہ سے انسان بالکل جانوروں کی طرح رب سے نا آشنا اور دُور، بے شوق، بے کیف ہو جاتا ہے، اس کو واپس دلوانا بھی نبیوں کا کام تھا۔ اور ان نبیوں کے مہجزات کرامت کی صورت میں ولیوں کو بھی عطا ہوئے، جس کے ذریعے فاسق و فاجر بھی رب تک پہنچ گئے۔ کسی بھی ولی یا نبی کے ذریعے جب کسی متعلقہ لطیفے کو واپس کیا جاتا ہے تو کوئی بہر سے اور اندھے بھی شفایا ب ہو جاتے ہیں۔

لطیفہ انا:

اس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پا گل کھلاتا ہے بے شک دماغ کی سب نیس کام کر رہیں ہوں۔

لطیفہ خپٹی:

اس کے نہ آنے سے انسان بہرہ ہے، خواہ کان کے سوراخ کھول دیئے جائیں۔ جسمانی ناقص سے بھی یہ حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں جو قابل علاج ہیں، لیکن خلائقوں کے ناپیدا ہونے کا کوئی علاج نہیں جب تک کسی نبی یا ولی کی حمایت حاصل نہ ہو۔

لطیفہ نفس:

اس کے ذریعے انسان کا دل دنیا میں، اور لطیفہ قلب کے ذریعے انسان کا رُخ اللہ کی طرف مُوجاتا ہے۔

سریانی زبان جو آسانوں پر بولی جاتی ہے فرشتے اور رب اسی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں۔ جنت میں آدم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زبان بولتے تھے۔ پھر جب آدم صلی اللہ اور مائی حوا دنیا میں آئے عربستان میں آباد ہوئے اُن کی اولاد بھی بھی زبان بولتی تھی، پھر آل کے دنیا میں پھیلا کی وجہ سے یہ زبان عربی فارسی، لاطینی سے تلقی ہوئی انگریزی تک جا پہنچی، اور اللہ کو مختلف زبانوں میں علیحدہ علیحدہ پکارا جانے لگا۔ آدم کے عرب میں رہنے کی وجہ سے سریانی کے بہت سے الفاظ اب بھی عربی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ آدم کو آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکارا تھا۔ کسی کونوح نبی اللہ، کسی کوارا ہیم خلیل اللہ، پھرمویٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد رسول اللہ پکارا گیا۔ یہ سب کلے سریانی زبان میں لوح محفوظ پر ان نبیوں کے آنے سے پہلے ہی درج تھے، تب ہی حضور پاک نے فرمایا تھا کہ میں اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لطف اللہ مسلمانوں کا رکھا ہو نام ہے، مگر ایسا نہیں ہے

حضرت محمد رسول اللہ کے والد کا نام عبد اللہ تھا جبکہ اس وقت اسلام نہیں تھا اور اسلام سے پہلے بھی ہر نبی کے کلمے کے ساتھ اللہ پکارا گیا۔ جب روحیں بنائیں تو ان کی زبان پر پہلا لفظ "الله" ہی تھا اور پھر جب روح آدم کے جسم میں داخل ہوئی تو یا اللہ پڑھ کر ہی داخل ہوئی تھی۔ بہت سے مذاہب اس رمز کو حق سمجھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہیں اور بہت سے شکوہ و شبہات کی وجہ سے اس سے محروم ہیں جو بھی نام رب کی طرف اشارہ کرتا ہے قابل تفہیم ہے، لیکن اللہ کی طرف رُخ کر دیتا ہے مگر ناموں کے اڑ سے متفرق ہو گئے جروف ابجد اور حروف تجھی کی رو سے ہر لفظ کا ہند سے علیحدہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک آسانی علم ہے اور ان ہندسوں کا تعلق گل مخلوق سے ہے بعض دفعہ یہ ہند سے ستاروں کے حساب سے آپس میں موافق نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انسان پر بیثان رہتا ہے۔ بہت سے لوگ اس علم کے ماہرین سے ستاروں کے حساب سے زانچہ بنوا کر نام رکھتے ہیں جیسا کہ ابجد (اب-ج-د) (۲۳-۲۴) کے دس (۱۰) عدد بنتے ہیں اسی طرح ہر نام کے علیحدہ اعداد ہوتے ہیں جب اللہ کے مختلف نام رکھ دیئے گئے تو ابجد کے حساب سے ایک دوسرے سے ٹکراوہ کا بہب بن گئے اگر سب ایک ہی نام سے رب کو پکارتے تو مذاہب جدا جدا ہونے کے باوجود اندر سے ایک ہی ہوتے پھر ناک صاحب اور بابا فرید کی طرح یہی کہتے: سب روحیں اللہ کے نور سے نبی ہیں، لیکن ان کا ماحول اور ان کے محلے علیحدہ ہیں۔

جن فرشتوں کی دنیا میں ڈیپولی گائی جاتی ہے انہیں دنیا والوں کی زبان میں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ انہیوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے نبی کا کلمہ جو نبی کے زمانے میں امت کی پیچان، فیض اور پاکیزگی کیلئے رب کی طرف سے عطا ہوا تھا، اسی طرح اسی زبان میں کلمے کا تکرار کیا کرے کسی کو کسی بھی مذہب میں آنے کیلئے یہ کلمے شرط ہیں۔ جس طرح نکاح کے وقت زبانی اقرار اشرط ہے جنتوں میں داخلے کیلئے بھی یہ کلمے شرط کر دیئے گئے۔ لیکن مغربی ممالک میں پیشتر مسلم اور عیسائی اپنے مذہب کے کلموں حتیٰ کہ نبی کے اصلی نام سے بے خبر ہیں۔ زبانی کلمے والے اعمال صالح کے ناج، کلمہ نہ پڑھنے والے جنت سے باہر، اور جن کے دلوں میں بھی کلمہ اُتر گیا تھا وہی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ آسمانی کتابیں جو جس بھی زبان میں اصلی ہیں وہ رب تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں لیکن جب ان کی عبارتوں اور ترجیموں میں ملاوٹ کر دی گئی، جس طرح ملاوٹ شدہ آن پہیٹ کیلئے نقصان دہ ہے اسی طرح ملاوٹ شدہ کتابیں دین میں نقصان بن گئی ہیں اور ایک ہی دین، نبی والے کتنے فرقوں میں بٹ گئے صراط مستقیم کیلئے بہتر ہے کہ تم نور سے بھی ہدایت پا جاؤ۔

توبہ بنانے کا طریقہ

پرانے زمانے میں پھرولوں کی رگڑ سے آگ حاصل کی جاتی تھی جبکہ لوہے کی رگڑ سے بھی چنگاری اٹھتی ہے۔ پانی سے پانی نکلا یا تو بجلی بن گئی۔ اسی طرح انسان کے اندر خون کے نکل نکل سے بھی بجلی بنتی ہے۔ ہر انسان کے جسم میں آقر پیاڑیہ والی بجلی موجود ہے۔ جس کے ذریعے اس میں پھرتی ہوتی ہے۔ بڑھاپے میں نکل نکل کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے بجلی میں بھی اور چستی میں بھی کمی آ جاتی ہے۔ سب سے پہلے دل کی دھڑکنوں کو نمایاں کرنا پڑتا ہے۔ کوئی ڈائنس کے ذریعے، کوئی کبڑیا ورزش کے ذریعے، اور کوئی اللہ اللہ کی ضربوں کے ذریعے عمل کرتے ہیں۔ جب دل کی دھڑکنوں میں تیزی آ جاتی ہے پھر ہر دھڑک کے ساتھ اللہ اللہ، یا ایک کے ساتھ اللہ اور دوسرا کے ساتھ ”ھو“ ملائیں۔ کبھی کبھی دل پر ہاتھ رکھیں، دھڑکنیں محسوس ہوں تو اللہ ملائیں۔ کبھی کبھی بعض کی رفتار کے ساتھ اللہ ملائیں۔ تصور کریں کہ اللہ دل میں جا رہا ہے۔ اللہ ہو کا ذکر بہتر اور زد و داشت ہے۔ اگر کسی کو ”ھو“ پر اعتراض یا خوف ہو تو وہ بجائے محرومی کے دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ہی ملاتے رہیں۔ ورد و ونائف اور ذکریت والے لوگ جتنا بھی پاک صاف رہیں ان کیلئے بہتر ہے، کہ بے ادب بے مراد بے ادب بے مراد۔

پہلا طریقہ:

کافند پر کالی پٹل سے اللہ رکھیں، جتنی دیر طبیعت ساتھ دے روزانہ مشق کریں۔ ایک دن لفظ اللہ کاغذ سے آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا پھر آنکھوں سے تصور کے ذریعے دل پر اٹارتے کی کوشش کریں۔

دوسرा طریقہ:

زیر و کے سفید بلب پر پیلے رنگ سے ”اللہ“ رکھیں، اُسے سونے سے پہلے یا جا گتے وقت آنکھوں میں سونے کی کوشش کریں۔ جب آنکھوں میں آجائے تو پھر اُس لفظ کو دل پر اٹارتے کی کوشش کریں۔

تیسرا طریقہ:

یہ طریقہ ان لوگوں کیلئے ہے جن کے راہبر کامل ہیں اور تعلق و نسبت کی وجہ سے روحانی امداد کرتے ہیں۔ تجھائی میں بیٹھ کر شہادت کی انگلی کو قلم خیال کریں اور تصور سے دل پر اللہ لکھنے کی کوشش کریں۔ راہبر کو پکاریں کہ وہ بھی تمہاری انگلی کو پکڑ کر تمہارے دل پر اللہ لکھ رہا ہے۔ یہ مشق روزانہ کریں جب تک دل پر اللہ لکھا نظر نہ آئے۔ پہلے طریقوں میں اللہ دیے ہی نقش ہوتا ہے جیسا کہ باہر لکھایا دیکھا جاتا ہے۔ پھر جب دھڑکنوں سے اللہ مانا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کامل راہبر کا ساتھ ہوتا ہے اس لئے شروع سے ہی خوشنخت اور چمکتا ہوا دل پر اللہ لکھا نظر آتا ہے۔ دنیا میں کئی نبی ولی آئے، ذکر کے دوران بطور آزمائش باری باری، اگر مناسب بھیں تو سب کا تصور کریں جس کے تصور سے ذکر میں تیزی اور ترقی نظر آئے آپ کا نصیبہ اسی کے پاس ہے پھر تصور کیلئے اسی کمیں لیں کیونکہ ہر دل کا قدم کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے، بے شک نبی ظاہری حیات میں نہ ہوا اور ہر مومن کا نصیبہ کسی نہ کسی ولی کے پاس ہوتا ہے۔ ولی کی ظاہری حیات شرط ہے۔ لیکن کبھی کبھی کسی کو مقدر سے کسی ممات والے کامل ذات سے بھی ملکوتی فیض ہو جاتا ہے لیکن ایسا بہت ہی محدود ہے۔ البتہ ممات والے درباروں سے دنیاوی فیض پہنچا سکتے ہیں۔ اسے اُسی فیض کہتے ہیں اور یہ لوگ اکثر کشف اور خواب میں الگھ جاتے ہیں کیونکہ مرشد بھی باطن میں اور ایمیں بھی باطن میں، دونوں کی پیچان مشکل ہو جاتی ہے۔ فیض کے ساتھ علم بھی ضروری ہوتا ہے جس کیلئے ظاہری مرشد زیادہ مناسب ہے۔ اگر فیض ہے اعلم نہیں اتو اُسے مجدوب کہتے ہیں۔ فیض بھی ہے، علم بھی ہے اُسے محبوب کہتے ہیں۔ محبوب علم کے ذریعے لوگوں کو دنیاوی فیض کے علاوہ روحانی فیض بھی پہنچاتے ہیں جبکہ مجدوب ذمہ دوں اور گالیوں سے دنیاوی فیض پہنچاتے ہیں۔

﴿اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں آ کر، آپ کی مدد نہ کرے تو پھر "گوہرشاہی" ہی کو آزمائ کر دیکھیں﴾

مذہب کی قید نہیں! البتہ اذلی بد بخت نہ ہو، بہت سے لوگوں کو چاند سے بھی ذکر عطا ہو جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے: جب پورا چاند مشرق کی طرف ہو، غورے دیکھیں، جب صورت **گوہرشاہی** نظر آجائے تو تمنِ دفعہ اللہ اللہ کہیں، اجازت ہو گئی۔ پھر بے خوف و بے خطر درج شدہ طریقے سے مشق شروع کر دیں۔ یقین جائیئے! چاند والی صورت بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت بھی کر سکتی ہے۔ آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔

﴿بابت مرائقہ﴾

بہت سے لوگ روحوں (لطائف، فکریاں) کی بیداری اور روحانی طاقت سے بھی بغیر مراقبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یا تو مراقبہ لگتا ہی نہیں یا شیطانی وارداتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے جنکے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں۔ عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہوا روحوں کی طاقت کو نور سے سمجھا کر کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے۔ **ولاست بوت کا چالیسوائیں حصہ ہے:** نبی کا ہر خواب، مراقبہ یا الہام وہی صحیح ہوتا ہے اسے تصدیق کی ضرورت نہیں۔ لیکن ولی کے سو (۱۰۰) میں سے چالیس (۳۰) خواب مراقبہ یا الہامات صحیح اور باقی غلط ہوتے ہیں اور ان کی تصدیق کیلئے علم باطن کی ضرورت ہے کہ:

بے علم نہ تو اہل خدار اشناخت

سب سے ادنیٰ مراقبہ قلب کی بیداری کے بعد لگتا ہے جو کہ ذکر قلب کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک جھٹکے سے آدمی ہوش و حواس میں آ جاتا ہے۔ استخارے کا تعلق بھی قلب سے ہے۔ اس سے آگے روح کے ذریعے مراقبہ لگتا ہے۔ تین جھٹکوں سے واپسی ہوتی ہے۔ تیرا مراقبہ طفیلہ اور روح سے اکھنا لگتا ہے۔ روح بھی جبروت تک ساتھ جاتی ہے جیسا کہ جبراً تل حضور یاک کے ساتھ جبروت تک گئے تھے۔ ایسے لوگوں کو قبر میں بھی دفن آتے ہیں مگر انہیں خبر نہیں ہوتی ایسا مراقبہ اصحاب کہف کو لگا تھا جو تین سو (۳۰۰) سال سے زائد عرصہ غار میں سوتے رہے۔ ایسا مراقبہ جب غوث پاک کو جنگل میں لگتا تو وہاں کے مکین ڈاکو، آپ کو مردہ سمجھ کر قبر میں دفنانے کیلئے لے جاتے تھے لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا۔

اللہ کی طرف سے خاص الہام اور وحی کی پیچان:

جب انسان یعنی کی مخلوقوں کو بیدار اور منور کر کے تجلیات کے قابل ہو جاتا ہے تو اُس وقت اللہ اُس سے ہمکام ہوتا ہے۔ یوں تو وہ قادر مطلق ہے کسی بھی ذریعے انسان سے مخاطب ہو سکتا ہے لیکن اُس نے اپنی پیچان کیلئے ایک خاص طریقہ بنایا ہوا ہے تا کہ اُس کے دوست شیطان کے دھوکے سے بچ سکیں۔ سب سے پہلے سریانی زبان میں عبارت سالک کے دل پر آتی ہے اور اُس کا ترجمہ بھی اُسی زبان میں نظر آتا ہے جس کا وہ حال ہے۔ وہ تحریر سفید اور چمکدار ہوتی ہے اور آنکھیں خود بخوبی دندہ ہو کر اُسے دیکھتی ہیں۔ پھر وہ تحریر قلب سے ہوتی ہوئی طفیلہ سری کی طرف آتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ جمکنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وہ تحریر طفیلہ انھی کی طرف آتی ہے، انھی سے اور چمک حاصل کر کے زبان پر چلی جاتی ہے اور زبان بے ساختہ وہ تحریر پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔ اگر یہ الہام شیطان کی طرف سے ہو تو منور دل اس تحریر کو دھم کر دیتا ہے، اگر تحریر زور آور ہے تو طفیلہ سری یا انھی اُس تحریر کو ختم کر دیتے ہیں۔ بالفرض اگر طفیلہوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ تحریر زبان پر پہنچ بھی جائے تو زبان اُسے بولنے سے روک لیتی ہے۔ یہ الہام خاص ولیوں کیلئے ہوتا ہے جبکہ عام ولیوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں یا ارواح کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے۔ اور جب خاص الہام کی تحریر کے ساتھ جبراً تل بھی آ جائیں تو اُسے وحی کہتے ہیں جو صرف نبیوں کیلئے مخصوص ہے۔

﴿بَهْشَتْ كُنْ لُوْغُونْ كَلْتَهْ﴾

کچھ از لی جہنمی بھی اعمال و عبادات کے ذریعے بہشت بننے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آخر میں شیطان کی طرح مردود ہو جاتے ہیں، کیونکہ بخل، تکبر، حسد ان کی وراشت ہے۔

حدیث: جس میں ذرہ بھر بھی بخل اور حسد تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔

بہشت لوگ اگر عبادات میں نہ بھی ہوں تو پہچانے جاتے ہیں، یہ لوگ دل کے زم اور صاف، اور حرص و حسد سے پاک اور تنی ہوتے ہیں اگر عبادات میں لگ جائیں تو بہت اوپر مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ہی کی بخشش کے بھانے بناتا ہے اور کچھ لوگ درمیان والے ہوتے ہیں ان کا نیکی بدی کا پروانہ چلتا ہے اور کچھ اللہ کے خواص ہوتے ہیں ان ہی روحوں نے ازل میں اللہ سے محبت کری تھی۔ انہیں جنت دوزخ سے مقصد نہیں بلکہ اللہ کے عشق میں تن من وہن ان کا دین ہے ہیں۔ اللہ کے ذکر اور رحمت سے اپنی روحوں کو چکا لیتے ہیں، دیدارِ الہی بھی حاصل کر لیتے ہیں، جنت الفردوس صرف ان ہی روحوں کیلئے مخصوص ہے۔ اور ان ہی کیلئے حدیث ہے کہ: کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

”تشریح“

جن کو دنیا کا نظارہ دکھایا ”دنیا ان کے“ مقدار میں لکھ دی۔ انہوں نے نیچے دنیا میں آ کر دنیا حاصل کرنے کیلئے جان کی بازی لگا دی۔ چوری، ڈاک، رشوت، سو و جیسے جرام کو بھی نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ وحدانیت کا بھی انکار کر دیا۔ ان میں سے کچھ رو جیں جنہوں نے جنت حاصل کرنے کیلئے نہ ہب یا عبادت بھی اختیار کی لیکن عز ازیل کی طرح بے سو ڈاہت ہوئیں کیونکہ کوئی گستاخ، یا اللہ کا ناپسند نہ ہب یا فرقہ ان کے راستے میں رکاوٹ بن گیا۔ دوسری ارواح جنہوں نے بہشت طلب کری تھی انہوں نے دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت کو اوقالیں ترجیح دی، حور و قصور کی لائج میں عبادت گا، ہوں کی طرف دوز لگائی اور جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن ان میں سے کچھ لوگ عبادت میں سُست رہے چونکہ جنت ان کی قسمت میں تھی اس لئے کوئی بہانہ ان کے کام آگیا لیکن وہ جنت کا وہ مقام حاصل نہ کر سکے جو نیکوکاروں نے حاصل کیا۔ انہی کیلئے اللہ نے فرمایا: ”کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے، ہم ان کو نیکو کاروں کے برادر کر دیں گے!“ کیونکہ جنت کے سات (۷) درجے ہیں۔ عام لوگوں کو ہدایت نبیوں، کتابوں، گروہوں، ولیوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ انہیں اس نہ ہب میں داخلہ اور کلمہ ضروری ہے۔ اور خواص بغیر نہ ہب اور بغیر کتب کے بھی اللہ کی نظر رحمت میں آ جاتے ہیں یعنی ان کو ہدایت نور سے ہوتی ہے۔

اللہ جنہیں چاہتا ہے نور سے ہدایت دیتا ہے۔ القرآن

کہتے ہیں کہ بہشت میں داخلے کیلئے کلمہ ضروری ہے، بہشت میں ان جسموں کو نہیں روحوں کو جانا ہے اور داخلے کے وقت پڑھنا ہے تو پھر یہ رو جیں مقام دیدیں جا کر کسی بھی وقت کلمہ پڑھ لیں گی مرنے کے بعد ہی سبھی حضور پاک کی والدہ اور والد اور پیچا کی روحوں کو مرنے کے بعد ہی کلمہ پڑھایا گیا تھا۔ بلکہ خواص الخاص رو جیں اور سے ہی کلمہ پڑھ کر یعنی اقرار قصد ایق کر کے ہی آتی ہیں۔ حضور پاک نے فرمایا تھا کہ ”میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا، یہ الفاظ روح کے ہی روحوں کیلئے ہو سکتے ہیں جسم تو اس دنیا میں ملاقو میں ہوں تب سردار ہوتے ہیں!“ امّتی ہوں تب نبی ہوتے ہیں، ورنہ ان کا کیا کام؟ پھر ان ہی لوگوں کو مختلف نہ ہب میں بھیجا جاتا ہے، کوئی بآفریڈ کے روپ میں اور کوئی گروناک کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ کو پانے والی رو جیں نہ ہب نہیں دیکھیں بلکہ جس کی اللہ سے رسائی دیکھتی ہیں اُس کے ساتھ لگ جاتی ہیں غوث علی شاہ جو ایک ولی ہو گز رے ہیں تذکرہ غوثیہ میں لکھا ہے کہ میں نے ہندو جو گیوں سے بھی فیض حاصل کیا ہے۔ یہ مزمنہ تکمیل کر مسلم علماء نے غوث علی شاہ پر واجب القتل کے فتوے لگائے اور مسلمانوں کو کہا کہ: جس کے بھی گھر میں یہ کتاب ہوا سے جلا دیا جائے، لیکن وہ کتاب فتح پچا کرا بھی بھی ہندوستان، پاکستان میں موجود اور مقبول ہے۔

کچھ قوموں نے نبیوں کو تسلیم کیا اور کچھ نے نبیوں کو جھلایا۔ جھلانے والی قوموں میں بھی رب نے انہی کے مطابق ان لوگوں کو بھیجا اور انہوں نے ان کو گناہوں سے بچانے کی تعلیم دی اور انہی کی عبادت اور سموں و روانج کے ذریعے ان کا رُخ رب کی طرف موزنے کی کوشش کی۔ امن اور رب کی محبت کا سبق دیا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو آج ہر مذہب ایک دوسرے کیلئے خونخوار ہی بن جاتا، ایسی روحوں کو دنیا میں خضر (وشنومہ راج) سے بھی راہنمائی ملتی ہے جو ہر مذہب کا بھید جانتے ہیں۔

﴿تقویٰ کن لوگوں کے لئے ہے﴾

علم اليقین

یہ لوگ دنیا دار ہوتے ہیں۔ مقام شنید ہوتا ہے۔ علم کے ذریعے یقین رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان سنی سنائی با توں پر ہوتا ہے۔ بھلک بھی جاتے ہیں انہیں تقوے سے نہیں بلکہ محنت سے ملتا ہے۔ خواہ رزق حلال سے کامیاب یا حرام سے!

عین اليقین

یہ لوگ تارک الدنیا کہلاتے ہوئے بھی دنیا والوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں لیکن ان کا رُخ اور دل رب کی طرف ہوتا ہے۔ ان کو اکثر رحمانی مناظر بھی دکھائے جاتے رہتے ہیں۔ ان کا مقام دریافت ہوتا ہے انہیں بھی جائز محنت سے ملتا ہے۔ سماج از سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔

حق اليقین

ان کا مقام رسید ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ جانا ہے اور اللہ کی تظریح میں آ جاتے ہیں۔ انہیں فارغ الدنیا کہتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی جائز و ناجائز و ہندسے سے دور رہتے ہیں۔ یہ اگر جنگلوں میں بھی بیٹھ جائیں تو اللہ ان کو وہاں بھی رزق پہنچاتا ہے۔ یہ تقوے کی منزل ہے ابتدائی لوگ تقوے کی بات ضرور کرتے ہیں مگر اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔

﴿قدری﴾

قدری و طرح کی ہوتی ہے، امازل..... اور معلق۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مقدر میں رزق لکھ دیا تو اس کیلئے گھومنا پھرنا کیا؟ مخدوم جہانیاں نے کہا کہ رزق کو حاصل کرنے کیلئے گھومنا پھرنا بھی مقدر میں لکھ دیا۔

مثال کے طور پر جیسا کہ آپ کیلئے بھولوں کا گلدستہ چھت پر رکھ دیا گیا ہے۔ ”یہ قدری امازل ہے“ اسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو سیر ہیوں کے ذریعے چھت پر پہنچنا ہے۔ ”یہ قدری معلق ہے“ جو آپ کے اختیار میں ہے اور اسی معلق کا حساب کتاب ہوگا، نہ کہ قدری امازل کا! آپ چھت پر پہنچیں گے اور اپنا نصیب حاصل کر لیں گے۔ اگر آپ نے کسی کی اور چھت تک نہ پہنچے تو اس سے محروم ہو جائیں گے۔ دوسرا شخص جس کے مقدر میں چھت پر گلدستہ نہیں ہے وہ اگر سیر ہیوں کے ذریعے یا سخت محنت سے بھی چھت پر پہنچ جائے تو وہ محروم ہی ہے۔

تیسرا ارواح

جنہوں نے نہ دنیا طلب کری اور نہ ہی جنت کی طلب کر رہیں۔ صرف رب کے نظارے کو دیکھتی رہیں۔ انہوں نے دنیا میں آ کر رب کی تلاش کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ کئی بادشاہتوں کو بھی چھوڑ کر اس کو پانے کیلئے جو کے پیاسے جنگلوں میں رہتے تھے کہ کسی نے دریاؤں میں بھی کتنے سال بیٹھ کر گزارے، کامیابی کے بعد یہی ولی اللہ کہلاتے۔ اور اللہ کی طرف سے مختلف عہدوں اور مختلف ڈیوٹیوں پر فائز ہوئے، اور دو زخیوں کیلئے بھی دوا اور دعا بن گئے، کہ

اقبال.....نگاہِ مردوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس لئے ارضی ارواح کے ہر جنم میں مرشد "گرو" کا چشم دیدہ ہوا لازمی ہے۔ پچھلے جنم یا خاندان کے زمانے کے مرشد موجودہ جنم سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبوت بھی الاعزם مرسل کے آنے کے بعد تباہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مویٰ کلیم اللہ الاعزם تھے۔ مویٰ کلیم اللہ کے بعد "جتنے بھی نبی آئے، عیسیٰ روح اللہ کے آنے کے بعد ان کا دین بھی کاحد مقرر دیا گیا۔ اور عیسیٰ روح اللہ سے حضور پاک تک جتنے بھی نبی خطہ عرب کے علاوہ آئے وہ حضور پاک کے آنے پر سب کا عدم قرار دیئے گئے۔ لیکن الاعزם مرسل کے دین کا سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے۔ جس میں آدم صفائی اللہ ابراہیم خلیل اللہ، مویٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد رسول اللہ ہیں اور ہر دوں ان کے نقش قدم پر ہے۔ کیونکہ انسان کے اندر سینے کے پانچوں لٹاف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے اس وجہ سے ان کی نبوت اور فیضِ روحانی قیامت تک رہیگا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کا مقصد کسی ایک نبی کا کلمہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی الاعزם نبی کے دین اور کلمہ کی طرف اشارہ ہے۔ تب ہی حضور پاک نے فرمایا بھی تھا کہ میں ان الاعزם مرسل کی کتابوں یا دین کو جھلانے کیلئے نہیں آیا بلکہ اصلاح کیلئے آیا ہوں۔ یعنی کتابوں میں جو رذو بدال ہو گیا تھا۔

آدم صفائی اللہ کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جو لوگ صرف قلبی ذکر میں ہیں رب کے نام پر گریہ زاری اور عاجزی رکھتے ہیں، تو بکرتے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی ابتدائی دین، ابتدائی نبوت اور ابتدائی عبادت تھی۔ غوث یا ہر دوں کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور ان کا قدم آدم صفائی اللہ کے قدم پر ہے۔ مجدد والف ثانی نے کہا تھا کہ میرا قدم موسیٰ ہے۔ جبکہ قلندروں کا ایک سلسلہ میسوسی ہے۔ شیخ عبدالقار جیلانی محدث شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔

﴿سُوْجَ تَوْزِيرَةٍ وَكَسَ آدَمَ كَيْ أَوْلَادَ مِنْ سَےْ هَيْ؟﴾

کچھ الہامی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس دنیا میں چودہ (۱۳) ہزار آدم آپکے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ آدم صفائی اللہ چو دھوں اور آخری آدم ہیں اس دنیا میں واقعی بہت سے آدم ہوئے ہیں۔ جب صفائی اللہ کوٹی سے بنایا جا رہا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی دنیا میں جا کر دنگا فساد کریگا۔ یعنی فرشتے پہلے والے دوں کے حالات سے باخبر تھے ورنہ انہیں کیا خبر کہ اللہ کیا بنا رہا ہے اور یہ جا کر کیا کریگا لوح محفوظ میں مختلف زبانیں، مختلف کلمے، مختلف جنت منز، مختلف اللہ کے نام، مختلف سورتیں حتیٰ کہ جادو کا عمل بھی درج ہے جو کہ ہاروت ماروت دو فرشتوں نے لوگوں کو سکھایا تھا اور بطور سزا وہ دونوں فرشتے مصر کے ایک شہر باہل کئے کنوں میں اٹھ لئے لکھے ہوئے ہیں۔

ہر آدم کو کوئی زبان سکھائی پھر ان کی قوم میں نیوں کوہداشت کیلئے بھیجا تب ہی کہتے ہیں کہ دنیا میں سو لاکھ نبی آئے، جبکہ آدم صفائی اللہ کو آئے ہوئے چھ (۲) ہزار سال ہوئے ہیں۔ اگر ہر سال ایک نبی آتا تو چھ ہزار ہی ہوتے۔ کچھ عرصہ بعد ان اقوام کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے تباہ کیا۔ جیسا کہ آثار قدیمہ کے شہروں کا بعد میں خود اور ہونا اور وہاں کی کمی ہوئی زبانوں کو کسی کا بھی نسبھنا سا اور کسی قوم کو یانی کے ذریعے غرق کیا۔ اور ان میں سے نوح طوفان کی طرح کچھ افراد ان خطوں میں فتح بھی گئے۔ آخر میں صفائی اللہ کو ان سب سے بہتر بنا کر عرب میں بھیجا گیا اور بڑے بڑے نبی بھی اس آدم کی اولاد سے پیدا ہوئے مختلف آدموں کی مختلف زبانیں اُن کی پیچی ہوئی قوموں میں رہیں، جب آخری آدم آئے تو اُن کو سریانی زبان سکھائی گئی۔ جب آپ کی اولاد نے دور دراز کی سیاحت کی تو پہلے والی قوموں سے بھی ملاقات ہوئی، اور کسی نے اچھی جگہ یا سبزہ دیکھ کر ان کے ساتھ ہی بودو باش اختیار کر لی۔ عرب میں سریانی ہی بولی جاتی تھی پھر یہ اقوام کے نیل جوں سے عربی، فارسی، لاطینی، سنسکرت وغیرہ سے ہوتی ہوئی انگریزی سے جاتی۔ مختلف جزوؤں میں مختلف آدموں کی اولاد میں سیاحت کی تو پہلے والی قوموں سے بھی ملاقات ہوئی، اور کسی نے اچھی جگہ یا سبزہ دیکھ کر ان کے ساتھ ہی بودو باش اختیار کر لی۔ عرب میں سریانی ہی بولی جاتی تھی۔ ان میں سے ایک خانہ بدش بھی آدم تھا جس کی اولاد آج بھی موجود ہے اور جس کے ذریعے مختلف قومیں دریافت ہوئیں۔ سمندر پار کے جزیروں والی قومیں ایک دوسرے سے بے خبر تھیں۔ اتنے دور دراز سمندری سفر نہ تو گھوڑوں سے کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی چپو والی کشتیاں پہنچا سکتیں تھیں۔ کوئی بس مشینی سمندری جہاز بنانے میں کامیاب ہوا جس کے ذریعے وہ پہلا شخص تھا جو امریکہ کے خطے کو پہنچا۔ کنارے پر لوگوں کو دیکھا جو سرخ تھے اُس نے سمجھا اور کہا شاید امیا آگیا ہے اور وہ امیں ہیں۔ تب ہی اس قوم کو ریڈ ایڈین Red Indian کہتے ہیں جو نارتھ ڈکون کی بیاست میں اب بھی موجود

ہیں۔ ریڈ انڈین کے ایک قبیلے کے سردار سے پوچھا کہ آپ کا آدم کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب کے مطابق ہمارا آدم ایشیا میں ہے جس کی بیوی کا نام ہوا ہے لیکن ہماری تاریخ کے مطابق ہمارا آدم ساؤ تھوڑا کوئا South Dakota کی ایک پہاڑی سے آتا تھا۔ اس پہاڑی کی نشان دہی اب بھی موجود ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انگریز اور امریکن مخفی مسیحی وجوہ سے کوئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ کسی کا لے آدم کی نسل بھی ان خطوں میں قدیمی موجود ہے وہ آج تک کوئے نہ ہو سکے بھی وجہ ہے کہ انسانوں کے رنگ، جلی، مزاج، دماغ، زبانیں، خوار ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ آدم صفحی اللہ کی اولاد کا سلسلہ وسط ایشیا تک ہی رہا۔ بھی وجہ ہے کہ وسط ایشیا والوں کے جلیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آدم صفحی اللہ (شکر جی) سری لنکا میں اترے، پھر وہاں سے عرب پہنچے اور اس کے بعد آپ عرب میں ہی رہے اور سر زمین عرب میں ہی آپ کی قبر موجود ہے تو پھر سری لنکا میں آپ کے اتنے اور قدموں کی نشان دہی کس نے کی؟ جو ابھی تک محفوظ ہے اس کا مقصد آپ سے پہلے ہی وہاں کوئی قبیلہ آباد تھا۔ جو قومیں ختم کردی گئیں ہیں ان پر بہوت اور ولامت بھی ختم ہو گئی اور باقی مادہ لوگ ان ہستیوں سے محروم ہو کر کچھ عرصہ بعد بھٹک گئے۔ جوں جوں یہ خلیے دریافت ہوتے گئے ایشیا سے ولی پہنچتے گئے اور اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم دیتے رہے اور آج سب خطوں میں ایشیائی دین پھیل گیا۔ عیسیٰ یہ خلیم ہوئی پیغمبر المحتد، ہضور پاک مکہ، جبل نوح اور ابراہیم کا تعلق بھی عرب سے ہی تھا۔

کچھ تسلیں عذابوں سے بتاہ ہوئیں، کچھ کی شکلیں ریچھ، بندروں کی طرح ہوئیں۔ کچھ رہے ہے لوگ خوفزدہ ہو کر رب کی طرف مائل ہوئے اور کچھ رب کو قہار سمجھ کر اس سے تنفر ہو گئے اور اس کے کسی بھی قسم کے حکم کی نافرمانی کی اور کہنے لگے کہ ”رب وغیرہ کچھ بھی نہیں، انسان ایک کیڑہ ہے، دوزخ بہشت بنی بناۓ باشیں ہیں۔“ موی کے زمانے میں بھی جو قوم بندربن گئی تھی انہوں نے یورپ کا رخ کیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماڈیں نے بعد میں بندربیا ہونے کی صورت میں بھی جنم انسانی دیا تھا وہ قوم اب بھی موجود ہے، وہ خود کہتے ہیں کہ ہم بندر کی اولاد میں سے ہیں۔ جو قوم ریچھ کی شکل میں تبدیل ہوئی تھی انہوں نے افریقہ کے جنگلوں کی طرف رخ کر لیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماڈیں کے پیٹ میں تو انسانی پچے تھے جن کے ذریعے بعد میں نسل چل (م) کہتے ہیں جسم پر لبے لبے بال ہوتے ہیں۔ مادہ زیادہ ہوتی ہیں انسانوں کو اٹھا کر لے بھی جاتی ہیں۔ ان پر مذہب کا رنگ نہیں چڑھتا لیکن آدمیت کی وجہ سے شرمگاہوں کو پتوں کے ذریعے چھپایا ہوا ہوتا ہے۔

کسی اور آدم کو کسی غلطی کی وجہ سے ایک ہزار سال کی سزا ملی تھی اُسے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی بچی ہوئی قوم جو ایک خاص قسم کے سانپ کے روپ میں ہے۔ جنم کے ہزار سال بعد انسان بھی بن جاتی ہے۔ اسے روح اکھتے ہیں۔ تاریخ میں ہے کہ ایک دن سکندر اعظم شکار کیلئے کسی جنگ سے گزر، دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت رورہی ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں چین کی شہزادی ہوں اپنے شوہر کے ہمراہ شکار کو نکلے تھے لیکن شوہر کو شیر کھا گیا، میں اب تھاڑہ گئی ہوں۔ سکندر نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ! میں تمہیں واپس چین بھیجوادونگا“، عورت نے کہا: ”شوہر تو مر گیا، میں اب واپس جا کر کیا منہ دکھاؤں گی“، سکندر اسے گھر لے آیا اور اس سے شادی کر لی۔ کچھ مہینوں بعد سکندر کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ ہر قسم کا علاج کرایا مگر کوئی افاقت نہ ہوا۔ ورد بڑھتا گیا۔ حکیم عائز آگئے ایک پیغمبر بھی سکندر کے علاج کیلئے آیا۔ اس نے سکندر کو علیحدہ بُلوا کر کہا: ”میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں، لیکن میری کچھ شرطیں ہیں، اگر چند ہی دنوں میں میرے علاج سے شفائی ہوئی تو بے شک مجھے قفل کر دینا، آج کی رات کچھڑی پکاؤ، تھک ذرا زیادہ ہو، دو نوں میاں بیوی پیٹ بھر کر کھاؤ، کمرے کو اندر سے تالا گاؤ کہ دونوں میں سے کوئی باہر نہ جاسکے، تم کو سونا نہیں، لیکن بیوی کو ایسا لگے کہ تم سور ہے ہو، پانی کا قطرہ بھی اندر موجود ہو“، سکندر نے ایسا ہی کیا۔ رات کے کسی وقت بیوی کو پیاس لگی، دیکھا پانی کا برتن خالی ہے، پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی، دیکھا کتنا لا ہے، پھر شوہر کو دیکھا، محسوس ہوا کہ بے خبر سو رہا ہے، پھر پتی بن کے نالی کے سوراخ سے باہر نکل گئی۔ پانی پی کر پھر پتی کی صورت میں داخل ہو کر عورت بن گئی۔ سکندر اعظم یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ صحیح پیغمبر کو سب کچھ بتایا، اس نے کہا: ”تیری بیوی ناگن ہے جو ہزار سال بعد روپ بدلتا ہے، اس کا زہر پیٹ کے درد کا باعث بنا“۔ پھر اس عورت کو سیر کے بہانے سکندر میں لے گئے اور جس جگہ پھینکا وہ نشان اب بھی موجود ہے۔ اسے سد سکندری کہتے ہیں۔ ان کی نسل بھی اس

دنیا میں موجود ہے۔ عام سانپوں کے کان نہیں ہوتے لیکن اس نسل والے سانپ کے کان ہوتے ہیں۔ پر نہیں کس آدم کا قبیلہ جنین کے پہاڑوں میں بند ہے۔ ان کے اس خطے میں داخلہ کرو کنے کیلئے ذوالقرنین نے پھر وہ کی دیوار بنا دی تھی۔ ان کے لمبے لمبے کان ہیں، ایک کو بچالیتے ہیں اور دوسرا کو اوڑھاتے ہیں، انہیں جوں ماجوں کہتے ہیں۔ سائنس نے کافی خطے تلاش کرنے ہیں لیکن ابھی بھی کافی خطے دریافت کرنے باقی ہیں۔ حالیہ کے پیچھے بھی برفانی انسان موجود ہیں۔ بہت سے انسان جنگلوں میں بھی موجود ہیں اُنکی زبان اُنکے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ بھی اپنے آدم کے طریقہ پر عبادت کرتے ہیں اور ضابطہ حیات کیلئے ان کا بھی سرداری نظام قائم ہے۔ ان براعظموں کے علاوہ اور بھی بڑی زمینیں ہیں جیسا کہ چامد، سورج، ہشتہ، مرخ، غیرہ، وہاں بھی آمد آئے لیکن وہاں قیامتیں آچکی ہیں۔ کہیں آسیجن کرو کر اور کہیں زمین کو تھس نہس کر دیا گیا۔

﴿مرخ میں انسانی زندگی ابھی بھی موجود ہے جبکہ سورج میں بھی آتش مخلوق آباد ہے﴾

کہتے ہیں ایک خلاباز جب چامد میں اترتا۔ اُس نے اپر کے سیاروں کی تحقیق کرنا چاہی تو اُسے اذان کی آواز بھی سنائی دی جس سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ وہ مرخ کی دنیا تھی جہاں ہرمہ بہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے سامنہ دان ابھی مرخ پر پہنچ نہیں پائے جبکہ وہ لوگ کئی بار اس دنیا میں آچکے ہیں۔ اور بطور تجربہ یہاں کے انسانوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کی سائنس اور ایجادیں ہم سے بہت آگے ہیں۔ ہمارے سیارے یا سامنہ دان اگر وہاں پہنچ بھی گئے تو ان کی گرفت سے آزادی نہیں ہو سکتے۔

ایک آدم کو اللہ نے بہت علم دیا تھا اور اس کی اولاد علم کے ذریعے بہت المامور تک جا پہنچ تھی یعنی جو حکم اللہ فرشتوں کو دیتا، یونچہ وہ سن لیتے تھے ایک دن فرشتوں نے کہا: "اے اللہ یہ قوم ہمارے معاملے میں مداخلت بن گئی ہے۔ ہم جب کوئی کام کرنے دنیا میں جاتے ہیں تو یہ پہلے ہی اس کا توڑ کر چکے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جبراٹل سے کہا: "جاو اداں کا امتحان اوا"۔ ایک بارہ سال کا پچھہ کبریاں چراہا تھا۔ جبراٹل نے اُس سے پوچھا: کیا تم بھی کوئی علم رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: پوچھو! جبراٹل نے کہا: تباہ اس وقت جبراٹل کدھر ہے؟ اُس نے آنکھیں بند کیں اور کہا: آنسانوں پر نہیں ہے۔ پھر کدھر ہے؟ اُس نے کہا: زمینوں پر بھی نہیں ہے۔ جبراٹل نے کہا: پھر کدھر ہے؟ اُس نے آنکھیں کھول دیں اور کہا: میں نے چودہ طبقوں میں دیکھا، وہ کہیں بھی نہیں ہے، یا میں جبراٹل ہوں یا تو جبراٹل ہے۔ پھر اللہ نے فرشتوں کو کہا: اس قوم کو سیلا ب کے ذریعے غرق کیا جائے۔ انہوں نے یہ فرمان سن لیا۔ لوہے اور شیشے کے مکانات بنا شروع کر دیئے، پھر ٹڑلے کے ذریعے اس قوم کو غرق کیا گیا۔ اس وقت اس خطے کو "کالدہ" اور اب "یونان" بولتے ہیں۔ انہوں نے روحانی علم کے ذریعے اور اب ہمارے سامنہ دان، سائنسی علم کے ذریعے رب کے کاموں میں مداخلت کر رہے ہیں۔ انہیں ڈرانے کیلئے چھوٹی موٹی تباہی اور مکمل تباہی کیلئے ایک سیارے کو زمین کی طرف پہنچ دیا گیا ہے۔ جس کا گرنا میں پہنچیں 25/20 سال تک متوقع ہے اور وہ دنیا کا آخری دن ہو گا۔ اُس کا ایک گلوا گزشتہ دوسرے میں مشتری پر گرچا ہے۔ سامنہ دانوں کو بھی اس کا علم ہو چکا ہے اور یہ اُس کے گرنے سے پہلے چامد پر یا کسی اور سیارے پر رہا۔ اس پر زیر ہونا چاہتے ہیں۔ جبکہ چامد پر پلاٹوں کی بلکل بھی ہو چکی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ چامد میں انسانی زندگی کے آثار یعنی ہوا، پانی اور بزہ نہیں ہے! پھر تنگ دو دوکان مقدمہ کیا ہے؟ رہا سوال تحقیق کا! چامد، مشتری پر پہنچ کر بھی انسانیت کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا کوئی ایسی دو لیانہ درازی عمر یا موت کی شفا کاما؟ اگر مرخ کی مخلوق تک پہنچ بھی گئے تو وہاں کی آسیجن اور یہاں کی آسیجن کی وجہ سے ایک دوسری جگہ رہنا محال ہے۔ اس بیکار دولت ضائع کی جا رہی ہے اگر وہی دولت روں اور امریکیہ غریبوں پر خرچ کر دے تو سب خوش حال ہو جائیں۔ آدمیت کے فرق کی وجہ سے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کیلئے ایتم بم بھی ہنانے جا رہے ہیں جبکہ بھوں کے بغیر بھی دنیا کو تباہ ہی ہونا ہے۔

آسمان پر وحیں حد سے زیادہ بن گئی تھیں:

مقرب روحیں اگلی صفوں میں تھیں۔ عام روحوں کو اس دنیا میں بنائے ہوئے آدموں کی قوموں میں بھیجا۔ جو کوئی کالی، کوئی سفید، کوئی پیلی اور کوئی لال مٹی سے بنائے گئے تھے۔ انہیں جبراً مل اور ہاروت ماروت کے ذریعے علم سکھایا گیا۔ جب زمین پر مٹی سے آدم بنائے جاتے، خبیثہ جن بھی موقع پا کر انکے اوپر کی اولاد کے جسموں میں داخل ہو جاتے اور انہیں اپنی شیطانی گرفت میں لینے کی کوشش کرتے۔ پھر انکی قوم کے نبی، ولی اور ان کی سکھائی ہوئی تعلیمات چھکارے کا ذریعہ بنتی بے شمار آدم جزوؤں کی شکل میں بنائے گئے جن سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا لیکن کئی بار صرف اکیلی عورت کو بنایا گیا اور ”امِ گن“ سے اس کی اولاد ہوئی۔ وہ قومیں بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ اس قبلیہ میں صرف عورتیں ہی سردار ہوتی ہیں اور وہ موئیف کی اولاد ہونے کی وجہ سے رب کو بھی آرہی ہے۔ ان قبیلوں میں پہلے عورت کے کسی سے بھی بچے ہو جاتے ہیں اور بعد میں کسی سے بھی شادی ہو جاتی ہے اور وہ اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔ روحوں کے قرار، قسمت، اور مراتب کی وجہ سے ان ہی جیسے آدم بنائے کر ان ہی جیسی روحوں کو بچے بھیجا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کیلئے کوئی خاص دین ترتیب نہیں دیا گی۔ اگر ان میں نبی آئے بھی تو بہت کم نے ان کو تعلیم کیا، بلکہ نبیوں کی تعلیم کا اٹ کیا، بجائے اللہ کے چاند، ستاروں، سورج، درختوں، آگ جی کہ سانپوں کو بھی پوچنا شروع کر دیا۔ آخر میں آدم صفحی اللہ کو جنت کی مٹی سے جنت میں ہی بنایا گیا تاکہ عظمت اور فضیلت میں سب سے بڑھ جائے اور خبیثوں سے بھی محفوظ رہے، کیونکہ جنت میں خبیثوں کی رسائی نہ تھی۔ عزازیل اپنے علم کی وجہ سے پہچان گیا تھا، جو عبادت کی وجہ سے سب فرشتوں کا سردار بن گیا تھا اور قوم جنات سے تھا، آدم کے جسم پر حد سے ٹھوکا تھا اور ٹھوک کے ذریعے خبیثوں جیسا جراائم اُنکے جسم میں داخل ہوا جسے نفس کہتے ہیں اور وہ بھی آدم کی اولاد کے ورثے میں آ گیا۔ اسی کیلئے حضور نے فرمایا: ”جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان جن بھی اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔“

فرشتوں اور ملائکہ میں فرق ہے۔ ملکوت میں فرشتے ہوتے ہیں جن کی تخلیق روحوں کے ساتھ ہوئی۔ ملکوت سے اوپر جبروت کی خلائق کو ملائکہ کہتے ہیں۔ جو روحوں کے امرکن سے پہلے کے ہیں رب کی طرف سے آدم صفحی اللہ کو سجدہ کا حکم ہوا۔ جبکہ اس سے پہلے نہ ہی کوئی آدم بہشت میں بنایا گیا تھا اور نہ ہی کسی آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ عزازیل نے جنت کری، سجدہ سے انکاری ہوا تو اس پر لعنت پڑی اور اس نے صفحی اللہ کی اولاد سے دشمنی شروع کر دی۔ جبکہ پہلے آدموں کی قومیں اس کی دشمنی سے محفوظ تھیں۔ ان کے بہکانے کیلئے خبیثہ جن ہی کافی تھے۔ کیونکہ شیطان سب خبیثوں سے زیادہ پاؤں فل تھا، اس نے صفحی اللہ کی اولاد کو کیا اور ایسے قابو کیا اور ایسے جرام سکھائے جس کی وجہ سے دوسری قومیں ان ایشیائیوں سے تفتر ہونے لگیں اور عظمت آدم کی ہی وجہ سے جن لوکوں کو رب کی طرف سے ہدایت ملی اتنے خدار سیدہ اور عظمت والے ہو گئے کہ دوسری قومیں حیرت کرنے لگیں۔ سب سے بڑی آسمانی کتابیں تو رہیت، زبور، انجیل اور قرآن انہی پر نازل ہو گیں جن کی تعلیم، فیض اور برکت سے ایشیائی دین پوری دنیا کی اقوام میں پھیل گیا۔ آدم کی بھی روح بھی ڈالی نہیں گئی، فرشتے سمجھ گئے تھے کہ اس کو بھی دنیا کیلئے بنایا جا رہا ہے۔ کیونکہ مٹی کے انسان زمین پر ہی ہوتے ہیں۔ پھر کسی بہانے زمین پر بھیج دیا گیا۔ ازلی کام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن الزام بندوں پر گل جاتا ہے۔ اگر آدم کو بغیر الزام کے دنیا میں بھیجا جاتا تو وہ دنیا میں آ کر ٹکوہ شکایت ہی کرتے رہتے ہو جاتا رہے اور گریہ زاری کیوں کرتے؟

۱۔ روز ازل والی جہنمی روح غیر مذہب کے گھر پیدا ہو جائیں۔ اُسے کافرا اور کاذب کہتے ہیں۔ یہی لوگ منکر خدا، دشمن انبیاء اور دشمن اولیاء ہوتے ہیں۔ مشکر، سخت دل اور مخلوق خدا کو آزار پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ دوسرے دینہ مذہب میں آ کر بھی مذہب سے دور ہوتا ہے۔ یہی روح اگر کسی مذہبی دیندار گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے منافق کہتے ہیں۔

۲۔ یہی لوگ گستاخ انبیاء، جلیس اولیاء اور مذاہب میں فتنہ ہوتے ہیں۔ اُنکی عبادت بھی ابلیس کی طرح بیکار ہوتی ہے۔ انہیں مذہب جنت میں لے جانے کی

کوشش کرتا ہے لیکن مقدر دوزخ کی طرف کھینچتا ہے۔ چونکہ نبیوں، ولیوں کی امداد سے محروم ہوتے ہیں اسلئے شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں کہ ٹوٹا علم جاتا ہے اور اتنی عبادت کرتا ہے تجھے میں اور نبیوں میں کیا فرق ہے؟ پھر وہ اپنا باطن دیکھئے بغیر خود کو نبی جیسا سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور ولیوں کو اپنا تھجھے ہیں۔ پھر روحانیت اور کرامتوں کے اقراری نہیں ہوتے بلکہ اسی عمل کے اقراری ہوتے ہیں جنکی ان میں خود کی صلاحیت ہوتی ہے، حتیٰ کہ مجرموں کو بھی جادو کہہ کر جھلادیتے ہیں۔ بیٹھنے کی طاقت کو مان لیتے ہیں لیکن ان بیاء و اولیاء کی طاقت کو مان لیتا ان کیلئے مشکل ہے۔

۳۔ ازل والی بہشتی روح اگر غیر مذہب یا گندے ماحول میں آ جائے تو اُسے معدود رکھتے ہیں۔ معدود کیلئے معافی اور بخشش کا امکان ہوتا ہے یہی روحیں صراط مستقیم کی تلاش میں، اور دل سے نکلنے کیلئے ولیوں کا سہارا ڈھونڈتی ہیں نرم دل، عاجز اور تنگی ہوتے ہیں۔

۴۔ اگر بہشتی روح کسی آسمانی مذہب اور دینی گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے صادق اور مومن کہتے ہیں۔ یہی لوگ عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کر کے اُس کی وراثت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

﴿التصوف میں اہمیت قلب کو ہے﴾

کسی نے ضربوں، کسی نے کبدی، کسی نے ڈانس، کسی نے دیواریں بنا کیں اور ڈھائیں اور کسی نے ورزش کے ذریعے دل کی دھڑکن کو ابھارا۔ پھر اس کے ساتھ اللہ اللہ ملانے میں آسمانی ہو گئی اور بتدریج اللہ اللہ سب اطاکف تک خود ہی پہنچ گیا۔ اور کچھ لوگ گھرائی میں جائے بغیر انکی نقل کرنے لگے۔ انہوں نے بھی اللہ اللہ کے ساتھ ڈانس شروع کر دیا۔ دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ تو نہ سمجھا اور نہ ملائکے البتہ انکی روح حیوانی جس کا تعلق اچھل کو دے ہے، اللہ کے نام سے منوس ہو گئی۔ اسی طرح موسیقی کے ساتھ اللہ اللہ ملانے سے روح باتی بھی منوس اور طاقتور ہوتی ہے۔ موسیقی روح باتی کی نغا ہے۔ امریکہ میں کچھ فضلوں پر موسیقی کے ذریعے تجربہ کیا گیا ایک ہی جیسی زمین پر اگالی گئی۔ ایک میں دن رات موسیقی اور دوسرا کو خاموش رکھا گیا۔ جبکہ موسیقی والی فصل دوسرا سے نشوونما میں بہت بہتر ہوئی۔

نفس بہت موزی ہے۔ پاک ہونے کے بعد بھی بہانے خور ہے۔ جبکہ اس کی پسند ساز و آواز ہے۔ کچھ لوگوں نے ساز کے ذریعے نفس کو متوجہ کر کے اُس کا رخ اللہ کی طرف موزنے کی کوشش کری۔ کچھ لوگوں نے گٹار کے ساتھ اللہ اللہ ملایا اور نہ کہی کم از کم کان کی عبادت تک پہنچ گئے۔ مجھے ایک گٹار والے نے قصہ سنایا تھا کہ میں شو قیہ فارغ وقت گٹار کی تار کے ساتھ اللہ اللہ ملایا تارہتا ہوں۔ کبھی کبھی جب نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو میرے اندر سے اسی طرح اللہ اللہ کی آواز آرہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دھرے اشغال یعنی گانے جانے والوں اور تماشا یوں سے بہتر ہو گئے۔ لیکن کسی ولائب کے مرتبہ تک نہ پہنچ سکے یہ گلن، ترپ اور تلاش والے لوگ ہوتے ہیں اور کسی کامل کے ذریعے کسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسلام میں بھی اور دھرے مذاہب کے صوفیوں نے بھی کسی نہ کسی طریقہ سے رب کے نام کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔ جو فعل رب کی طرف موزے اور اُس کے عشق میں اضافہ کرے وہ ناجائز نہیں ہے۔

حدیث: ”اللَّهُ عَمِلُوْنَ كُوئِيْنَ بِكَمِيْتَوْنَ كُو دِيْكَمَا هَيْ“

شریعت والے اس کو حیوب اور غلط سمجھتے ہیں کیونکہ وہ شریعت سے ہی مطمئن اور سیراب ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو شریعت سے آگے عشق کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں، یا وہ لوگ جو شریعت میں نہیں ہیں انہیں کچھ اور تبادل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟

﴿ دین الہی ﴾

تمام دین اس دنیا میں نبیوں کے ذریعے بنائے گے۔ جبکہ اس سے پہلے خود عشق، خود عاشق، خود معشوق تھا اور وہ روحیں جو اس کے قرب، جلوے اور محبت میں تھیں وہی عشق الہی، دین الہی اور دین حنفی تھا۔ پھر ان ہی روحوں نے دنیا میں آ کر اس کو پانے کیلئے اپنا تن من قربان کر دیا۔ یہ پہلے خاص سکھ تھا، اب روحانیت کے ذریعے عام تک بھی پہنچ گیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ: مجھے حضور پاک سے دعلم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتا دیا، دوسرا بتا دیں تو تم مجھے قتل کرو! جب پانی کے حوض سے خشک کتا میں نکلیں تو مولانا روم نے کہا: ایں حیث؟ شاہ شمس نے کہا: ”ایں آں علم است کتو نی وانی۔“

جب موی نے کہا کہ کیا کچھ اور علم بھی ہے؟ تو اللہ نے کہا کہ خضر کے پاس چلا جا! ہر نمازی کی ڈعا: ”اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیر انعام ہوا!

علامہ اقبال: اس کو کیا جانے بچارے دور کھت کے امام!

وہ روحیں جوازی سے ہی با مرتبہ ہیں اللہ جن سے محبت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت کرتی ہیں دنیا میں آ کر بھی رب کی نام لیوا ہوئیں، مثلاً عیسیٰ رضی جلی میں ہی بول اٹھے تھے کہ میں نبی ہوں جبکہ حضرت مریم کو پیدائش سے پہلے ہی جبرائیل بشارت دے چکا تھا۔ موی کے متعلق فرعون کو پیش کوئی تھی کہ فلاں قبیلے سے ایک بچہ پیدا ہو گا جو تھا ری تباہی کا سبب بنے گا اور اللہ کا خاص بندہ ہو گا۔ حضور پاک نے بھی کہا تھا: ”میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔“ بہت سی محبت اور ازالی ارواح مختلف مذاہب اور مختلف اجسام میں موجود ہیں۔

آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کسی ایک روح کو دنیا میں بھیج گا جو ان روحوں کو تلاش کر کے لکھا کریگا اور انہیں یا دلالے گا کہ کبھی تم نے بھی اللہ سے محبت کری تھی۔ ایسی تمام روحیں خواہ کسی بھی مذہب یا بے مذہب اجسام میں تھیں اُس کی آواز پر لبیک کہیں گی اور اس کے گرد اکٹھی ہو جائیگی۔ وہ رب کا ایک خاص نام ان روحوں کو عطا کریگا جو قلب سے ہوتا ہو اروح تک جا پہنچ گا اور پھر روح اُس نام کی ذاکر بن جائیگی۔ وہ نام روح کو ایک نیا ولہ، نئی طاقت اور نئی محبت بخشنے گا اُس کے نور سے روح کا تعلق دوبارہ اللہ سے جڑ جائیگا۔

ذکر قلب، ذکر روح کا وسیلہ ہے۔ جیسا کہ بندگی یعنی نماز، روزہ ذکر قلب کا وسیلہ ہے۔ اگر کسی کی روح اللہ کے ذکر میں لگ گئی تو وہ اُن لوگوں سے ہے جنہیں ترازو، یوم محشر کا بھی خوف نہیں روح کے آگے کے ذکر اور عبادت اُس کے بلند مراتب کے شواہد ہیں۔ جن لوگوں کی منزل قلب سے روح کی طرف رواں دواں ہے وہی دین الہی میں پہنچ چکے یا پہنچنے والے ہیں۔ ان کو کتابوں سے نہیں بلکہ نور سے بدایت ہے اور نور سے ہی بازگناہ ہو جاتے ہیں اور جو سن کریا محنت سے بھی اس مقام سے محروم ہیں وہ اس سلسلے میں شامل نہیں ہیں اگر ذکر قلب و روح کے بغیر خود کو اس سلسلے میں متصور کیا یا اُن کی نقل کی تو وہ زندگی ہیں۔ جبکہ عام لوگوں کی بخشش کا ذریعہ عبادات اور مذہب ہیں۔ ہدایت کا ذریعہ آسمانی کتب ہیں۔ شفاعت کا ذریعہ نبوت اور ولادت ہے۔ بہت سے مسلم ولیوں کی شفاعت کو نہیں مانتے۔ لیکن حضور نے اصحاب کو تا کید کری تھی کہ اولیس قرآنی سے امت کیلئے بخشش کی دھا کرنا۔

﴿ روحوں کا دین ﴾

عشق الہی و دین الہی والوں کی پہچان

جس میں سب دریاضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے! اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الہی اور دین الہی ہے۔

جتنے چار مذہب آمدے ہو۔ (سلطان صاحب)

ابتدائی پچان:

جب قلب و روح کا ذکر جاری ہو جائے، چاہے عبادت سے ہو یا کسی کامل کی نظر سے ہو دونوں حالتوں میں وہ اذلی ہے۔ گناہوں سے نفرت ہونا شروع ہو جائے اگر گناہ سرزد ہو بھی جائے تو اس پر ملامت ہو اور اس سے بچنے کی ترکیبیں سوچے۔

”مجھے وہ لوگ بھی پسند ہیں جو گناہوں سے بچنے کی ترکیبیں سوچتے ہیں۔“ (فرمان الٰہی)

دنیا کی محبت دل سے نکلا اور اللہ کی محبت کا غلبہ شروع ہو جائے۔ حرص، حسد، بخل اور تکبیر سے چھکارا محسوس ہو۔ زبان کسی کی غیبت سے بازا آجائے۔ عاجزی محسوس ہو۔ کنجوں کی جگہ خاوت اور جھوٹ جاتا نظر آجائے۔ حرام خواہشات نفسانی حلال میں تبدیل ہو جائیں۔ حرام مال، حرام کھانے اور حرام کاموں سے نفرت پیدا ہو۔

اپنہائی پچان:

چرس، افیون، ہیر و بن، تمبا کو اور شراب وغیرہ سے مکمل چھکارا ہو جائے۔ مقدس ہستیوں سے خواب، مرائبے یا مکافہ کے ذریعے ملا قاتی ہو جائے۔ نفس اماہ سے مطمئنہ بن جائے لطیفہ ادا رب کے رو برو، اللہ اور بندے کے درمیان سب جیبات اٹھ جائیں۔ بازوں کا، عشق خدا، دصل خدا، بندہ سے بندہ نواز، اور غریب سے غریب نواز بن جائے۔

کیونکہ اس سلسلے میں مختلف مذاہب سے آکر خاص روشنی شامل ہو گئیں جنہوں نے روز اذل میں رب کی کواہی میں کلہ پڑھ لیا تھا۔ اس لئے کسی بھی مذہب کی قید نہیں ہوگی۔ ہر شخص اپنے مذہب کی عبادت کر سکے گا لیکن قلمی ذکر سب کا ایک ہو گا یعنی مختلف مذاہب کے باوجود دلوں سے سب ایک ہو جائیں گے۔ پھر جب دلوں میں اللہ آیا تو سب اللہ والے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رب کی مرضی ہے انہیں اپنے تینیں رکھے یا کسی بھی مذہب میں ہدایت کیلئے بیچج دے یعنی کوئی مفید ہو گا، کوئی منفرد کوئی سپاہی ہو گا اور کوئی سالار ہو گا۔ ان کی امداد اور ساتھ دینے والے گناہگار بھی کسی نہ کسی مرتبے میں بیچج جائیں گے۔ جو لوگ اس توں لے میں شامل نہ ہو سکے اُن میں سے اکثر شیطان (دجال) کے ساتھ مل جائیں گے۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں۔ آخر میں ان دونوں ٹولوں کی زبردست جگ ہو گی۔ عیسیٰ، مہدی، کاکی اوتار والے ملکر انہیں بخشست دیں گے۔ بہت سے دجال نے قتل کر دیے جائیں گے وہ خوف اور مجبوری کی وجہ سے خاموش رہیں گے۔ مہدی اور عیسیٰ کا لوگوں کے قلوب پر تسلط ہو جائیگا۔ پوری دنیا میں اُن قائم ہو جائیگا۔ بعد اخذ اندھہ ختم ہو کر ایک ہی مذہب میں تبدیل ہو جائیں گے۔ وہ مذہب رب کا پسندیدہ، تمام نبیوں کے مذاہب اور کتابوں کا نصوحہ، تمام انسانیت کیلئے قابل قبول، تمام عبادات سے افضل، حتیٰ کہ اللہ کی محبت سے بھی افضل عشق الٰہی ہو گا۔

جتنے عشق پہنچاو سا یمان نوں دی خبر نہیں..... (باہو)

علامہ اقبال نے اسی وقت کیلئے نقشہ کھینچا تھا:

دنیا کو ہے اُس مہدی کمحق کی ضرورت
ہو جسکی نظر زرگانِ عالم انکار

سکھتے جاتے ہیں اسرارِ نہانی، گیا دورِ حدیثِ بن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے خموبار، وہی مہدی وہی آخر زمانی

کھول کر آنکھ بیری آئیں اور اک میں، آنے والے دور کی وہندی سی اک تصویر دیکھ
لواک لما دیکھ زمیں دیکھ فضا دیکھ، شرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

گزر گیا اب وہ دور ساتی کہ پھپ کے پیچے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں بیخانہ ہر ایک ہی بادہ خوار ہوگا
زمانہ آیا ہے بے جا بی کا عام دیدار ریار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا
کل کے سحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو پلٹ دیا تھا
تنا ہے قدیسوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ کا دین نہیں ہیں۔ ان کتابوں میں نمازوں زور اور واڑھیاں ہیں جبکہ اللہ اس کا پابند نہیں ہے۔ یہ دین نبیوں کی امتوں کو منور اور
پاک صاف کرنے کیلئے بنائے گئے۔ جبکہ اللہ خود پاکیزہ نور ہے اور جب کوئی انسان وصل کے بعد نور بن جاتا ہے تو پھر وہ بھی اللہ کے دین میں چلا جاتا ہے۔
اللہ کا دین پیار و محبت ہے۔ ننانوے ناموں کا ترجمہ ہے۔ اپنے دوستوں کا ذکر کرنے والا ہے خود عشق، خود عاشق، خود معشوق ہے۔ اگر کسی بندہ خدا کو بھی اس
کی طرف سے ان میں سے کچھ حصہ عطا ہو جائے تو وہ دین الہی میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس کی نمازو دیدار الہی اور اس کا شوق ذکرِ خدا ہے حتیٰ کہ اس کی زندگی
کی تمام سنتوں، فرضوں کا کفارہ بھی دیدار الہی ہے۔ جن، فرشتے اور انسانوں کی مشترکہ عبادت بھی اس کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی۔

ایسے ہی شخص کیلئے شیخ عبدال قادر جیلانی نے فرمایا ہے کہ: ”جس نے وصال پر پہنچ کر بھی عبادت کیا ارادہ کیا تو اس نے کفر ان نعمت کیا۔“
بلحہ شاہ نے فرمایا: ”اس عشق نمازوں نبی اے..... بخل گئے من در میتی اے۔“

علامہ اقبال نے کہا: ”اس کو کیا جانے بے چارے دور کعت کام!“

اس علم کے متعلق ابو ہریرہ نے فرمایا تھا: ”کہ مجھے حضور سے دو علم عطا ہوئے، ایک تمہیں بتادیا، اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔“

تاریخ کواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور اور سرہد کی طرح قتل کر دیئے گئے اور آج کو ہر شاہی بھی

اس علم کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑا ہے۔

نبیوں کی شریعت کی پابندی امت کیلئے ہوتی ہے ورنہ انہیں کسی عبادت کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ شریعت سے پہلے ہی بلکہ روز اذل سے ہی نبی ہوتے
ہیں، پوچنکہ انہوں نے دین کو نہونے کے طور پر مکمل کرنا ہوتا ہے ان کے کسی ایک رکن کے چھوڑنے یا فعل کو بھی امت سنت بنا لیتی ہے اس وجہ سے انہیں محتاط اور
صحویں رہنا پڑتا ہے۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی نبی اگر کسی بھی عبادت میں نہیں ہے تو کیا وہ دوزخ میں جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! کیا کوئی شخص کہہ سکتا
ہے کہ عبادت کے بغیر نبی نہیں بن سکتا؟ کیا کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ علم سے کہے بغیر نبوت نہیں ملتی؟ پھر لویوں پر اعتراضات کیوں ہوتے ہیں؟ جبکہ ولاست نبوت
کا فم البدل ہے۔ یاد رکھیں جنہوں نے دیدار رب کے بغیر وصال کا دعویٰ کیا یا خود کو اس مقام پر تصور کر کے نقل کی، وہ زندگی اور کاذب ہیں۔ اور قرآن نے
ایسے ہی جھوٹوں پر لعنت پہنچی ہے جن کی وجہ سے ہزاروں کا وقت اور ایمان برباہ ہوتا ہے۔

یہ کتاب ہر مذہب ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابل غور

اور قابل تحقیق ہے اور منکران روحانیت کیلئے چلچل ہے

﴿ فرموداستِ گوہر شاہی ﴾

”تین حصے علم ظاہر کے ہیں، اور ایک حصہ علم باطن کا ہے۔
ظاہری علم حاصل کرنے کیلئے کسی مویٰ اور باطنی علم کیلئے کسی خضر کو علاش کرنا پڑتا ہے۔“

”جبرائیل کے بغیر جو آواز آئی، اُسے الہام اور جو علم آیا اُسے صحیح اور حدیث قدسی کہتے ہیں
اور جبرائیل کے ساتھ جو علم آیا اُسے قرآن کہتے ہیں خواہ وہ ظاہری علم ہو یا باطنی علم ہو! اُسے توریت کہیں، زیور کہیں یا انجیل کہیں،“

”علماء سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے سیاست کہہ کر چھکارا حاصل کر لیتے ہیں
اویام سے کوئی غلطی ہو جائے، اُسے حکمت سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں.
جبکہ نبیوں پر غلطی کا دفعہ نہیں لگتا“

”جو جس شغل میں ہیں، اندر سے اُنکی متعلقہ روئیں طاقتور ہیں اور جو کسی بھی شغل میں نہیں ہیں، اُنکی روئیں خفتہ اور بے حس ہیں اور جنہوں نے کسی بھی طریقے سے اللہ کا نام ان روحوں میں بسا لیا پھر انکا شغل ہمہ وقت ذکر سلطانی اور عشق خداوندی ہے“
۔تب ہی علامہ اقبال نے کہا: ”اگر عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی“
۔چکل سائیں نے کہا: ”بن عشق دبر کے چکل، کیا کفر ہے کیا اسلام ہے“
۔سلطان باہونے کہا: ”جتنے عشق پہنچاوے، ایمان نوں وی خبر نہ کائی“
ایسے لوگ جب کسی مذہب میں ہوتے ہیں یا جاتے ہیں تو ان کی برکت سے اس خط پر اللہ کی بارانِ رحمت برداشتہ رہنے والے ہو جاتی ہے۔
پھر وہ بابا فرید ہوں تو ہندو، سکھ بھی اُنکی چوکھت پر! اگر بابا گردناک ہوں تو مسلم، عیسائی بھی اُنکے در پر چلے آتے ہیں۔“

﴿ امام مہدی تمام مذاہب کی تجدید کریں گے ﴾

جس طرح حضور پاکؐ کی ختم نبوت کے بعد مسلم میں مجدد آتے رہے اور ماحول کے مطابق دین میں کچھ تجدید کرتے رہے اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے بعد ان (مجددوں) کی تجدید ختم ہو جائیگی اور سب مذاہب کے مطابق امام مہدی کی اپنی تجدید ہو گی۔ کچھ کتابوں میں ہے وہ ایک نیا دین بنائیں گے۔

﴿اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن آخر میں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کی مخالفت کر دیجہ جن کو دنیا میں دوبارہ آتا ہے (عیسیٰ کا جسم سمیت اور مہدی کا ارضی ارواح کے ذریعے آتا ہے) تو وہ بُلیم پا اور کی طرح دوزخی اور ابلیس کی طرح مردود ہے۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں جیسی زندگی بسر کرتا رہا لیکن آخر میں انکا ساتھ اور ان سے محبت کر دیجہ تو وہ کتنے سے حضرت قطبیہ بن کر جنت میں جائیگا۔﴾

”پچھر تے اور نداہب کہتے ہیں کہ عیسیٰ نوت ہو گئے۔ افغانستان میں انکا مزار ہے۔ یہ غلط پروپیگنڈا ہے۔ افغانستان میں کسی اور عیسیٰ نامی بزرگ کا دربار ہے۔ اُس پیادہ زمانے میں مہینوں کی مسافت پر جا کر وفاتا کیا مقصود رکھتا تھا؟ پھر وہ کہتے ہیں: ”آسمان پر کیسے اٹھائے گئے؟“ ہم کہتے ہیں آدم علیہ السلام آسمان سے کیسے لائے گئے؟ جبکہ اور ایں بھی ظاہری جسم سے بہشت میں اب تک موجود ہیں حضرت اور الیاس جو دنیا میں ہیں انکو بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔ غوث پاک کے پوتے حیات الامیر چھوٹو (۲۰۰) سال سے زندہ ہیں۔ غوث پاک نے کہا تھا: ”اُس وقت تک نہیں من راجب تک میرا سلام مہدی علیہ السلام کو نہ پہنچاؤ،“ شاہ لطیف کو مری امام کا القب انبھوں نے ہی دیا تھا۔ مری کی طرف بارہ کوہ میں اُنکی بیٹھک کے نشان ابھی تک محفوظ ہیں۔“

”ظاہری گناہ کی سزا جیل، جرمانہ یا ایک دن کی چھانی ہے۔ اگر کوئی راہ فقر میں ہے تو اُس کی سزا ملامت ہے۔ جبکہ باطنی گناہوں کی سزا بہت زیادہ ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیوں سے جرمانہ فریق دوام کی نیکیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ حرص، حسد، بجل اور سمجھرا اس کی لکھی ہوئی نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اگر اُس میں کچھ نور ہے تو انہیاء و اولیاء کی گستاخی اور بعض سے جھسن جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی گستاخی سے کشف و کرامات کا سلب ہو جانا۔“

واقع ہے کہ جب باریزید بسطامی کو پتہ چلا کہ ایک شخص اُنکی برائی کرتا ہے تو آپ نے اُس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ وہ وظیفہ بھی لیتا رہا اور برائی بھی کرتا رہا۔ ایک دن اُنکی بیوی نے کہا: ”مکحرایی چھوڑیا وظیفہ چھوڑیا برائی چھوڑ۔“ پھر اُس نے تعریف کرنا شروع کر دی۔ آپ کو جب تعریف کا پتہ چلا تو اُس کا وظیفہ بند کر دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جب برائی کرتا تھا، وظیفہ ملتا تھا، اب تعریف کی وجہ سے وظیفہ کیوں بند ہوا؟ آپ نے فرمایا: ”تو اُس وقت میرا مزدور تھا، تیری برائی سے میرے گناہ جلتے، میں اُس کا تجھے معاوضہ دیتا تھا۔ اب کس چیز کا معاوضہ دوں؟“ مندرجہ برائیوں کا تعلق نفس امارہ سے ہے، جس کا مدارد ابی ابلیس ہے۔ جبکہ تقویٰ، سخاوت، درگز رہبر و شکر، عاجزی اور انوار بالی کا تعلق قلب شہید سے ہے، جس کا مدارد ولی مرشد ہے۔

جب تک نفس امارہ ہے کسی بھی پاک کلام کے انوار دل میں پھر نہیں سکتے بے شک الفاظ و آیات کا حافظ کیوں نہ بن جائے، طوطا ہی ہے۔ جب تیرافس مطمئن ہو جائے گا پھر ناپاک چیز تیرے امداد پھر نہیں سکتی، پھر تو مرغ بدل ہے۔ نفس پاک کرنے کیلئے کسی نفس تکن کو تلاش کر۔ جو ہر وقت منجانب اللہ یوں پر مامور ہوتے ہیں۔ جسم کے باہر کی طہارت پانی سے ہوتی ہے جبکہ جسم کے اندر کی طہارت نور سے ہوتی ہے۔ طہارت کے بغیر گندہ اور ناپاک ہے۔ صاف جسم عبادتِ الہی کے قابل ہوتا ہے، جبکہ صاف دل تجلیاتِ الہی کے قابل ہوتا ہے۔ پھر ہی آسمانی کتابیں ہدایت کرتی ہیں پاکوں کو (ہدی للہتھین) ورنہ کتابوں والے ہی کتابوں والوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔ مجذ والف ثانی مکتبات میں لکھتے ہیں: ”قرآن ان لوگوں کے پڑھنے کے لائق نہیں جن کے نفس امارہ ہیں۔ مبتدی کوچا ہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے یعنی اندر کوپاک کرے، منتی کوچا ہیے کہ پھر قرآن پڑھے۔“

حدیث: کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

پڑھنے شاہ: کھا کے سارا مکر گئے جھماں دے بغل وج قرآن

عبد کو مگان ہے کہ وہ اللہ کیلئے عبادت اور شبیداری کر رہا ہے اسلئے وہ اللہ کے نزدیک ہے۔ عبادت کے بعد تیری دعا، صحت، عمر درازی، مال و دولت اور حور و قصور ہے۔ سوچ! کیا تو نے کبھی بھی یہ دعا مانگی تھی، اے اللہ مجھے کچھ نہیں چاہیے صرف ٹو چاہیے؟

عالم کو مگان ہے کہ میں قرب خداوندی میں بخشنا بخشایا ہوا ہوں۔ کیونکہ میرے اندھر علم اور قرآن ہے پھر تو دوسروں کو جتنی کیوں کہتا ہے جبکہ ہر مسلم کو بھی کچھ نہ کچھ علم اور قرآن کی بہت سی سورتیں یاد ہیں۔ سوچ! علم کون بیچتا ہے؟ خود کون بکتا ہے؟ ولیوں کی فیبیت کون کرتا ہے؟ حاسدہ، مشکرا اور بخیل کون ہوتا ہے؟ دل میں اور، زبان میں اور، صحیح اور، شام کا اور، یہ کس کا وظیرہ ہے؟ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانا کر کون پیش کرتا ہے؟ اگر تو ان سے دور ہے تو خلیفہ رسول ہے! تیری طرف پشت کرنا بھی بے ادبی ہے۔

لعنی... قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

اگر تو ان خصلتوں میں گم ہے تو پھر تو وہی ہے جس کیلئے بھیز یہ نے کہا تھا کہ اگر میں نے یوسف کو کھایا ہو تو اللہ مجھے چودھویں صدی کے عالموں سے اٹھائے۔

﴿صراط مستقیم﴾

ا جنکے ظاہر درست، باطن سیاہ ہیں، مذہب میں فتش ہیں، ابلیس کے خلیفہ ہیں۔

حدیث: جاہل عالم سے ڈراؤر پچھو، جس کی زبان عالم اور دل جاہل لعنی سیاہ ہو۔

۲۔ باطن درست لیکن ظاہر خراب۔ ان کو مجد و بہ، معدوز، سکرا اور منفرد کہتے ہیں۔

عشق میں عقتل ہی نہ رہی تو حساب حشر کیا؟ (تیاق قلب)

مذہب کے لئے پریشانی، لیکن اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں۔ مگر مزید مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے بامرتہ تقدیق نقلیے زنداقی انہوں نے صدر ایوب، بن نظیر اور نواز شریف جیسوں کو ان کے دور حکومت میں ڈھنڈے مارے اور گالیاں دیں۔ تم کسی صاحب افتخار کو ڈھنڈے مار کر دکھاؤ، لعنی یہ صرف ان کی ذات تک محدود ہے دوسروں کے لئے نہیں ہے۔

۳۔ ظاہر درست باطن بھی درست۔ ظاہری عبادت کے علاوہ قلبی عبادت میں بھی ہوتے ہیں۔ ان کو عالم ربیانی کہتے ہیں۔ یہی منیر رسول اور دین کے وارث ہوتے ہیں اور جب کسی کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے تو اسے نائب اللہ کہتے ہیں۔ اگر خواب میں یا روحانی طور پر سچ کرتا ہے تو ظاہر میں بھی اُس کا درجہ ملتا ہے، بلکہ ظاہری سچ سے بہت ہی زیادہ۔ روحوں کی نماز ظاہری نماز کی حیثیت رکھتی ہے، بلکہ کہیں زیادہ۔ اگر ظاہر میں نماز پڑھتا ہے تو باطن میں بھی اس کی نماز معراج بن جاتی ہے، یہی لوگ ہیں، جسم اور هر، روح اور فقر کے محلے میں ان کو معارف بھی کہتے ہیں۔ جبکہ عاشق کے لئے رب کا دیدار ہی کافی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں دیدار ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہ دیدار والا علم حضور سے شروع ہو چکا ہے۔ بقول امام ابو حنیفہ: ”میں نے ننانوے (۹۹) مرتبہ رب کو دیکھا ہے۔ بازیزید بسطامی کہتے ہیں: ”میں نے ستر (۴۰) مرتبہ رب کا دیدار کیا ہے۔“ دیدار الطیف اقا سے ہوتا ہے، اور تم اقا کی تعلیم اور ذکر سے انجام ہو۔

﴿اللہ کا دوست﴾

اگر کسی کو خلق خدا کشف و کرامات اور فیض کی وجہ سے ولی مانتی ہے لیکن اُس کے کسی فعل یا نہ ہب کی وجہ سے تو دلبر داشتہ ہے۔ اُس کی برائی کرنے سے بہتر ہے ٹو ادھر جانا چھوڑ دے۔ کیا خبر! وہ کوئی منظور خدا ہوا! شیخ بقا ہوا! یا کوئی لعل شہباز ہوا! کوئی خضر ہوا! یا سا حصہ بابا ہوا! یا گروناں ک ہو! کوئی بلحہ شاہ ہوا، اور کوئی سدا سہاگن بھی ہو سکتا ہے!

﴿کوہر شاہی کا عالم انسانیت کے لئے انقلابی پیغام﴾

مسلم کہتا ہے کہ: "میں سب سے اعلیٰ ہوں" ، جبکہ یہودی کہتا ہے: "میرا مقام مسلم سے بھی اونچا ہے" ، اور عیسائی کہتا ہے: "میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں"۔ لیکن کوہر شاہی کہتا ہے: "سب سے بہتر اور بلند ویسی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے نہ ہو! ازبان سے ذکر و صلوٰۃ اُس کی اطاعت اور فراں برداری کا ثبوت ہے جبکہ قلبی ذکر، اللہ کی محبت اور رابطہ کا دلیل ہے"۔

بامرتبہ تصدیق نفایلہ زنداقی، جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے۔ جبکہ جھوٹی ولاست کا دعویدار کفر کے قریب ہے۔ ولی دوست کو کہتے ہیں اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔ حضور نے بھی ایک مرتبہ اصحاب کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔ ہر نمازی کی بھی دعا ہوتی ہے کہ: "اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دیکھا جن پر تیرالنعام ہوا۔ جب تک اُس کی روح یعنی المعمور میں جا کر نماز نہ پڑھے جسے حقیقی نماز کہتے ہیں کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ شب محرّاج میں بہت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیوار نہ ہو جائے اُس وقت تک شریعت کی ایتاء ضروری ہے۔ البتہ سُست اور گناہ گار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ قسم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادت اور گناہوں کا کفارہ کرتا رہتا ہے اور کبھی نہ کبھی اُسے اللہ کا محبت اور روشن ضمیر بنا دتا ہے۔

”جب تمہاری نمازیں قضا ہو جائیں تو اللہ کا ذکر کر لینا

أَنْتَهُ، بِلْجِئِهِ حَتَّىٰ كَهْ كَرْ دُوُؤُسْ كَبِيْلَهِ“ (القرآن)

ولبیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دعا بھی گناہ گاروں کا نصیبہ چکا اور دوزخ سے چھا لیتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے امت کے گناہ گاروں کی بخشش کیلئے حضرت اولیٰ قریٰن سے بھی دعا کیلئے اصحاب کو بھیجا تھا۔ سخاوت، ریاضت اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارہ اور بخشش بھی ہو سکتی ہے۔ عاجزی، تو بتائج اور گریبی زاری بھی رب کو پسند ہے۔ جس کی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشنگا گیا۔ (القرآن)

ایک دن عیسیٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اُس نے کہا: کنجوں عابد۔ کوہ کیسے؟ اُس کی کنجوی اُس کی عبادت کو رایگاں کر دیتی ہے۔ پھر پوچھا تیرا بہترین کون ہے؟ اُس نے کہا: گناہ گار تھی۔ کوہ کیسے؟ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظر کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیری چوہنی کے طالب علم اسکول سے واپس آئے تو ایک کنیا ان کے پیچھے چل پڑی، آپ سڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے حسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بخوبی ہے۔ ان کے والد نے ان کے لئے ایک پر اخمار کھا ہوا تھا۔ انہوں نے آدھا کنیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی پھر بے حسی سے دیکھنے لگی۔ آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو ان کے والد کو بیٹھا رہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظور نظر ہو گیا ہے۔

جب سکنگین ہرنی کا بچا جنگل سے اٹھا کر چل پڑا تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہرنی بھی دوڑ رہی ہے۔ سکنگین رُک گیا، دیکھا ہرنی بھی کھڑی ہو گئی اور

اپنے منہ کو اس نے آسان کی طرف اٹھایا۔ سبکھلیں نے دیکھا کہ اس وقت اس کے آنسو بہرہ ہے تھے اور سبکھلیں نے بچے کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سبکھلیں پر اتنا اللہ کا کرم ہوا کہ رب کنام پر اکثر رویا کرتا تھا۔

مولانا روم کہتے ہیں کہ: یک زمانہ صحبتِ با اولیاء..... بہتر است صد سالہ طاعت بے ریا

(ولی کی ایک لمحہ کی صحبتِ سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے)۔

حدیث قدی: ”میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بتتا ہے،
اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔“

ابو ذر غفاری: یوم محشر میں لوگ ولی کو بیچان کر کہیں گے، ”اللہ! میں نے اس کو خوب کر لیا تھا، جواب آئے گا، اس کو بخشن دوا دوسرا کہہ گا۔ یا اللہ میں نے اسے کپڑے پہنائے یا کھانا کھلایا تھا۔ جواب آیا گا، اسے بھی بخشن دو۔ اس طرح بے شمار لوگ ان کے ذریعے بخشنے جائیں گے۔

حدیث قدی: جس کسی نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کری، میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اللہ کی جنگ ایک دن کا سر کا ثانی نہیں ہوتا بلکہ ان کا ایمان کاٹ دیا جاتا ہے۔ جو اگلی ساری زندگی میں دوزخ میں روزانہ اذیت سے سر کھوار ہیگا۔ جیسا کہ علم باعور جو بہت بڑا عالم اور عاشر تھا لیکن موسیٰ کی دشمنی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں: ”ربِ دل سے ملتا ہے۔“ ہم کہتے ہیں: ”ربِ دل سے ملتا ہے۔“ عبادتِ دل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے، اگر عبادت سے دل صاف نہیں ہو تو رب سے بہت دور ہے۔ حدیث: ”ملوک کو دیکھتا ہوں، نہ شکلوں کو بلکہ نیتوں اور قلوب کو دیکھتا ہوں۔“ البتہ عبادت سے جنت مل سکتی ہے لیکن جنت بھی رب سے بہت دور ہے۔ ”علم باطن صرف اُن لوگوں کیلئے ہے جو حور و بہشت کی پرواد کے بغیر رب سے محبت، قرب اور وصال چاہتے ہیں۔“

پھر بقول سورۃ کف: اللہ انہیں کسی ولی مرشد سے ملا دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی ادا سے مہربان ہو جاتا ہے تو اُسے بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔ اُس کا پیار سے دیکھنا ہی بندے کے گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اُس کے پاس میٹھنے والے بھی نظرِ رحمت کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ رب کے دوست اصحابِ کفہ سوتے رہے یا مرافقہ میں رہے، اللہ ان کو پیار سے دیکھتا رہا۔ جس کی وجہ سے ان کا ساتھی کتا بھی حضرت قطیم بن کر جنت میں جائیگا۔ جب شیخ فریدؒ اللہ کی نظرِ رحمت میں آئے تو ساتھ بیٹھا ہوا چہا رہا بھی رنگا گیا۔

جب اللہ ابو الحسن کی کسی ادا پر مہربان ہو تو بھکاری کا سلسہ شروع ہو گیا۔ ایک دن اُسے کہا: اے ابو الحسن اگر تیرے متعلق میں لوگوں کو بتاؤں تو لوگ تجھے پھر مارا کر بلاک کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا: اگر میں تیرے متعلق لوگوں کو بتاؤں کہ تو کتنا مہربان ہے تو تجھے کوئی بھی سمجھہ نہ کرے رب نے کہا: ایسا کرنے تو بتا، نہ ہم بتاتے ہیں۔

جب تیسری بار زید کو شراب کے جرم میں لاپا گیا تو اصحاب نے کہا: اس پر لعنت، بار بار اسی جرم میں آتا ہے۔ حضور نے فرمایا: لعنت مت کرو یہ اللہ اور اس کے حبیب سے محبت بھی کرتا ہے، جو اللہ رسول سے محبت کرتے ہیں دوزخ میں نہیں جاسکتے۔

بے شک اللہ کل جخلوق سے محبت کرتا ہے اور سب جخلوق کا خیال رکھتا ہے معدود کیزے کو پھر میں بھی رزق پہنچاتا ہے لیکن جس طرح نافرمان اولاً و نعمزاً اور عاق

کیا جاتا ہے، اسی طرح نافرمانوں اور گستاخوں کیلئے وہ قہار بن جاتا ہے۔

یقین کرو تمہیں بھی رب دیکھنا چاہتا ہے لیکن تم انجان، لاپرواہ یا بد بخت ہو۔ جسے لوگ دیکھتے ہیں اُسے روز صابن سے دھوتے ہو، روزِ کریم لگاتے اور خط بناتے ہو اور جسے رب نے دیکھتا ہے کیا تو نے کبھی اُسے بھی دھویا ہے؟

حدیث: ہر چیز کو دھونے کیلئے کوئی نہ کوئی آلہ ہے جبکہ دلوں کو دھونے کیلئے اللہ کا ذکر ہے۔

پا کیزہ محبت کا تعلق بھی دل سے ہوتا ہے زبان سے Love You ا کہنے والے مکار ہوتے ہیں۔ محبت کی نہیں جاتی۔۔۔ ہو جاتی ہے، جو بھی دل میں اتر جائے۔ رب کو دل میں آتا نے کیلئے تصویر، قلبی ذکر اور ولی اللہ ہوتے ہیں۔

صرف گاڑی کا انہیں منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا جب تک دوسرا چیزیں بھی یعنی اسٹرینگ، ناڑ وغیرہ نہ ہوں۔ اسی طرح نماز بھی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر ادھوری ہے۔ اگر ان لوازمات کے بغیر نماز ہی سب کچھ۔۔۔ اور جنت ہے پھر تم دوسروں کو کافر، مرد اور دوزخی کیوں کہتے ہو جبکہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ فرق یہ ہی ہے کوئی عیسیٰ کے گدھے پر سوار ہے اور کوئی دجال کے گدھے پر سوار ہے یعنی اندر سے دونوں کا لے صرف عقیدوں کا فرق ہوا جبکہ عقیدے ادھرہ جائیں گے، اندر کی رو میں آگے جائیں گے۔

زبان میں نماز لکھن دل میں خرافات، حرص وحدت، یہ نماز صورت کھلاتی ہے۔ عام لوگ اسی سے خوش نہیں میں بتلا رہتے ہیں اور فرق بندی کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی دین میں تبلیغ فتنہ بن جاتی ہے۔ فرض کیا تم دس پندرہ سال سے کسی فرقے میں رہ کر عبادت کرتے رہے پھر تم دوسرے فرقے کو صحیح سمجھ کر اس میں شامل ہو گئے۔ اس کا مقصد تمہارا پہلا فرقہ باطل تھا، باطل کی عبادت قبول ہی نہیں ہوتی، یعنی تم نے دس پندرہ سالہ نمازوں کو جھٹلا دیا۔ ہو سکتا ہے نیا فرقہ بھی باطل ہوا پھر بھی بھی اور اگلی بھی اگلی۔ پئی اتری تو کلبوں کے نسل کی طرح وہیں موجود پایا۔ عمر برداہ ہونے سے بہتر تھا کہ کسی کامل کو ڈھونڈ لیتے۔

❖ گوہرشاہی کا عقیدہ ❖

سب مذاہب کے نیکوں کاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے، رب کو کہو: کس کو دیکھے گا؟
جس طرح تیری نظر چکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے۔ وہ مرخ ہو یا عطارد یا بے نام ستارہ،
اسی طرح رب بھی چکتے ہوئے دلوں کو دیکھتا ہے وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب!
دن عشق دلبر کے چکل، کیا کفر ہے، کیا اسلام ہے!

تم رب کی تلاش میں مندوں چہ چوں اور مسجدوں وغیرہ کی دوڑ لگاتے ہو! کیا تاریخ میں کوئی ثبوت ہے، کہ رب کو کسی نے بھی کسی عبادتگاہ میں بیٹھا ہوا دیکھا ہو؟ ارے نا دان! رب کامکن تیرا دل ہے، اس کو دل میں بسا، پھر دیکھی یہ عبادت گاہیں اور ان میں عبادت کرنے والے تیری طرف دوڑ لگائیں گے۔ بازیزید بسطامی فرماتے ہیں: ”ایک عرصہ کعبہ کا طواف کرتا رہا، جب رب میرے اندر آیا تو ایک عرصے سے کعبہ میرا طواف کر رہا ہے۔“ یہ عبادت گاہیں ٹوپا بے دل آجائیں گا، ہوں میں ٹوپکارے گا اور رب دلوں میں پا رے گا۔

عقل والوں کے نبی میں کہاں ذوقِ جنون
عشق والے ہیں جو ہر چیز کو دیتے ہیں
اللہ اللہ کے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ ملا دیتے ہیں

ہر مذہب کا عقیدہ ہے کہ اس کے نبی کی شان سب سے بلند ہے اور یہی عقیدہ اہل کتاب میں چنگوں کا سبب بنا، بہتر ہے تم روحانیت کے ذریعہ نبیوں کی محفل میں پہنچ جاؤ پھر ہی پڑتے چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے اور کون کس درجہ پر ہے۔

ضروری نوٹ

ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا جاؤںگی امت کیلئے پیچان اور کلمے بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سریانی میں تھے۔ اسکے اقرار سے اُس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔ تین دفعہ اقرار شرط ہے، امت میں داخل ہونے کے بعد ان الفاظوں کو جتنا بھی ذہراۓ گا اُتنا ہی پاکیزہ ہوتا جائیگا۔ مصیبت کے وقت ان الفاظوں کی ادا یا مصیبت سے چھکا رہا ہن جاتی ہے۔ قبر میں بھی یہ الفاظ حساب کتاب میں کمی کا باعث بن جاتے ہیں حتیٰ کہ بہشت میں داخلے کیلئے بھی ان الفاظ کی ادا یا مصیبت سے چھکا رہا ہن جاتی ہے۔ ہر امت کو چاہیے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور صبح و شام جتنا بھی ہو سکے ان کو پڑیں۔ حدایت کیلئے آسمانی کتابیں آپ اپنی زبان میں پڑھ سکتے ہیں لیکن عبادت کیلئے اصلی کتاب کی اصلی عبارتیں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

رسولوں کے کلمے یہ ہیں ﷺ

عیسائیوں کا کلمہ

لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عیسیٰ اللہ کی روح ہیں

یہودیوں کا کلمہ

لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موسیٰ اللہ سے بات چیت کرتے ہیں

ابراہیموں کا کلمہ

لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراہیم اللہ کے دوست ہیں

مسلمانوں کا کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

جبکہ ہندوار سکھوں دین آدم اور دین نوح کی ایک کڑی ہیں آدم کی جگہ اسود (پھر) کی تعظیم سے ان میں بھی پھر پوچھنے کی ریت چل پڑی۔ کشتی نوح سے بچے ہوئے لوگوں نے بھی ہندوستان میں جا کر تبلیغ کری تھی اور خضر سے بھی ان کے گروہ کو فیض ملائیا، اور ان کی دعاوں میں آدم (شکر جی) اور خضر (وشنو مہاراج) کے نام شامل ہیں۔

ہرمد ہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو لیکن یہ کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اُس کی پیچان اور نجات ہیں۔ عام انسان کیلئے روزانہ کم از کم [33] مرتبہ اللہ اور رسول کو صبح اور شام یاد کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ کیلئے روزانہ (99) مرتبہ صبح اور شام یا جتنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ہالنے کیلئے پانچ ہزار (5,000)، پچھیس ہزار (25,000) یا سیز ہزار (72,000) کمی آدمی ایک ہی نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ آخری حد سو لاکھ (125,000) ہے۔

دل کو صاف کرنے اور گناہوں کے وہیہے منانے کیلئے سانس کی مشق، سانس لیتے وقت لا الہ الا اللہ اور سانس نکالتے وقت باقی الگا حصہ پڑھیں، سانس نکالتے وقت وہیان دل کی طرف ہو۔ اللہ سے محبت اور قرب حاصل کرنے کیلئے دوسرا طریقہ ہے جو بغیر رب کی رضا کے مشکل ہے۔ کتاب میں درج شدہ طریقے کے مطابق دل کی وہڑکن کو شیخ بنانا پڑتا ہے اور وہڑکنوں کے ساتھ صرف اللہ کے خالص الفاظ کو ملانا پڑتا ہے۔ جتنا ہو سکے روزانہ اس کی بھی مشق

کریں۔ کسی کا دھیان کے ذریعے، کسی کا بغیر دھیان کے بھی اور کسی کا قلب و روح کی بیداری کے بعد ہر وقت بھی خود تنحو دذکر جاری ہو سکتا ہے۔

اللہ کے دوستوں کا ذکر بہتر ہزار روزہ نہ ہوتا ہے جبکہ عاشقوں کا ذکر سو لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔

اگر لاطاف بھی ذکر میں لگ جائیں تو اُسکے ذکور یہت کا شمار کرانا کاتین کے بھی بس میں نہیں رہتا۔

کوئی فرش پر کوئی عرش پر

کوئی کعبے میں کوئی رونے خدا

(تیاق قلب)

مذہب والے اسم اللہ کے علاوہ نبی کے نام کو بھی دل میں جانے کی کوشش کیا کریں تاکہ اسم اللہ کنٹرول میں رہے۔ وجہ، جذب یا جلال کی صورت میں نبی کا کلمہ اُس وقت تک پڑھیں جب تک وہ حالت ختم نہ ہو اور دیکھئے ہوئے مرشد کو بھی خیال میں لا کیں تاکہ اُس کی روحاںی طاقت دل پر اللہ نقش کرے۔ جن کا کوئی مذہب نہیں، خداخبر ان کا نصیبہ کس کے پاس ہے یا کہیں بھی نہیں ہے۔ وہ باری باری مشق کے دوران پانچوں مرسلین کے نام کا قصور کریں اور جس بھی دیکھئے ہوئے ولی پر یقین رکھتے ہیں اُس کا بھی خیال لا کیں پھر جس کے آپ ہیں وہ اندر سے بولنا شروع کر دے گا۔ یعنی آپ کا رخ، محبت اور دل اُسی کی طرف مائل ہو جائیگا۔

کسی زمانے میں اہل کتاب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تھے، آپس میں اکھنا کھانا پینا اور ایک دھرے سے شادیوں کی اجازت ہو گئی تھی۔ اسی طرح اس زمانے میں اہل ذکر بھی ایک ہو گئے۔ اہل کتاب والے عارضی تھے کیونکہ کتاب زبان پر تھی..... تکلیفی اور یہ مستغل ہو گئے کیونکہ اللہ کا نام اور اُس کا نور خون اور دل میں ہو گا۔ جو بیماری خون میں چلی جائے یا جس کی محبت دل میں اُتر جائے اُس کا نکلا مشکل ہے۔

پانی پانی ہی ہے لیکن جب رگڑا لگتا ہے تو بچلی بن جاتا ہے۔ دودھ کو رکھتے ہیں تو مکھن بن جاتا ہے۔ اسی طرح آسمانی کتابوں کی اصلی آئیوں کا جب تکرار کرتے ہیں تو نور بن جاتا ہے۔ آئیوں اور صفاتی اسماء کے تکرار سے صفاتی نور بنتا ہے جس کی پہنچ ملائکہ تک ہے جو بولا سطہ ہے۔ یہ وحدت الوجود کا مقام ہے لیکن اللہ کے ذاتی نام کے تکرار کے نور کی پہنچ ذات تک ہے جو بولا سطہ ہے۔ یہ وحدت الشہو دسے تعلق رکھتا ہے۔

بہت سے لوگ اپنے مذہب کے نبی اور ولیوں کا بہت ہی احترام اور عقیدت، محبت رکھتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کے نبیوں و لیوں سے بغض و عناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی اللہ کی طرف سے کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جن کی برائی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کے دوستوں میں سے ہیں اور اللہ کی مرضی سے ہی مختلف مذہبوں اور قوموں میں تعینات کئے گئے۔

چند محبت ارواح کے چشم دید واقعہ

ایک ازلی روح کا واقعہ

میں امریکہ میں نصف شب کے قریب ایک جگل سے گزرا، دیکھا ایک شخص ایک درخت کے آگے بجھہ رین ہو کر گزر گرا رہا ہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد میری واپسی ہوئی، ابھی بھی وہ اسی حالت میں تھا، میں قریب جا کر زک گیا، اُس نے مجھے محسوس کر کے بجھے سے سر اٹھایا اور کہا: مجھے ڈسرب کیوں کیا؟ میں نے کہا: میں بھی رب کی تلاش میں ہوں، لیکن درخت سے کیسے رب ملے گا؟ بہتر تھا کسی مذہب کے ذریعے رب کو حاصل کرنا! کہنے لگا: با بل، قرآن یا جو بھی آسمانی کتابیں ہیں، میں اُنکی (Original) اور بجنیل زبان نہیں جانتا اور ان کتابوں کے جو تجھے ہوئے ہیں، میں ان سے مطمئن نہیں، کیونکہ ان میں زبردست تضاد ہے جس کی وجہ سے یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی ایک ہی خدا کی طرف سے بنتی ہے ہوئی کتابیں ہوں۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ عینی میرا بیٹا ہے جبکہ دوسری کتاب میں ہے کہ میرا کوئی بیٹا وغیرہ نہیں ہے۔ ”ایک عرصہ میں میرا وقت اور عمر بر باد ہوئی۔ میں نے اب دوسرا ست اخیار کیا ہے کہ یہ درخت اتنا خوبصورت ہے، اس کا مقصد رب اس سے محبت کرنا ہے، ہو سکتا ہے اسی کے ذریعے میری رب تک رسائی ہو جائے۔“ یہ کوئی ازلی محبت روح تھی جو اپنی عقل کے مطابق رب کی تلاش میں تھی۔ کیا ایسے لوگ دوزخ میں جاسکتے ہیں؟ جو کہ مذہب کھلاتے ہیں اور یہی کتے سے بھی قطبیر بن جاتے ہیں، جبکہ حضرت قطبیر کا بھی کوئی مذہب نہیں تھا۔

(Arizona) ایری زونا کی مس کی تحرین نے واقعہ سنایا کہ:

”میں نے انجلیا سے ذکر قلبی کی اجازت لی، انجلیا نے کہا: سات دن کے اندر اندر اگر دل میں اللہ اللہ شروع ہو گئی تو سمجھنا کہ رب نے تمہیں قبول کریا ہے، ورنہ تیری زندگی فضول ہے۔ جب سات دن کی محنت سے بھی میرا ذکر جاری نہ ہوا تو ایک رات مجھے سخت رونا آیا۔ میں خوب گزر گڑائی اُسی رات میرے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی جوتیں سال سے جاری ہے کی تحرین عمر کی قائل نہیں بلکہ تندرتی کی قائل ہے، اسی طرح وہ مذہب کی بھی قائل نہیں بلکہ اُس کی محبت کی قائل ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے میرے دل میں رب کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، میرے لئے یہی کافی ہے۔“

ایک ہندو گرو سے ملاقات:

میں اُس وقت سیون کی پہاڑیوں میں تھا، کبھی کبھی بعض شہbaz کے دربار چلا جاتا۔ ایک شخص دربار کے باہر برآمدے میں بیٹھا ہوا تھا، بہت سے ہندو مذہب کے لوگ اُس کے کردبڑی عقیدت سے جمع تھے پوچھا: یہ کون بزرگ ہے؟ کہنے لگے یہ ہندوؤں کا گرو ہے، روشن ضمیر بھی ہے اسی کے ذریعے ہماری درخواستیں بعض سائیں تک پہنچتی ہیں اور ہمارے کام ہو جاتے ہیں۔ بہت سے مسلمان بھی اُس کی عزت کرتے تھے۔ ایک دن میرا ایک ٹیلے سے گورہ ہوا کیا وہی شخص سامنے ایک بُت رکھ کر بجھے کی حالت میں کچھ پڑھ رہا ہے۔ دوسرے دن دربار میں ملاقات ہوئی، میں نے کہا: تجھے جیسے روشن ضمیر کامٹی کے بُت کو پوچھنا میری سمجھ سے باہر ہے۔ اُس نے جواب دیا: میں بھی اسے کوئی رب نہیں سمجھتا البتہ میرا عقیدہ ہے اور تمہاری کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اس وجہ سے طرح طرح کی صورتیں بنا کر پوچھتا ہوں، پتا نہیں کون ہی صورت رب سے مل جائے۔ اُس نے کہا: تو بھی روشن ضمیر ہے بتا کہ اللہ کی صورت کیسی ہے اور کس بُت سے ملتی ہے؟ تاکہ میں اسے من میں بسا سکوں۔

میری عمر کوئی سولہ سترہ کے لگ بھگ تھی۔ اپنے خاندانی بزرگ بابا کو ہر علی شاہ کے دربار پر ایک دن سورۃ مَرْمَل کی تلاوت کر رہا تھا اتنے میں ایک لمبے قد کا آدمی فقیری ٹیلے میں میرے سامنے آیا اور کہنے لگا: خواہ تجوہ پنچھے چبارا ہے، بزرگ صورت تھا میں خاموش رہا تھا میں دل میں بھی تھا کہ یہ ضرور کوئی شیطان ہے جو مجھے تلاوت سے روک رہا ہے۔ عرصہ گزر گیا جب ذکر قلب جاری ہوا تو میری عمر پہنچتیں {35} سال کے لگ بھگ تھی۔ بتائے ہوئے طریقے سے زبان سے سورۃ مَرْمَل کی آیت پڑھتا پھر خاموش ہو جاتا کہ دل پڑھے پھر دل سے اسی آیت کی آواز آتی۔ ایک دن اسی مشق میں مگن اور مسرور تھا کہ پھر وہی شخص

اُسی جلیے میں ظاہر ہوا اور کہنے لگا: اب تو قرآن پڑھ رہا ہے۔ جب تک تریاقِ معد میں نہ جائے شفائنیں ہوتی، جب تک کلامِ الہی دل میں نہ اترے کوئی بات نہیں بنتی اس نے شعر سنایا۔

زبانی کلہ ہر کوئی پڑھدا دل واپسِ حدا کوئی حو
دل واکلہ عاشق پڑھدے کی جانش یارِ کلہ کوئی ہو

داتا دربار کی مسجد میں جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا ایک عمر سیدہ شخص نمازوں کی جوتیاں سیدھی کر رہا ہے۔ میں نے بھی یہ محسوس کی کہ سوائے جوتیاں سیدھی کرنے کے اس نے کوئی نمازوں پر بھی کیونکہ میں پچھلی صفائح میں تھا، جاتے وقت میں نے کہا: آپ نے نمازوں نہیں پڑھی، ان جوتیوں سے آپ کو کیا ملتے گا؟ کہنے لگا: نمازوں عمر بھرنہیں پڑھی اب بڑھا پے میں نماز سے بخشش کی کیا امید رکھوں۔ بس ایک امید پر قائم ہوں کہ اتنے لوگوں میں سے کوئی ایک تو رب کا دوست ہوگا، شاید اس آوازے ہی وہ یا اس کا یارِ خوش ہو جائے۔ میں نے کہا: نماز سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں۔ کہنے لگا: یار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اگر وہ راضی ہو جائے! تین سال کی چلہ کشی کے بعد ایک دن محفلِ حضوری نصیب ہوئی، دیکھا وہی شخص یار کے قدموں میں تھا پھر یہ شعر آیا کہ

۔ گناہ کار پنج درپاک پر زاہد و پار ساد کیختے رہ گئے

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کا شخصی تعارف ﷺ

25 نومبر 1941 کو رضغیر کے ایک چھوٹے سے گاؤں ڈھوک کوہر شاہ، ضلع راوی پنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمی ہیں۔ بعض سادات خاندان سید کوہر علی شاہ کے پتوں میں سے ہیں جبکہ والدگرامی سید کوہر علی شاہ کے نواسوں میں سے ہیں اور دادا مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بچپن سے ہی آپ کا رخ اولیاء اکرام کے درباروں کی طرف تھا۔ آپ کے والدگرامی فرماتے ہیں کہ کوہر شاہی پانچ یا چھ سال کی عمر سے ہی غالب ہو جاتے اور ہم جب انکو ڈھوڈھ نے نکلتے تو ان کو نظام الدین اولیاء (نئی دہلی) کے مزار پر بیٹھا ہوا پاتے۔ مجھے کئی دفعہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے یہ نظام الدین اولیاء سے بتائیں کہ رہے ہیں۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت کوہر شاہی کے والدگرامی ملازمت کے سلسلے میں دہلی میں مقیم تھے۔ مارچ 1997 میں جب کوہر شاہی انہیا تشریف لے گئے تو نظام الدین اولیاء دربار کے سجادہ نشین اسلام الدین نظامی نے نظام الدین اولیاء کے اشارے پر ان کو دربار کے سرہانے دستار پہنائی تھی۔

بچپن سے ہی جوبات کہتے وہ پوری ہو جاتی، اس وجہ سے میں ان کی ہر جائز ضد کو پورا کرتا۔ آپ کے والدگرامی مزید فرماتے ہیں کہ: ”کوہر شاہی حسب محمول روزانہ صبح لان {Lawn} میں آتے ہیں تو میں ان کی آمد پر احترام میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔“ اس بات پر کوہر شاہی مجھ سے ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا بیٹا ہوں، مجھے شرم آتی ہے آپ اس طرح نہ کھڑے ہو اکریں۔ لیکن میرا بار بار بھی جواب ہوتا ہے کہ میں آپ کیلئے نہیں بلکہ جو اللہ آپ میں بس رہا ہے اُس کے احترام میں کھڑا ہوتا ہوں مودہ نوری پر انہری اسکول کے ماسٹر امیر حسین کہتے ہیں: ”میں علاقے میں بہت سخت اُستاد مشہور تھا، شراری بچوں کو مارنا اور انکی شرارت یہ تھی کہ یہ اسکول دیر سے آتے تھے اور جب میں غصے میں انہیں مارنے لگتا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے کسی نے میرا اڑپا کپڑا لیا ہوا اور اس طرح مجھے بھی آجائی تھی۔“

حضرت گوہر شاہی کی برادری اور دوستوں کے تاثرات:

ہم نے کبھی ان کو کسی سے لڑتے جھگڑتے یا کسی کو مارتے پیشے نہیں دیکھا بلکہ کوئی دوست اگر غصہ کرتا یا ان کو مارنے کیلئے آتا تو یہ پس پڑتے۔

حضرت گوہر شاہی کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں:

اُذل تو ان کو غصہ آتا ہی نہیں اور اگر کبھی غصہ آتا ہے تو انتہائی شدید ہوتا ہے اور وہ بھی کسی بیرون ہبات پر حضرت کوہر شاہی کی خاوت کے بارے میں کہتی ہیں: ”صحیح جب اپنے کمرے سے لان تک جاتے ہیں تو جیب بھری ہوتی ہے اور مزکر کرواؤں آتے ہیں تو جیب خالی ہو جاتی ہے۔ سارا پیغمبر ضرور تمدنوں کو دے آتے ہیں اور پھر جب مجھے پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے تو منہ بنا لیتے ہیں اور اس طرح مجھے غصہ آتا ہے پھر مخصوصاً چہرہ دیکھ کر شعر پڑھتی ہیں۔

۔ دل کے بڑے سمجھی ہیں۔۔۔ بیٹھے ہیں وہن کھا کے

حضرت گوہر شاہی کے صاحبوں کے انکے بارے میں تاثرات:

لوہم سے پیار بھی بہت کرتے ہیں اور خیال بھی بہت رکھتے ہیں لیکن جب ہم ان سے پیے مانگتے ہیں تو وہ بہت کم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: ”تم فضول خرچی کرو گے،“ تب ہم کہتے ہیں کہ: ”یا تو ہمیں بھی فقیر بنا دو یا ہمیں پیسے دو۔“

حضرت گوہر شاہی کی والدہ ماجدہ کے ان کے بارے میں تاثرات:

بچپن میں کبھی اسکول نہ جاتا یا جوانی میں دورانِ کاروبار کبھی نقصان ہو جاتا تو میں اس کی سرفرازی کرتی لیکن انہوں نے کبھی بھی مجھے سر اٹھا کر جواب نہیں دیا جبکہ میرے بزرگ کمہ میاں ڈھوک میں والے کہا کرتے تھے کہ: ”ریاض کو گالی مت دیا کر جو کچھ میں اس میں دیکھتا ہوں تمہیں خربنیں۔“ انسانی ہمدردی اتنی کہا گر ریاض کو پتہ چل جاتا کہ آٹھویں سیل کے فاصلے پر کوئی بس خراب ہو گئی ہے تو ان لوگوں کیلئے کھانا بناؤ کر سائیکل پر انہیں دینے جاتا۔

حضرت گوہر شاہی کے ایک قریبی دوست محمد اقبال مقیم فضولیاں:

محمد اقبال کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں کبھی کبھی جب صحیتوں کی پگڈیوں سے گزر رہتا تو بے شمار چیزوں نے قطار درقطار اُس پگڈی پر چل رہے ہوتے۔ ہم لوگ پگڈی پر چل پڑتے اور چیزوں کا خیال نہیں کرتے لیکن یہ پگڈی سے پرے ہٹ کر کچھ میں چلتے تاکہ چیزوں کو تکلیف نہ ہو۔ جب ان پر قتل کا جھونٹا کیس بنایا گیا تو کرامہ برائی کے قدوس شیخ انکواری کیلئے آئے، خلئے والوں نے انہیں بتایا کہ ہماری نظر میں تو گوہر شاہی نے کبھی چھر ہی نہیں مارا ہوگا، کہاں ایک انسان کا قتل!

حضرت گوہر شاہی اور ان کی مہمانی:

یہاں دنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ایک دفعہ مہمانی (جو کہ زادہ پارسا اور عبادت گزار تھیں لیکن حرص اور حسد میں بھی بتلاتھیں جو کہ اکثر عبادت گزاروں میں ہوتا ہے) نے کہا کہ مجھ میں اور سب تو ٹھیک ہے لیکن تو نماز نہیں پڑھتا۔ میں نے جواب دیا: کہ نماز رب کا تھمہ ہے میں نہیں چاہتا کہ نماز کے ساتھ ساتھ بجلی، بکبر، حسد، کینہ کی ملاوٹ رب کے پاس بھیجوں جب کبھی بھی نماز پڑھوں گا تو صحیح نماز پڑھوں گا، تم لوگوں کی طرح نہیں کہ نماز بھی پڑھتے ہو اور غیرت، چغلی، بیجان جیسے کبہ رہ گناہ بھی کرتے ہو۔

حضرت گوہر شاہی اپنے بچپن کے حالات بیان فرماتے ہیں:

وہ بارہ سال کی عمر سے ہی خواب میں رب سے باتیں ہوتی تھیں اور بہت المuron نظر آتا تھا لیکن مجھے اس کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ چلہ کشی کے بعد جب وہی باتیں اور وہی مناظر سامنے آئے تو حقیقت آشکار ہوئی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا ایک ماہوں جو کہ فوج میں ملازم تھا وہ طوالوں کے کھوں پر جایا کرتا تھا، گھر والوں کے منع کرنے کی وجہ سے وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتا تا کہ گھر والوں کو شک نہ گز رے۔ مجھے چائے اور بیکٹ کھانے کو دیتا اور خود اندر چلا جاتا، جبکہ مجھے طوالوں اور کھوں کی سمجھ بو جھنہیں تھیں۔ ماہوں مجھ سے بھی کہتا کہ یہ عورتوں کا آفس ہے۔ کچھ دنوں بعد میرا دل اس جگہ سے اچاٹ ہو گیا۔ تب ماہوں نے کہا کہ یہ عورتیں ہیں اور اللہ نے ان کو اسی مقصد کے لئے بنا لیا ہے۔ لیکن اس نے مجھے بھی ملوٹ کرنے کی کوشش کی۔ ماہوں کی باتوں کا اتنا اثر ہوا کہ نفس کی کشکش میں رات بھر نہ سو سکا اور پھر اچاک ک آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا کول چپڑتا ہے اور میں اس کے نیچے کھڑا ہوں، اوپر سے کرخت قدم کی آواز آتی ہے: ”اس کولاو“، دیکھتا ہوں کہ ماہوں کو دو آدمی پکڑ کر لارہے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ: ”اس کو گرزوں سے مارو“، تب اس کو مارتے ہیں تو وہ جھینیں مارتا اور دھاڑتا ہے اور چھیختے چھیختے اس کی شکل سور کی طرح بن جاتی ہے۔ پھر آواز آتی ہے کہ: ”تو بھی اس کے ساتھ اگر شامل ہو تو تیرا بھی بھی حال ہو گا۔“ پھر میں تو بُوبہ کرتا ہوں اور آنکھ کھلتی ہے تو زبان پر بھی ہوتا ہے کہ: ”یا رب میری تو بہ، یا رب میری تو بہ“ اور کئی سال تک اس خواب کا اثر رہا۔

اس کے دوسرے دن میں گاؤں کی طرف جا رہا تھا، بس میں سوار تھا راستے میں دیکھا کچھ ڈاکوا ایک بیکی سے ٹیپ ریکارڈر نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ڈرائیور نے مزاحمت کی تو اس پر چھریوں سے دار کر کے قتل کر دیا۔ یہ مظفر دیکھ کر ہماری بس وہاں رک گئی اور وہ ڈاکو میں دیکھ کر فرار ہو گئے اور ڈرائیور نے ترپ کر ہمارے سامنے جان دے دی، پھر ڈاکو کا کیا بھروسہ، رات کو ہونے لگا تو اندر سے یہ شعر کو بنجا شروع ہو گئے،

۔ کرساری خطائیں معاف میری تیرے درپہ میں آن گرا

اور ساری رات گریز اسی میں گز ری، اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد میں دنیا چھوڑ کر جام داتا رکے دوبار پر چلا گیا، لیکن وہاں سے بھی کوئی منزل نہیں اور میرا بہنوئی مجھے وہاں سے واپس دنیا میں لے آیا۔ 34 سال کی عمر میں بری امامت سامنے آئے اور کہا کہ: ”اب تیر وقت ہے دوبارہ جنگل جانے کا“۔ تین سال چلہ کشی کے بعد جب کچھ حاصل ہوا تو وہ بارہ جام داتا رکے دوبار گیا صاحب مزار سامنے آگئے، میں نے کہا: ”آس وقت اگر مجھے قبول کر لیا جانا تو یہ میں نفسانی زندگی سے محفوظ رہتا“۔ انہوں نے جواب دیا: ”آس وقت تمہارا وقت نہیں تھا۔“

حضرت گوہر شاہی کی باطنی شخصیت کے چند حقائق

19 سال کی عمر میں حسہ توفیق الہی ساتھ لگا دیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اس کے باڑے کپڑے چاڑ کر صرف ایک ڈھونٹ میں جام دانا رکھنے کے جنگل میں چلے گئے تھے۔

حسہ توفیق الہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ 14 سال غائب رہا اور پھر 1975 میں دوبارہ سیون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب بھی یہی حسہ توفیق الہی تھا۔

25 سال کی عمر میں حسہ کوہر شاہی کو باطنی شکر کے سالار کی حیثیت سے نواز گیا، جس کی وجہ سے ابليسی شکرا اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے۔
حسہ توفیق الہی اور طفل نوری، ارواح، ملائکہ اور طائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں،
ان کا تعلق ملائکہ کی طرح ہے اور است رب سے ہے اور ان کا مقام، مقامِ احادیث ہے۔

35 سال کی عمر میں 15 رمضان 1976 کو ایک نطفہ نور قلب میں داخل کیا گیا،
کچھ عرصہ بعد تعلیم و تربیت کے لئے کئی مختلف مقامات پر بلا یا گیا۔ 15 رمضان 1985 میں جبکہ آپ دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربارِ رسالت میں ناج سلطانی پہنچا گیا۔ طفل نوری کو بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے لیکن دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ 9 سال میں ہی عطا ہو گیا۔

”جشن شاہی منانے کی وجوہات“

15 رمضان 1977 کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔

راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔

چونکہ ہر مرتبے اور مسراج کا تعلق 15 رمضان سے ہے اس لئے اسی روز اسی خوشی میں جشن شاہی منایا جاتا ہے۔

1978 میں حیدر آباد آ کر رشد وہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ لاکھوں افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور ان کو نظر آیا۔ لاکھوں افراد کشف الغیور اور کشف الحضور تک پہنچ۔ لاکھوں لاعلان مریض شفا یاب ہوئے۔ ہر مذہب، ہر قوم، ہر نسل کے افراد حضرت کوہر شاہی سے رشد وہدایت حاصل کر کے اللہ کی محبت اور ذات تک پہنچنا شروع ہو گئے۔
خدا کی قسم ایں بھی ان ہی لوگوں میں سے ہوں جن کے دلوں پر خوش خط لکھا ہوا اسم اللہ چک رہا ہے۔

(از شیخ نظام الدین میری لینڈ امریکہ)

چاند اور سورج پر تصاویر کے بارے میں مکمل وضاحت

گوہر شاہی روحانی تعلیم اور جگہ جگہ خطابات

کے ذریعہ پوری دنیا میں مشہور اور لمعزیز ہو گئے۔

1994 میں انچستر (انگلینڈ) میں کچھ لوگوں نے چاند پر گوہر شاہی کی تصویر کی نشان دہی کی۔ پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے بھی شہادتیں صول ہوئیں، ویڈیو کے ذریعہ چاند کی تصاویر میں انتاری گئیں۔ پھر ہر دن ممالک اور ناس سے چاند کی تصویر میں مغلوبی گئیں، شروع شروع میں تصویر میں مدھم تھیں، لیکن گزشتہ دو سال سے اتنی واضح ہو گئیں کہ دور بین بیان یا کمپوز کے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

1996 میں ہمارے نمائندہ ظفر حسین نے ناسا والوں کو نشانہ ہی کرائی۔ انہوں نے کہا ہمیں پتا ہے کہ چاند پر چہرہ ہے، یہ چہرہ عیسیٰ کا ہے، جو دوسویں بھی روشنی سے معلوم ہوتا ہے۔ امریکی شہر یون نے بھی ناسا پر زور دیا کہ اس تصویر کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے لیکن (گوہر شاہی کا) ایشیائی ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا۔ بلکہ ناسا کے ہی پروفیسر ماہر فلکیات Dinsmore Alter نے اپنی تصنیف شدہ کتاب (Pictorial Astronomy) میں تصویر کو کچھ روبدل کر کے عورت کے روپ میں پیش کیا، اور پوری عیسائی مشتری میں یہ افواہ پھیلا دی کہ چاند پر حضرت مریم کی تصویر ہے۔

جب پاکستان کے اخباروں میں یہ خبر نشر ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اس کی تحقیق کے بعد تصدیق کری، بہت سے لوگوں نے بغیر تحقیق کے تخریزاً ایسا اور بہت سے لوگوں نے اسے جادو سمجھا۔ کچھ عرصے بعد خلاء میں بھی تصویر کا شور ہوا لیکن اس کا اڑڑا کریں (معتقدین گوہر شاہی) کے علاوہ کہیں بھی نہ دکھا۔

1998 میں پرچم اخبار میں یہ خبر چھپی کہ جہر اسود میں کسی کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ ہم اس شبیہ کے متعلق پہلے ہی معلومات رکھتے تھے۔ بلکہ جہر اسود کے کئی آخرے نشان زدہ بھی ہمارے پاس موجود تھے اور تقریباً ہر سرفراش تحقیق کر چکا تھا۔ خاموشی کی وجہ مسلمانوں میں فتنے کا اندیشہ تھا۔ لیکن اخباری خبر کے بعد ہمیں بھی حوصلہ ہوا اور بھرپور انداز میں پر لیس ریلیز شائع کی گئی۔ تقریباً ہر مسلمان نے اس کی تحقیق کری، کیونکہ مسلمانوں کے ایمان کی بات تھی۔ کثیر طبقہ متنق ہوا کیونکہ تصویر اتنی واضح تھی کہ اس کو جھلانا مشکل تھا۔ اسلئے کئی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ یہ بھی جادو ہے۔

تقریباً ہر ملک میں چاند اور جہر اسود کی تصاویر روشناس کرائی گئیں۔ سعودی عرب اور اس کے ہم نواخی پا ہو گئے، جیسے کہ جہر اسود میں تصویر گوہر شاہی نے لگائی ہو، وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہوتی ہے، جہر اسود پر کیسے آگئی؟ یہ نہ سوچا کہ رب کی طرف سے کوئی بھی نشانی حرام نہیں ہو سکتی۔ سعودی حکومت نے اپنی شرعی عدالتوں سے یہ فیصلہ لے لیا ہے کہ گوہر شاہی واجب القتل ہے۔

اگر گوہر شاہی سر زمین مکہ میں قدم رکھتے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

پاکستان میں بھی سعودی نواز فرقے کو گوہر شاہی اور اس کی تعلیمات کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جھوٹے مقدمات، جن میں دفعہ 295 کا بھی مقدمہ بنادیا گیا ہے۔ اور کئی دفعہ گوہر شاہی پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا ہے۔

اب سورج پر بھی گوہر شاہی کی تصویر نمایاں ہو گئی ہے

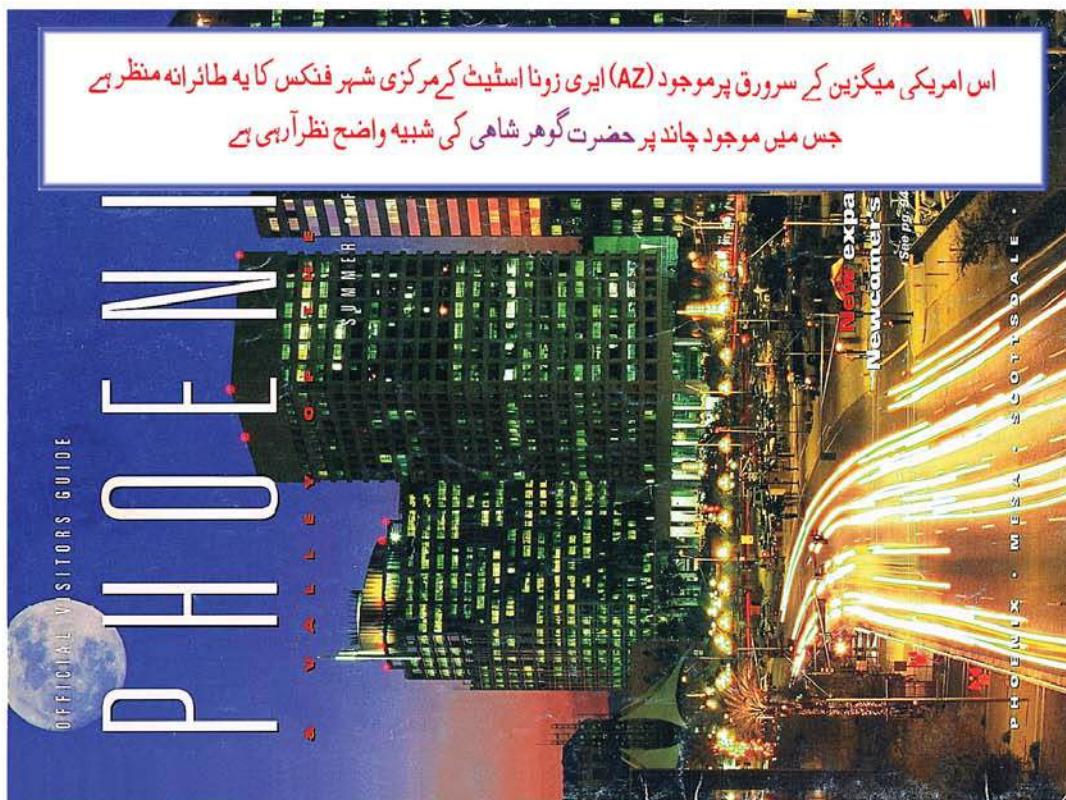
ہم نے حکومت پاکستان کو مقدمات کی وجہ اور تصاویر کی تحقیق کے لئے کئی بار آگاہ کیا۔ لیکن اللہ کی ان نشانیوں کو حکومتی سطح پر بھی فرقہ و ایت کے دباؤ کی وجہ سے جھٹلایا گیا، بلکہ نواز حکومت نے سندھ حکومت پر بھی زور دیا کہ گوہر شاہی کو کسی طریقے سے پھنسایا، دبایا، یا منایا جائے، اور اب ہم فوجی حکومت سے رابطہ کر رہے ہیں کہ وہ ان نشانیوں کی انصاف سے تحقیق کرے اور کسی بھی ڈر، خوف، دباو یا فرقہ واریت کی وجہ سے اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلایا جائے۔ اللہ کی یہ نشانیاں فتنہ ڈالنے کے لئے نہیں، بلکہ فتنہ مٹانے کے لئے ہیں اور اس کا ثبوت ہے کہ گوہر شاہی کا درس جو امن اور اللہ کی محبت کا درس ہے، جس کے ذریعے

ہر مذہب والے اپنی اصلاح کرنے میں لگ گئے۔ اور آج ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی کو ہر شاہی کی عقیدت کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہے ہیں، اور تاریخ میں یہ پبلاریکارڈ ہے کہ کسی بھی مسلم کو گروہوں، مندوں، اور گردواروں میں وعظ اور تقریر کے لئے مندوں پر بٹھایا گیا ہو۔ ایسے شخص کی دل جوئی کی جانی چاہئے جو ملک کے لئے باعث فخر ہوا اور اللہ کی طرف مامور ہو۔ اور اس کی صداقت کے لئے اللہ نشانیاں دکھار ہاں، اور جس کی نظر سے لوگوں کے دل اللہ اللہ میں لگ کر اللہ کے محبت بن گئے ہوں۔

لیکن دشمن اولیا اور دشمن اہل بہت کے مولوی اور جماعتیں ان کے خلاف سربستہ ہو گئیں ہیں۔ بے بنیاد مقدموں، بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعے عوام کا رخ جبراں سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جبکہ یہ بہت نازک اور اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں کا یہاں کاظمیہ ہے تو اس کی تحقیقات کے لئے خاموشی کیوں ہے؟ اس کے متعلق پوری دنیا میں اتنا متفق اور ثابت پروپیگنڈا ہو چکا ہے کہ اب اس کو دبانا مشکل ہے۔ اہل دینوں کو مانتے والے علماء سو گوہر شاہی سے بعض وحدت کی وجہ سے کوئی نہ بن گئے ہیں۔ تصویر کو واضح ہونے کی صورت میں جھٹلانا مشکل ہو گیا، تو کہتے ہیں کہ چاند پر جادو چل گیا، جبکہ حضور نے کہا تھا کہ چاند پر جادو نہیں ہو سکتا، پھر کہتے ہیں جبراں بھی جادو کی پیٹ میں آگیا ہے۔ اگر کعبہ بھی جادو کی زد میں آگیا ہے، تو پھر مسلم کے پاس تحفظ کی کون سی جگہ ہے؟ مثال دیتے ہیں کہ حضور پر بھی جادو ہو گیا تھا، کعبہ حضور سے افضل نہیں ہے۔

بے شک حضور پر جادو ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے توڑ کے لئے سورہ والناس آگئی تھی۔ تم بھی والناس کے ذریعے چاند اور جبراں پر پھونکیں مارو، اگر یہ تصویر نہ میں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو جائیں تو پھر تمہیں حق کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ ورنہ پھر تمہارے سامنے رابو جمل ہی ہے۔

اس امریکی میگزین کے سروق پر موجود (AZ) ایری زوتا استیٹ کے مرکزی شہر فنکس کا یہ طائرانہ منظر ہے جس میں موجود چاند پر حضرت گوہر شاہی کی شبیہ واضح نظر آ رہی ہے



رپورٹ کا ترجمہ:
**میں نے فنکس شہر کے وسطی
 حصے کی تصویر لی اور اس میں
 نسودار ہونے والی تصویر میں ایک
 انسانی چہرہ کی شبابت نظر آئی
 ہے، جب اس کو 90 ڈگری کے زاویے
 پر دیکھا جائے۔**



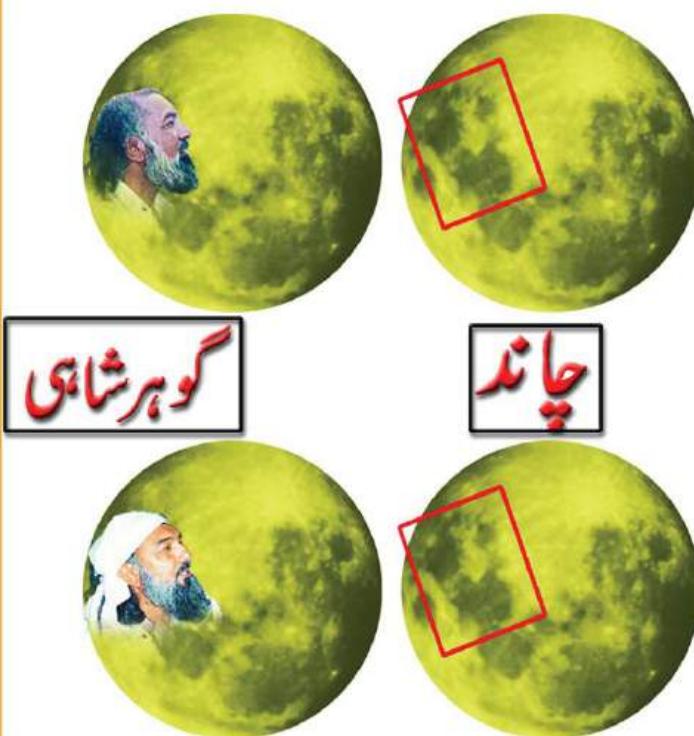
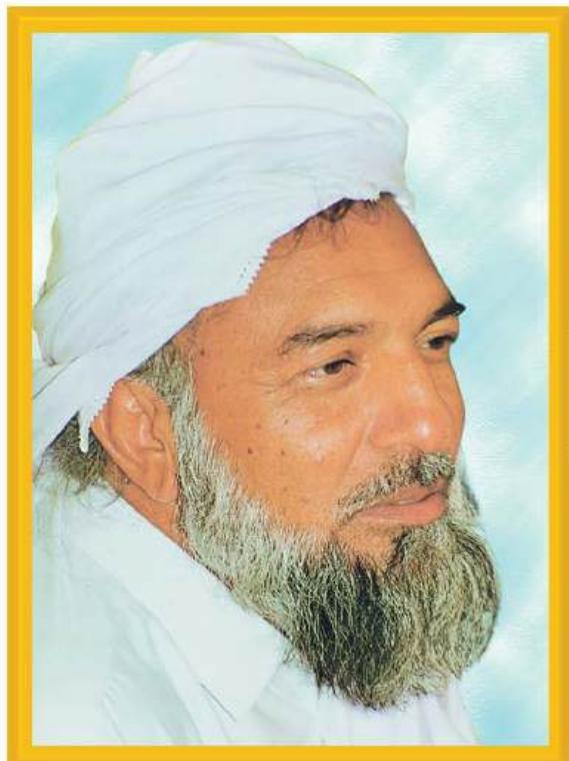
Mr. Sand Shah
3421 N Columbus # 104F
Tucson, AZ 85712

611-08

Dinesh Zynth

Please find (4) color copied transparencies and one 8 x 10 print you expressed interest in having during your visit to Phoenix Monday July 28, 1996. As discussed, the enlargement of the moon, which I photographed over downtown Phoenix in February 1996, does have a human or a man in profile when viewed rotated 90 degrees counter-clockwise. I hope you enjoy the prints and slides. If you have any questions or comments concerning the material or wish more images please feel free to call me here in Phoenix at (602) 718-3435.

photography
Scott
Photography



The Moon's rotation is locked to its period of revolution around the Earth, and so we never see it far side, but photographs from space have revealed a similar picture there, although there appear to be no large marks.

RAY SYSTEMS

If you use a pair of binoculars or a small telescope to look at the Moon when it is near full, you will see the bright crater known as Tycho, which is surrounded by a system of rays. With some careful inspection, you will see that some of these rays stretch all the way to the opposite edge of the Moon. When a comet or an asteroid entered this crater, possibly 10 million years ago, it impacted one of the Moon's

satellites, and the impact sent the comet's material into our solar system, where orbital effects then caused the surface.

The rays stand out when the Moon is full, but at other times they cannot be seen. Instead, you will see a bright zone between no bright and dark points. Known as the terminator, this is a region of changing shadow, where craters and mountain ranges send out a weak relief. Regular observers of the Moon study the same area in many different lighting conditions in order to appreciate the moonlight effect.

moon's gravity, and its mass about the Sun, in a highly eccentric orbit—once every 27.3 days and 24 hours. The tidal reflex is the Sun's and the Moon's revolution around the Earth.

OK, who are these two tides today? The gravitational pull of the Moon tugs at the Earth, causing the water on the side facing it to pile up, accounting for one high tide. The tides fall on the other side of the Earth when because the gravitational pull of the Moon is such that the Earth itself is pulled a little toward the Moon. This movement results in the water on the far side being "left behind" and piling up. In between these high-tide regions are the regions where the ocean level is at its lowest. See diagram.

FACT FILE

Distance from Earth:
238,000 miles (384,000 km)

Sidereal revolution period (about Earth): 27.3 days

Mass (Earth = 1): 0.012

Radius at Equator (Earth = 1):
0.272

Apparent size (at Earth):
31 arc minutes

Sidereal rotation period (at equator): 27.3 days

Everyone is a moon and has a dark side which he never shows to anybody.

that about 10% of the Moon's mass remains in the

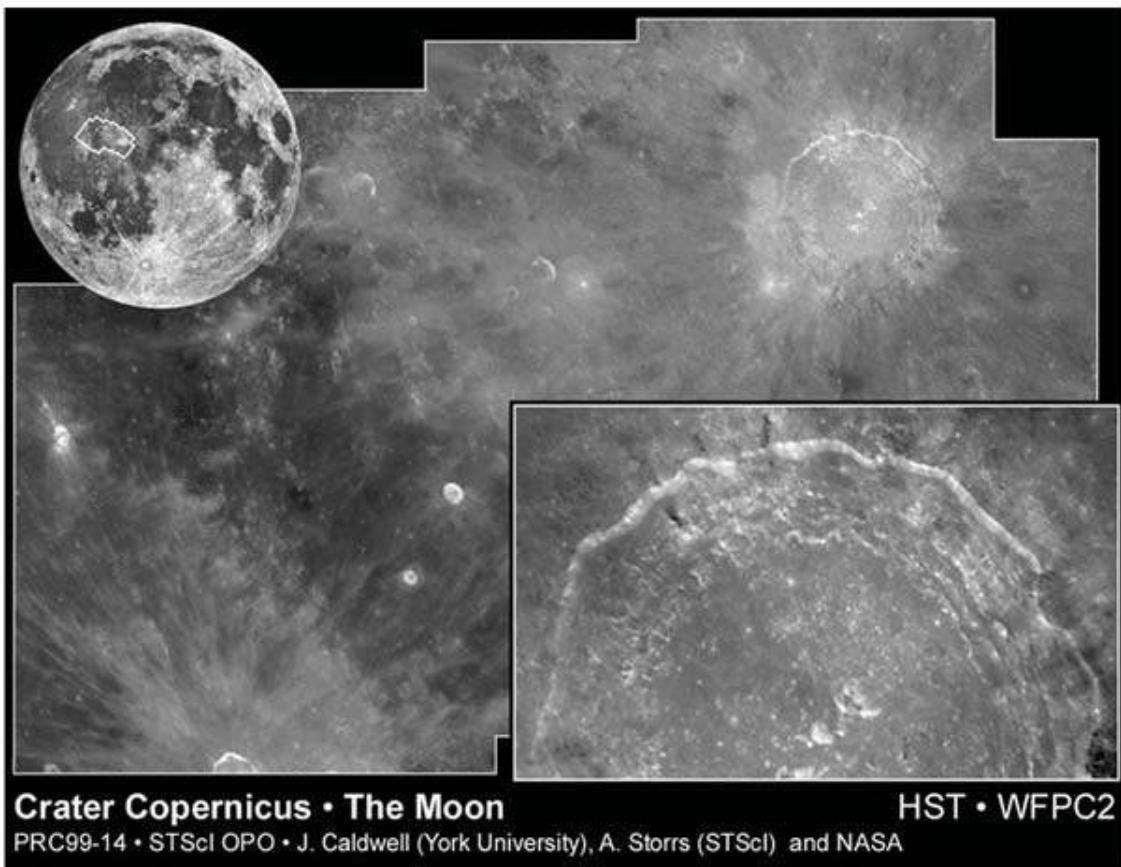
THE MOON

اصلی تصاویر کے مختلف انداز



چاند کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

<http://oposite.stsci.edu/pubinfo/pr/1999/14>



Crater Copernicus • The Moon

HST • WFPC2

PRC99-14 • STScI OPO • J. Caldwell (York University), A. Storrs (STScI) and NASA

چاند کی اس تصویر کے بارے میں مزید تفصیلات اگلے صفحے پر ہیں

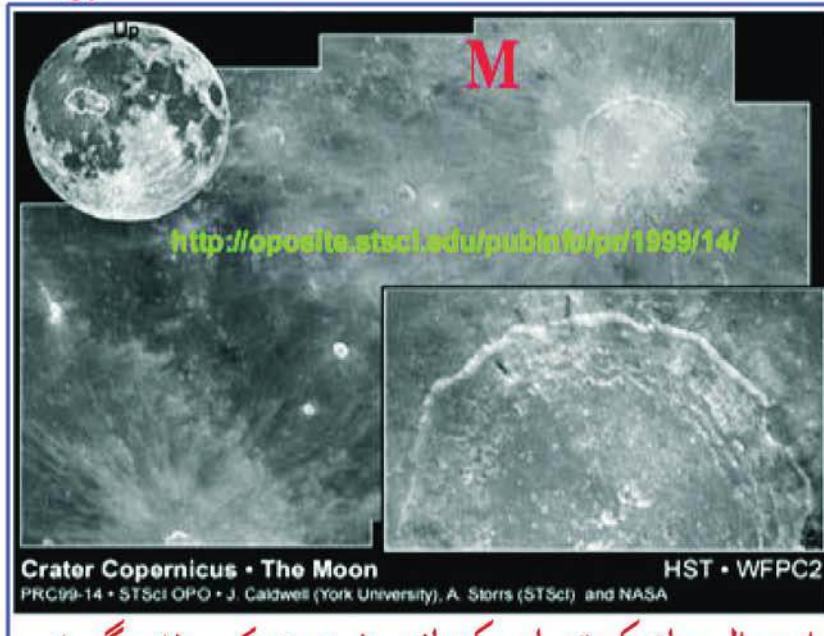
ہم تمہیں غفران پر دکھائیں گے اپنی نشانیاں کائنات میں اور تھاری
جانوں میں۔ حتیٰ کہ تم مان جاؤ گے کہ یہ حق ہے۔ (کلام الہی)

لولاک لسما دیکھ، زمیں دیکھ، خضا دیکھ

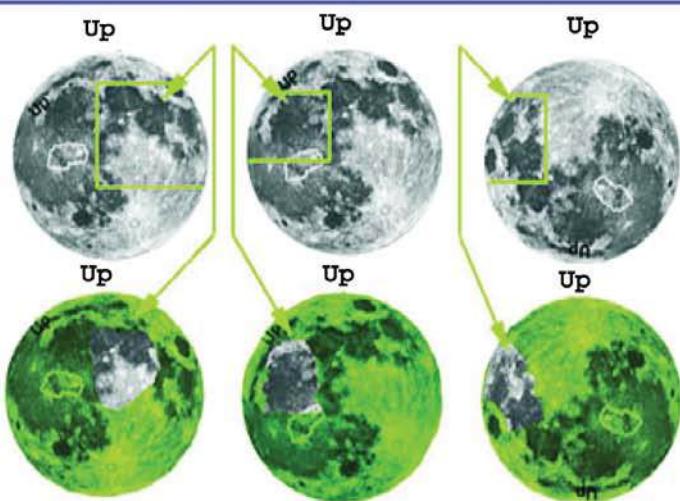
مشرق سے ابھرتی ہوئی سورج کو ذرا دیکھ

(اقبال)

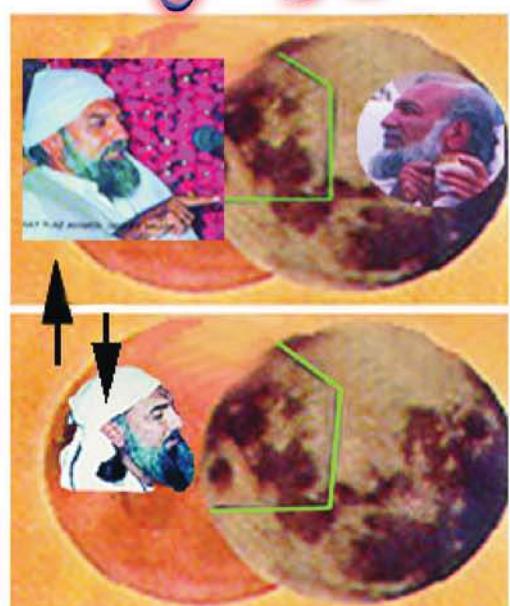
UP



اوپر والی چاند کی تصاویر کو با این طرف UP کر کے مطابق گھمائیں



گوہر شاہی



چاند

یہ تصاویر کتاب (PICTORIAL ASTRONOMY) سے حاصل کی گئیں ہیں

Plate 15-3. Phase of the moon (page 60)

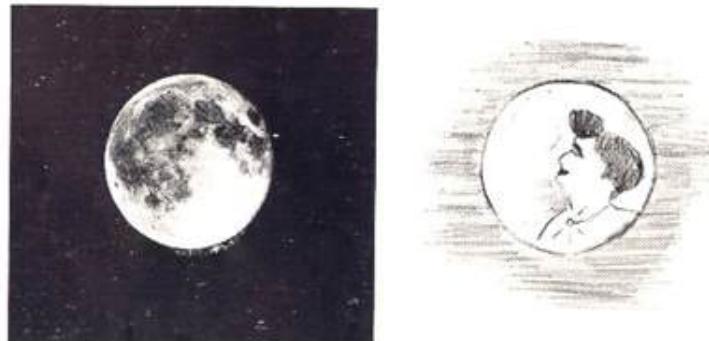


PLATE 15-4. The Lady in the Moon. If the page is held at arm's length, the drawing on the right will help you find the lady in the photograph of the moon on the left. To find her in the sky, look at the moon when it is full or during a few days before full moon. (Page 64)

by
PICTORIAL ASTRONOMY DINSMORE ALTER and CLARENCE H. CLEMINSW

DINSMORE ALTER, PH.D., Sc.D.
Director
CLARENCE H. CLEMINSW, PH.D.
Associate Director

GRIFFITH OBSERVATORY
CITY OF LOS ANGELES

All rights reserved. No part of this book may be reproduced in any form, except by a reviewer, without the permission of the publisher.

Library of Congress Catalog Card Number 56-7639

Manufactured in the United States of America

678910



(1)



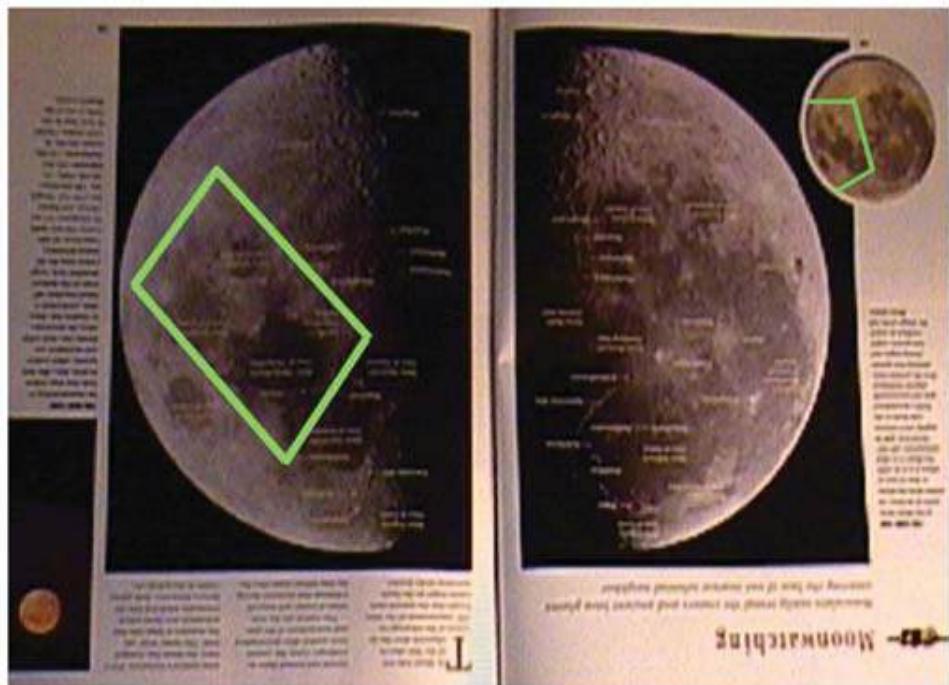
(2)



(3)

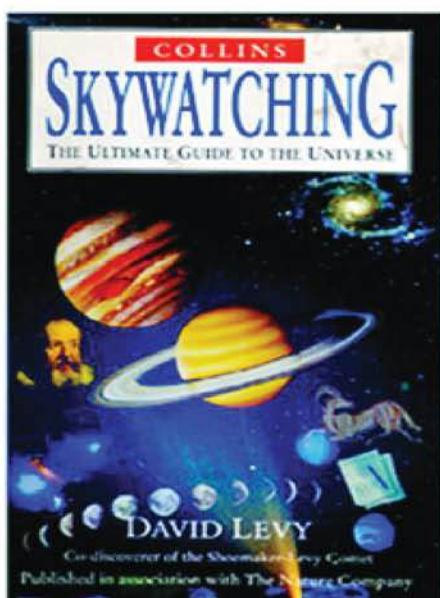
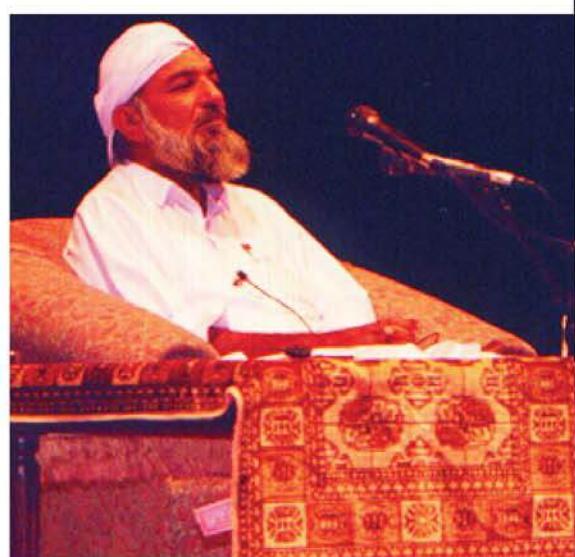
جب امریکہ میں یہ اکتشاف ہوا کہ چاند پر کسی ایشیائی کی تصویر ہے۔ جو حلیہ سے مسلمان انظر آتا ہے۔ تو انہوں نے تصویر کا رخ تبدیل کر دیا، نمبر ۱، چاند کی اور بخشن تصویر ہے۔ نمبر ۲، تصویر بھی چاند سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ جس میں انہوں نے کچھ روبدل کی، سر کے اوپر جو چہرہ اور داڑھی تھی اسے برابر کر دیا گیا۔ تاکہ چہرے کی جگہ بال نظر آئیں، یہ حلیہ نمیں شیو آدمی کا ہے، ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۳۔ جسے Dinsmore نے عورت کے روپ میں روشناس کرنے کی کوشش کی تاکہ لوگوں کا رخ حضرت مریم کی طرف کیا جائے۔

مختلف رسائل اور کمپنیوں کے چاند کے اشاعت شدہ فوٹو



آپ کہیں بھی ہوں، مشرق میں یا مغرب میں اپنے ذاتی کیمرے سے چاند کی تصاویر اتاریں
کسی بھی ڈگری میں ایسی ہی تصویر یہ نظر آئیں گی، پھر ان کے مطابق چاند کو دیکھیں

چاند کی یہ تصاویر لندن سے شائع شدہ اس کتاب (SKYWATCHING) سے حاصل کی گئی ہے۔



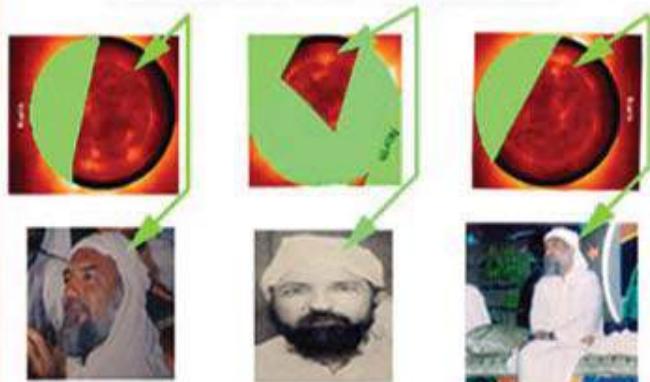
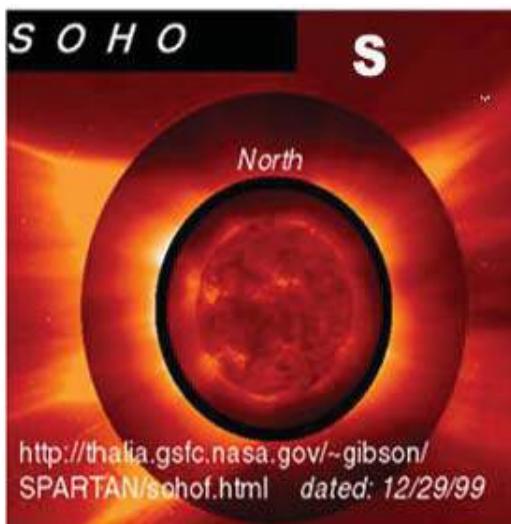
سورج کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کریں

<http://thalia.gsfc.nasa.gov/~gibson/SPATAN/sohof.html>

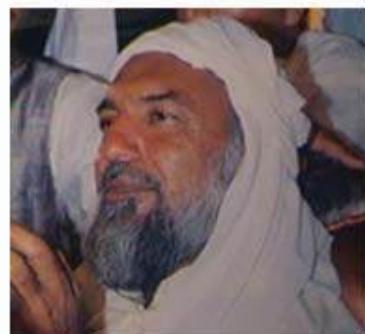
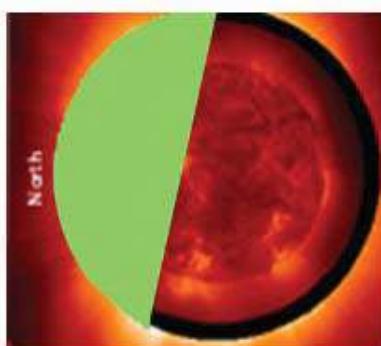
سورج کی تصویر

سورج کی ان تصاویر کو North کے مطابق ٹھہرا کر دیکھیں



تصاویر گوہر شاہی مختلف اوقات میں

ناس سے حاصل کردہ سورج کی اس تصویر میں حضرت گوہر شاہی
کا یہ چہرہ بھی بہت واضح نظر آتا ہے۔



چناند سورج کیا گواہی دیجئے تھے اے گوہر
ہے ثبوت حق تھے اس دل میں آجائے کام
پاک

مائنہ میڈیا

چینی ایڈیٹر - سعید اختر



NASA FINDS MASSIVE FACE IN SPACE!

NASA has released a shocking photograph that clearly shows a gigantic face floating in distant space!

The breathtaking photo was taken during the shuttle mission in late February — but experts admit they are baffled as to where the face originated.

"This is plainly the image of a man's face set free in the universe," said astronomer Isaac Hawkins of Atlanta, Ga.

"Whatever this is, it clearly is enormous. We estimate it's at least as big as our suns," Hawkins said. "For something this size to go undetected during our previous years of space exploration is virtually impossible."

The only explanation is that it somehow has an ability to appear and disappear at will, which would make it unique.

The face was visible to shuttle astronauts during only a 12-minute period.

"When it came into view it startled astronauts," Hawkins told "A couple of them at first thought they were hallucinating."

"But when they transmitted the photograph of the face, everyone at NASA

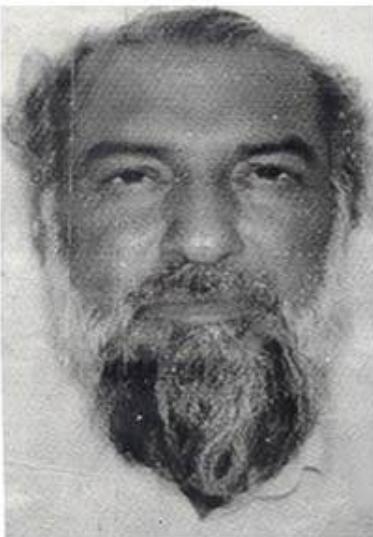
By WHITNEY ASQUE
Bloody World News

'It's as large as 150 suns!'

— Astronomer Isaac Hawkins

ASTOUNDING NASA photo of

انسان کے خلاباز آنزوں کا نگز نے کہا کہ یہ واضح طور پر کسی انسان کے چہرے کا عکس ہے۔ یہ اپنی مرضی سے ظاہر اور غائب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے، تا سامیں موجود ہر ایک نے یہ محسوس کیا کہ یہ بہت بڑی خلائی دریافت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ چہرہ کئی سالوں سے ہمیں دیکھ رہا ہو۔ ہا نگز نے مزید کہا کہ ہمارے ذہنوں سے یہ خیال بھی گزر آبے کہ شاید یہ خدا کا چہرہ ہو، اور کہیں بھی اس کی تردید نہیں ہے۔



حضرت گوہر شاہ

حضرت گوہر شاہی کا یہ عکس مبارک دراصل وہ باطنی مخلوق، "طفل نوری" ہے، جو چند خاص اولیاء کیلئے مخصوص ہے اور جس کا تذکرہ اولیائے عظام کی مختلف کتابوں میں درج ہے

A human face is discovered on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia.

**Sheikh Hamad bin Abdallah
Spiritualists in Makkah say that
this is the face of Imam Mehdi
(Al-Muntazar)**

Daily Parcham
Karachi,
Pakistan
26th May 1998



Computer Report from Pakistan
APTECH CENTRE
A Division of APTech Group
THE LEADING COMPUTER GROUP IN PAKISTAN

Urwa died and he died on May 27, 1998 and Weekly "The Great God" of May 1998 has mentioned him in it. About the journal expression of "Urwa" in English it is written, "So far as far as Urwa's death is concerned, we compare this picture on Computer II to have the message of Urwa's death in the Urwa's computer. There is a Photo of Urwa's personality. Some other traits can be seen by the computer. We can also see the name of Urwa's death in the computer. But only one Personality with could resemble with Urwa's" "Na Kisi Akbari Color Black".

It is said amongst spiritual circles around the world that in addition to his facial images appearing on the sun and the moon, the face on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia, is that of Riaz Ahmed Gohar Shahi of Pakistan.

دی گریٹ کاڈ

جھر سوپر اسٹار شیئر کا اکٹھ

جھر سوپر اسٹار شیئر کا اکٹھ

حجر سود پر انسانی شبیہت عالم میں کھلبی

بادشاہ ذراع کے مطابق کراچی کے جید علماء ایک معروف دارالعلوم میں سر جوڑ کر بیٹھے رہے

شبیہت کا نظر آنا ایک حقیقت ہے لیکن شریعت کی رو سے کس طرح تصدیق کی جاسکتی ہے

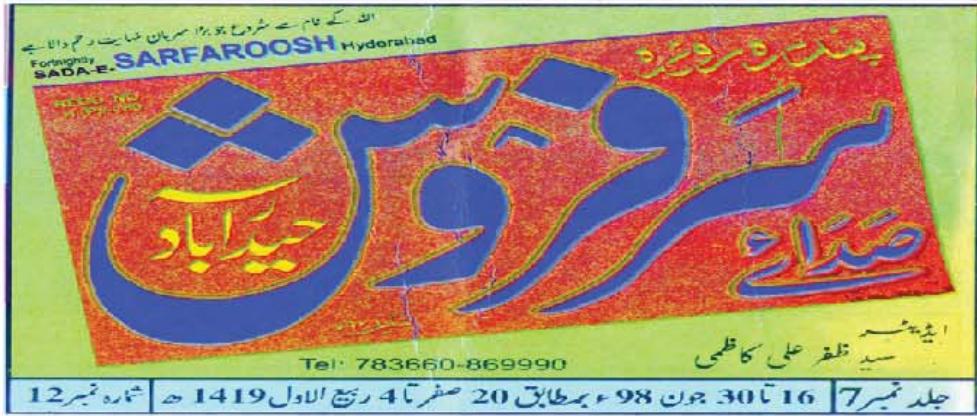
علماء حتمی فیصلے پر متفق ہے ہو سکے اور نظریاتی طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے

سعودی علماء کا فتویٰ یا آراء کا انتظار دیگر ممالک کے جید علماء سے آراء حاصل کرنے پر اتفاق

کراچی (خاتونہ خصوصی) امام کتب کے حوالے علماء میں محلی پاکی بادشاہ ذراع کے مطابق کراچی کے آراء پر متفق ہے ہو سکے اور نظریاتی طور پر دو گروہوں حالت ہے لیکن شریعت کی رو سے کس طرح تصدیق کی ہے جو اسود یا انسانی شبیہت خاہی ہو رہی ہے نہ لک کے جید علماء معروف دارالعلوم میں سر جوڑ کر بیٹھے لیں تھیں حقیقی تصور ہے کہ عالمہ عثمان ہیں شبیہت کا انتظار کا واقعہ ہے

7

جسکنے ہے آخر میں پند اعتماد پرند علماء نے معاطلے کی
ذراع کو سمجھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ سعودی علماء کے حقیقی
یا آراء کا انتظار کیا جائے اور اس طبقے میں دیگر ممالک
کے جید علماء کی آراء بھی حاصل کی جائے تاکہ اس کی
روشنی میں آنکہ کلاماً حکم عمل متفق طور پر طے کیا
جائے اس وقت اس بات کی تصدیق یا تدوین نہ کی جائے
یاد رہے کہ جو اسود یا انسانی شبیہت کی خبر پڑت اخبارات نے
شائع کی جب تک کے پیسے پڑتے اخبارات نے علماء کی
خلافت کے ذریعے خبر اپنے اخبارات میں شائع ہیں
کی لیکن یہ خبر تا حال عوام الناس میں توجہ کا مرکز ہے۔



حجر سود پر انسانی شبیہت کی مذہبی دلایل

یہ شبیہ اتنی واضح ہے کہ اسے کوئی بھی نہیں جھلا سکتا، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ امام مددی علیہ السلام کا چہرہ اور حیله مبارک ہے

حجر اسود یا انسانی شبیہ کے نمایاں اثرات پائے گئے ہیں جو دیکھنے میں بالکل الٹی ست پر ہیں، شیخ حماد بن عبد اللہ

میں نہیں کی تھی اب اس مسئلہ پر سمجھی گی سے غور و تکری

کیا کہ دو یا تین ہو عکسی ہیں یہ شبیہت مذہبی دلایل سے کہ جو جزوی خبر ہے کہ جو جزوی خبر

ہو یا کسی نے خود بنائی ہو مگر حرم کی حدود میں سخت غیرانی اور ہر

وقت خادمین حرمت اور حکومت کے پہرے کے سب کوئی شخص

اپنے باختہ سے تصویر بنائے کی بہت نہیں کر سکتا اگر یہ شبیہت

شروع سے تھی تو لوگوں کو کیوں ظفر نہیں آئی تصویر اتنی واضح

ہے کہ اسے جھلایا بھی نہیں جا سکتا انہوں نے کہا کہ المکرم

کے فقیروں میں پڑھنے کا ہے کہ یہ امام مددی علیہ السلام کا چہرہ

اور حیله مبارک ہے جو دنیا میں کہیں موجود ہیں اسکے لوگ انہیں

پہچان سمجھنے کا ہے کہا کہ حکومتی المکار پرستان ہیں کہ اسے

کس طرح فرم کیا جائے کیونکہ تصویر شریعت میں حرام ہے حرام ہے

اوہ عمرہ کرنے والے لازماً "اس پھر کو جنگ کر جو ہے ہیں اگر یہ

کسی کی شرارت ہے تو شر کا خدا شہی بڑھ رہا ہے تھے حادثوں

الٹی ست پر ہے جس کی وجہ سے کسی کو موسیٰ نہیں ہوتی عبد اللہ بن جعیل کا یہ زین آیا تھا اس لئے لوگوں کے روش کو

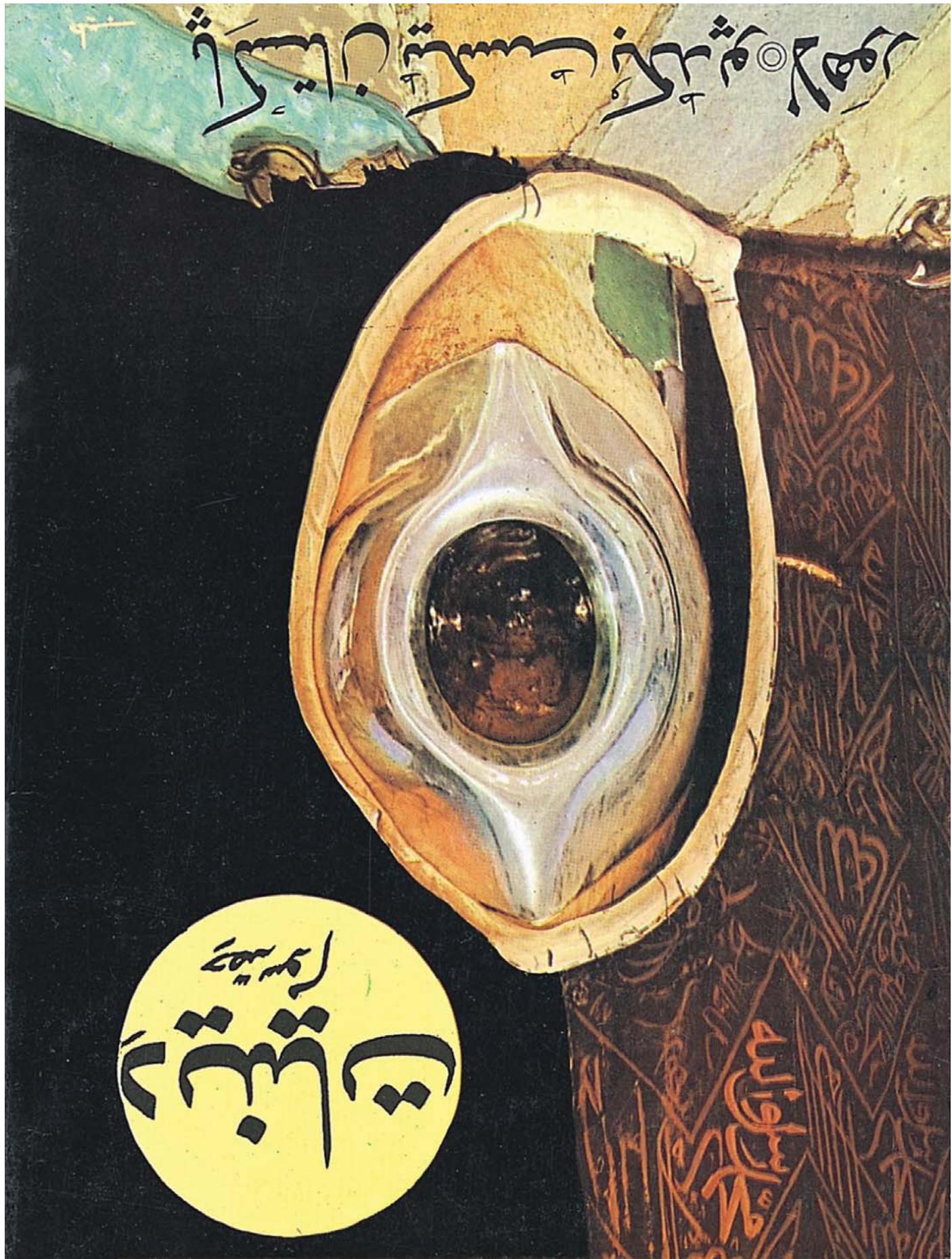
شاندی ہونے کے بعد دیکھی جائی ہے تھی حادث بن عبد اللہ بن طوڑ خاطر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس سلطے

Daily MULAKAT Karyalay

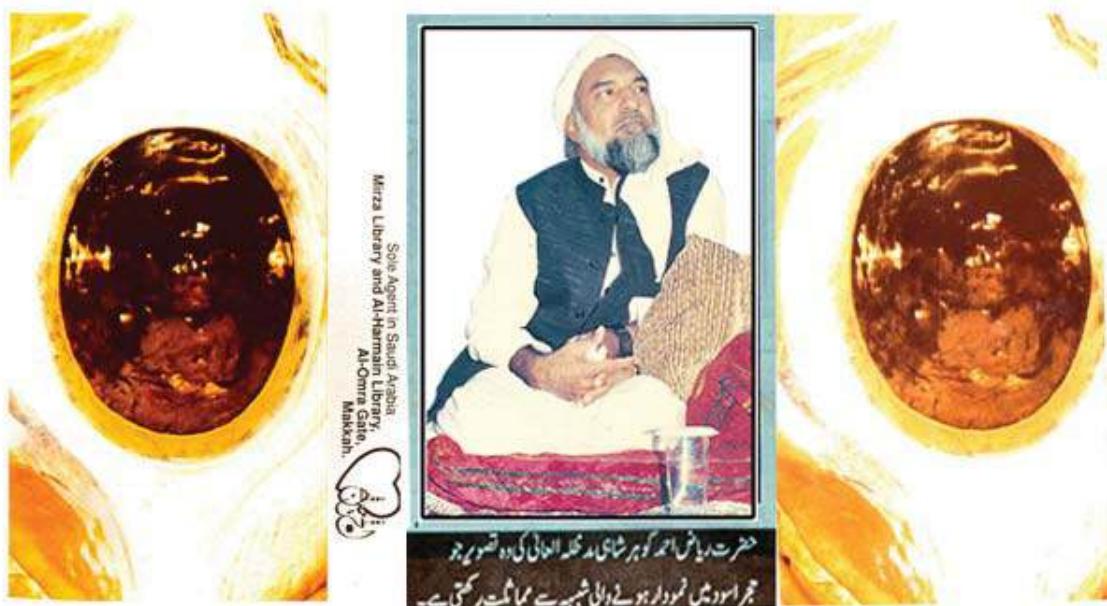


200 میں 22 جون 1998ء صفحہ 419

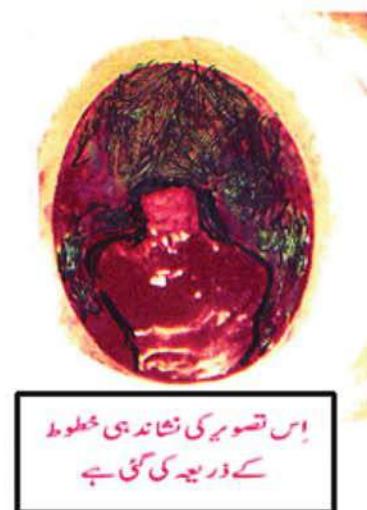
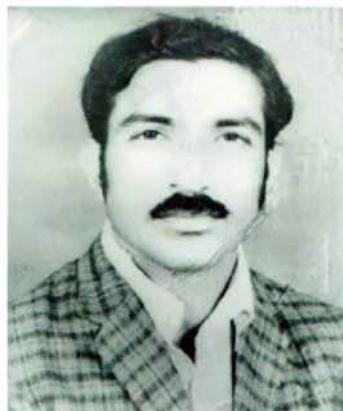
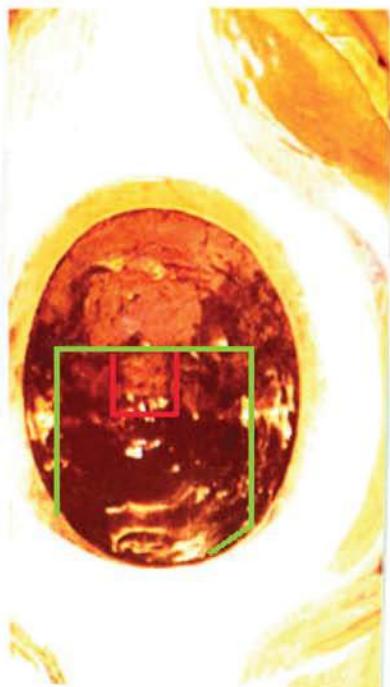
1 جولائی 1998ء



محمد عظیم حکومت پنجاب کی پبلشگی ہوئی اس دینیات کی کتاب میں جبرا اسودی کی تصویر میں
حضرت گوہر شاہی کی شبیہ واضح طور پر نظر آتی ہے



مرزا الجبری مکہ کا شائع شدہ



اس تصویر کی تشدید ہی مخطوط
کے دریبہ کی گئی ہے

25 سال کی ہی عمر میں ”جسہ گوہر شاہی“ کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نواز اگیا تھا
اس عمر اور اس وقت کی تشدید ہی، جسے اسود اور ساتھ دی ہوئی تصویر میں ملاحظہ ہو

یہ تصویر حال ہی میں نبیوں Nebula اسی سورج نما ستارے پر ظاہر ہوتی ہے، اور ناسا NASA نے ہی ریلیز کی ہے
تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رجوع کریں

<http://www.spacedaily.com/spacecast/news/hubble-00b1.html>

SPACE SCOPES

Hubble Brings "Eskimo" Nebula Alive

<.../news/hubble-00b2.html>

Greenbelt - January 11, 2000 -

The Hubble Space Telescope has captured a majestic view of a planetary nebula, the glowing remains of a dying, Sun-like star. This stellar relic, first spied by William Herschel in 1787, is nicknamed the "Eskimo" Nebula (NGC 2392) because, when viewed through ground-based telescopes, it resembles a face surrounded by a fur parka.

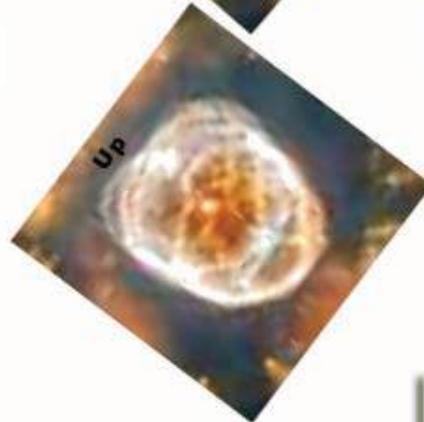


گوہر شاہر



گوہر شاہر

اوپر والی تصویر کو Up کے مطابق گھما کر دیکھیں
جس کے چہرے پر کچھ لکھا ہوا ہے!



گوہر شاہر

بعض لوگ کہتے ہیں یہ تصور ہے۔ تصویر صاحبِ تصویر تک محدود ہوتا ہے۔ کیروں میں نہیں آتا۔ کچھ کہتے ہیں ٹیلی پیٹھی یا مسمر یزم ہے۔ عبادت گاہیں اور زمین و آسمان ٹیلی پیٹھی یا جادو کی لپیٹ میں نہیں آ سکتے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر حق کدھر ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ امریکہ نے پیسے لے کر کمپیوٹر کے ذریعہ یہ تصویر یہی لگادیں ہیں، کیا گوہر شاہی امریک سے زیادہ مال دار ہے؟ اگر ایسا ممکن ہوتا تو وہ اپنے کسی پوپ Pope کی تصویر لگاتا تاکہ اس کے مذہب اور ملک کا عروج اور فائدہ ہو۔

مارٹن اینگلہار (مریم کے ساتھ)

گی ساوس کے بعد ویرینا میں ٹھیک کرنا کہ اس کی اولاد میں ایک آنارا جو Gregor Molenaar و Vincent DiPietro نے زندگی کے کوئی بارے برداشت کر لیا، اور اس ٹھیک کرنا کہ وہ دین کے جس سے پہلے اس ساوس میں ایک آنارا

The Martian Enigmas

Mars has stirred our imagination since ancient times, and the second "hair of his century," NASA's Mariner probes, have sent the thought to be a world much like earth. But in the face of the photos, NASA's Mariner probes, the Red Planet is more like our Moon. Evidence of water erosion and other discoveries, however, fueled the hope that vestiges of life might yet be found on Mars. In 1975, two Viking spacecraft, each consisting of an orbiter and a lander, were sent to Mars. Their primary mission was to search and test two robotic probes on the surface to search for signs of microbial life. The red Mariner soil late in July 1976, one of the orbiters sent back a curious photograph of what appeared to be a male figure standing straight up into space from a northern region known as Cydonia. The "Face" on Mars was promptly dismissed by NASA as a "trick of light and shadow" and the photograph laid away. Several years later the Face was rediscovered by two engineers, Vincent DiPietro and Gregory Molenaar, and became the focus of a decade-long series of independent multi-disciplinary investigations. Professors and students in physics, engineering, cartography, mathematics and systems science, as well as anthropologists, archeologists, historians, theologians, and other fields, have now discovered and studied nearly a dozen features on the Martian surface that may pose a serious challenge to conventional beliefs about the improbability of extraterrestrial life.

The Viking Endurance, a report by Mark J. Carlotto on his state-of-the-art digital image processing of the original Viking photos, Dr. Carlotto illustrates the processes used to digitally restore and clean the Viking photographs and presents striking three-dimensional renditions of the Face and other intriguing objects on Mars. He argues that these objects may be precisely what many scientists have sought for so long—the first clear evidence that we are not alone.

Mark J. Carlotto is a Division Staff Member at the Naval Research Laboratory's Space Sciences Department. He received his B.S. in Electrical Engineering from Carnegie-Mellon University in 1981. From 1981 through 1983 he served as an Assistant Adjunct Professor at Boston University. Dr. Carlotto has over ten years of experience in image processing, pattern recognition, and related fields, and has published over forty papers in computer vision, digital image processing, pattern recognition, and other areas. He is a senior member of the Institute of Electrical and Electronic Engineers.



A Closer Look
MARK J. CARLOTTO

**North Atlantic Books, Halifax, Nova Scotia
Cover and Book Design by David Dresser**

4 00000000000000000000000000000000

- 22 -

4

مریخ کی تصاویر ناسا (NASA) نے مشق انداز اور مشق اطراف سے اتاری ہیں۔ دیکھو یہ سائنس

卷之三

These photographs from different angles and sit the following website.
www.com/~markc/marshome.html

کوہیر شاہی

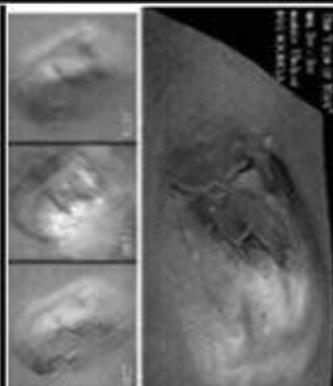
A small, square portrait of a man wearing glasses and a patterned shirt.

The NASA logo, which consists of the letters "NASA" in a bold, serif font, with a stylized American flag graphic integrated into the letter "A".

10

Professor Mark J. of Boston University
having researched and verified these

www.goharshahi.com



کہ جی تصویر میں صرفت عیسیٰ کوہاٹ تصویر میں صرفت گورنٹ کوہاٹ
When picture is straight the image of Jesus is visible
and when turned upside down the image of Gohar
Shahi is visible.
www.tig.org/jesus.htm

www.flig.org/jesus.html www.jays-homepage.co.uk

www.jays-homepage.co.uk

Science and Technology

In 1998, The Mars Global Surveyor took pictures of Mars. On the surface of Mars there was a rock found which resembled the face of a human being. It was one mile long and 2000 feet high. It was made by beings who were similar to us and had lived there in the past. An astrologist Dr. Frania says "This is the proof of the one we have been waiting for, for a long time."

Published in the Sunday Magazine
The Jang, Pakistan on 18-03-01

تاریخ
گلستان

مکتبہ خانہ
بڑی سرگرمی 1997 کی طرح

سالوں کی ملکات
بیکری میں ہوئی

A black and white portrait of Syedna Mohammed Burhanuddin, the spiritual leader of the Dawoodi Bohra community. He is an elderly man with a long white beard, wearing a white turban and a light-colored robe. He is looking slightly to his right with a gentle expression.

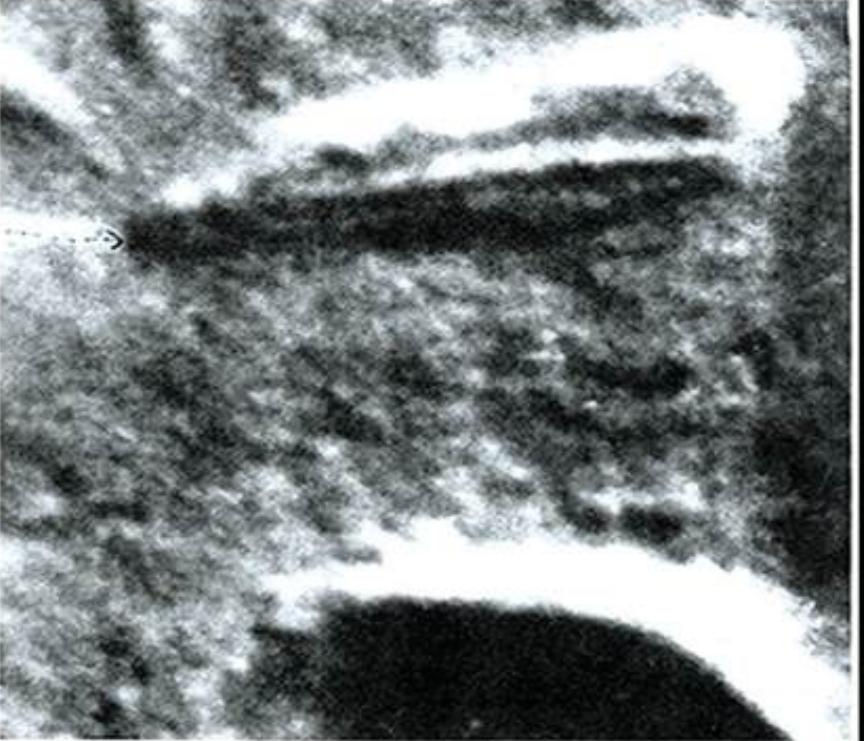
1۔ مکتبہ نیشنل پرنسپلز پاکستان سے
خزانہ سمت ۱۹۹۷ کرتے
کرتائے اور مگریں
نے ۱۹۹۷ کرتائے
۲۔ پارامونڈا خپڑا پر روزوں
کرتائے اور مگریں

People should research into this matter

تصویر 35A73 کی پیازی ایک میب جان نہ سا "سما" نامی 25-30 میٹر عرض اک بولنے والی ہے۔ جس کو عرض کہ کھلتوں اور زمین پتھے سے لٹک والارونا سے ہوا) سے بعد کے تھارے گئے ان میں تاب پڑا ہے۔ اس پیازی کے ضوفاظ اور زمین پتھے سے پیازی کی پیازی اور پیازی کی پیازی میں بیکڑاؤ پیروکیوں میں پیازی پہنچنے والے اور میں اور گورے میں "پیاس فرق" ہے اور یہ کیوں کیوں کی طرف کئی نہیں ہے اور پیازی کی روشنی طرف کیونسا پیغام میں کرے کرکی اونٹاں ہے۔ یقینی طور پر بے ایں تکلب پے ان وہیں نے اور اس بے کی پیازی اور کھلے کر دیاں جو نہیں کی پیغام کی کھلے کر لئی۔

میں ایک سے زیاد کی مورتی میں ہونے کی بجائے یہ کسوس میں ہے کیونے سے مختزمن ایک سے زیاد کی مورتی میں ہونے کی بجائے یہ کسوس میں ہے کیونے سے کھلکھلے نہیں ہے۔ تو لئے والا مواد میں کے شر ق میں جس اور اس میں کی صورت پیازی کی پیازی کی پیازی کی روشنی طرف کیونسا پیغام میں کرے کرکی اونٹاں ہے۔ یقینی طور پر بے ایں تکلب پے ان وہیں نے اور اس بے کی پیازی اور کھلے کر دیاں جو نہیں کی کھلے کر لئی۔

The "Cliff" from 35A73 - A peculiar, camel-like mesa that rises 25-30 meters above a pancake-like "crater pedestal" (the surrounding ejecta blanket formed when the Martian permafrost was melted and ejected by the original cratering impact). No alignment has demonstrated that the Cliff participates with the Face in solitare alignments and in several other angular and positional relationships. The Cliff's overall shape, surface texture and internal appears to differ markedly from that of the surrounding crater ejecta, which suggest that its formation post-dates the intense cratering impact. Supporters of the intelligence hypothesis theorize that if the object had predated the impact ejecta material would have piled up on the east side of the Cliff, displaying peripheral splash patterns and formed a "blast shadow" on the opposite side. However, the adjacent terrain on the crater side, rather than being piled-up appears instead to have been hollowed-out; the opposite result to the expected from natural forces. This and the striated or "plow & field" effect between the Cliff and the crater, have fueled speculations about the quarrying of material for the Cliffs construction.



There appears to be a continuous groove or path originating in the hollowed-out area that rises ramp-like to the northeast end of the Cliff, turns and proceeds southward, then makes a final hairpin turn and terminates at the northwest end. This groove defines the elongated "nose" of what appears to be another set of facial characteristics. These are made more obvious here by artificial foreshortening that stimulates a view from the south at angle of about 70° from nadir.



حضرت گورہ شاہی اور عینی، دری گنی تصویر میں منہا منے

27

دی گیا جہا اخبار پاکستان پرستی پاک تاریخ 14-06-01 سالیا گیا تراشہ

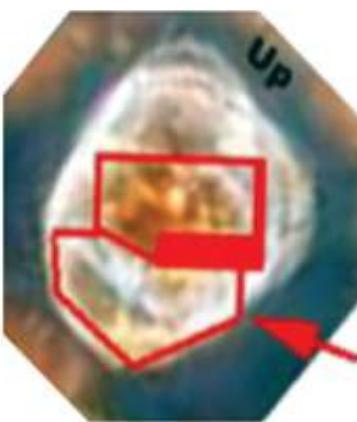
پیش 29-06-01

مرخ کے علاوہ بھی نیوالا شار اور چاند اور گرد و مغلات

پر گورہ شاہی کی تصویریں آپکی ہیں۔ یہیں میں سے اسکے

www.goharshahi.com

آخر لوگ پوچھتے ہیں کیا یہ حقیقت ہے؟
اگر حقیقت میں ہے پھر ہم بہت بڑے
جموٹ ہیں (جموٹ پر بہت)



The Moon

کارزار پر شعبیہ ایجاد کا درجہ اور دینگ

卷之三

آپ سے گزارش پہنچ کر اسی مذہبی بیکی اور اسلامی تنصیب کی وجہ سے رب کی نشانیوں کو جھلائے کی جاتے ہیں

ریز اسٹر پیش
اسا نے بڑی مشکل سے اور کمی سیاستدانوں کے اسرار پر پڑے ہوئے حصے کے بعد میرنگ ٹائم ہو کر اسکی پہلی بجہ دوسرا سے ٹیاروں کی تصویریں کو پچھا نے ہوئے ہیں۔ اب اسی طرح مشاہدات کی تصدیق کیلئے میں وہت کر رہا ہوں۔

Click here: Disturbing Controversies like
www.creation-science-prophecy.com/links.html

of Mars
E-mail

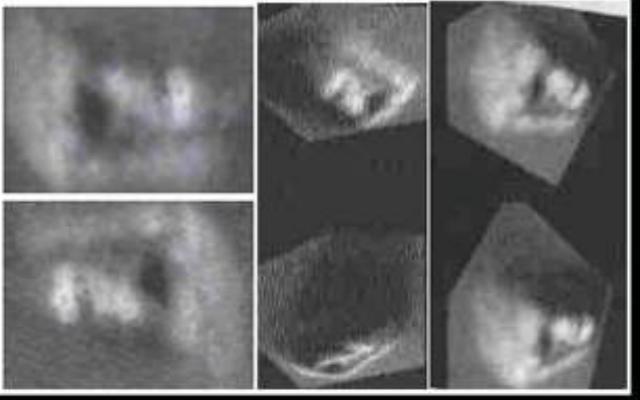
youngus36@hotmail.com
amjad.alir@hotmail.com

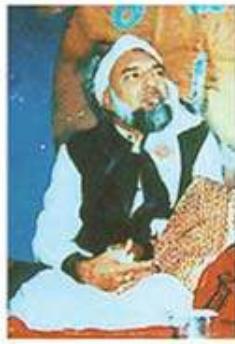
+971 (0) 50 5922671 (UAE)
+44 (0) 7833374251 (UK)

These pictures were taken

"Martian Enigmas"
by Mark J. Carlotto

These prints illustrate five grades of contrast. The highest contrast represented here approximates that of NASA's print of Viking frame 35A72 in which the face originally appeared.





گورنمنٹ آف پاکستان سے

عظیم روحانی شخصیت سید ناریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

بانی و مرپست عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام رجسٹرڈ کی

اپیل

میں حکومت پاکستان اور اس کے عمل داران سے اپیل کرتا ہوں کہ چاند اور جھر اسود پر تصاویر و شبیہ کے متعلق مکمل تحقیقات کرائیں اگر یہ درست ثابت ہوں تو میری پشت پناہی کریں تاکہ پوری دنیا میں اللہ کی محبت کا پر چار اور تمام مذاہب کے دلوں کو ایک کرنے میں آسانی ہو۔ اور عوام بھی ایک سمت کا تعین کر سکیں۔

اگر مندرجہ بالا واقعات غلط ثابت ہوں تو حکومت کسی بھی سزا یابندش کی مجاز ہے۔

بلکہ خود

ناریاض احمد گوہر شاہی

عمر کوٹ کے عہدہ کے مدرس پھر گورنمنٹی کی تصویر

لاتعداً لوگ عقیدت سے اس تصویر کو دیکھنے آ رہے ہیں روزنامہ مہران حیدر آباد



مہران نامہ (خصوصی)، حیدر آباد کے
یوں حدیث اخبار روڈ اسٹریٹ میں ۱۵۔۶۔۸۰
ءی ویکنے میں ایک بڑی میلی کی صورت میں
کل غریب نامہ فیصلہ عہدہ کے پڑھنے کی گئی تھی۔
تصویر عمر کوٹی ہے تصویر دیکھنے کے لئے آئے دا
میر کا ہے جو مدد حمایت کے لئے کوک بھی ملتا ہے
میکی سے سانچہ اسی پر اس تصویر نامہ کو جاری
اس والے سے بھی ایک بیٹا تھا جس کی تحریر کیا
گئی تھی۔ بعد از مردہ کا اور دوسری ہی قبیلہ کا
ست نصراۃندو برادری میں رہا۔ اس امر کو مردہ
شہر عمر کا نسل اور خاندان کا اعلان کیا گیا۔

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی)، حیدر آباد کے معروف سندھی اخبار روزنامہ مہران نے اپنی 6 June 1998 کی اشاعت میں ایک خبر شائع کی جس نے انکشاف کیا کہ عمر کوٹ کے قریب "شوندر" کے پھر
میں حضرت گوہر شاہی کی تصویر نظر آری ہے۔ تصویر دیکھنے کے لئے آنے والوں کا جم غیر لگا ہوا
ہے۔ ہندو عقیدے کے لوگ بہت عقیدت اور محبت سے اس تصویر کے درشن کو جاری ہے ہیں۔ اس
حوالے سے یہاں ایک پہنچ بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کے بعد "شوندر" لوگوں کی توجہ کام کرنے گیا
ہے، خصوصاً ہندو برادری میں حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی تصویر نظر آنے پر بہت خوشی کا اظہار
ہو رہا ہے۔

لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "دیس پر دیس" میں ہندوؤں کی جانب سے

حضرت گوہر شاہی کا تعارف

Amar Deep HINDI WEEKLY अमर दीप हिन्दी वीकली
Editor: T.M. Kachar, 56, Yusuf Ali Khan Marg, Mumbai - 400 001. Tel: 022-646 5534 Fax: 022-679 5186
VOL. 28 No. 348, Wednesday 29.7.98 EST. 1971 ISSN 0264 1453

कल्याण के अवतार कल्याणीदार आ चुके हैं।



• वास्तु विद्या अनुवान विभाग



Riaz Ahmed Gohar Shahi

Given Hindi Text

प्रायः वृक्ष के अधार पर जलसंग्रहीत होता है। यह वृक्ष की जल संग्रहीत करने वाली वस्तु है जो जलसंग्रहीत करने वाली वस्तु है। जलसंग्रहीत के लिए यह वृक्ष का अधार पर जलसंग्रहीत करने वाली वस्तु है।

जाति अंतर्विवरण में विभिन्न सिक्ख समाज के सम्बन्धों को दर्शाता है। और उनमें से कठीन अवधारणा यही प्रकृति है। अवधारणा के अन्तर्गत एक सम्प्रवादी वर्ग, अन्य अप्रवादी वर्ग तथा अन्य अप्रवादी वर्ग है। अप्रवादी वर्ग को ज्ञानवादी और कृत्यवादी परंपरा विभाग करता है। अप्रवादी वर्ग का ज्ञानवादी वर्ग अप्रवादी वर्ग के अन्तर्गत लगभग एक वर्ग विभाग करता है। इस वर्ग को ज्ञानवादी वर्ग कहा जाता है। इस वर्ग के अधिकारी ज्ञान विषय के विवरण का अवधारणा करते हैं। इस वर्ग के अधिकारी ज्ञान विषय के विवरण का अवधारणा करते हैं। इस वर्ग के अधिकारी ज्ञान विषय के विवरण का अवधारणा करते हैं।

सामुद्र अप्पोल के गांधी वाराणसी में जला, बालगंगार का मृत्यु हमेशा सुनहरा है। यह दिव्यता से भय नहीं भरता। जिसके द्वारा एक देवता परमात्मा का देह लिप्ता गया। वरदानामी के बावजूद, जिसका उत्तर एक ऐसी विश्वासीता था कि वरदान जीव तक जाकर उसके जलना चाहता है। ऐसे भय लिप्ता गया।

विनायक म शूरुदृष्टि वाले में थारा, बाल की से खिल आए और अपने लोकसंघ को जला था, शूरु भागवत के दैवत वाला दिया एवं उसकी लोकसंघ में हाथ लियु विनायकी से आपत्ति आयी है फिर से अपने आपमान एवं आपत्ति लिये। इस प्रभावात्मक दृष्टि से विनायक ने राजा को दिया और उन की लग्नबीमां बोले, वह है आपकाम वे लक्षण में

لکن ہندوؤں کو خواب میں دم کرنے آنکھوں کی بینائی گونگوں کو گویائی حاصل ہو گئی

**بھارت میں گورنمنٹ کے حاذن فرض سے تباہ ہو گئے
ہزاروں افراد**

T.V اور جانشہر TV ملکہ گورم شاہی کا اخیر دو نئے کوس کے انگینہ کے گزار قادری

二三

100



وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ

لی و اخلاقی اسلامی بود که
کتاب می خواست این کتاب هر کسی که در
این دنیا زندگی کند از آن کمتر نباشد که
آن را مطالعه کند و این ایجاد کنند



کرشمہ قدرت

سید ناریاض احمد گوہر شاہی کے دائیں ہاتھ پر اسم محمد ﷺ

اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسم ذات اللہ نمایاں ہے

نوت

کچھ لوگوں کو اعتراض ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں پر اسم اللہ کیوں ہے؟ اگر یہ انگلیاں ہم نے بنائی ہوں یا کسی بھی طریقے سے ہم نے لکھوا یا ہوتے ہم مجرم ہیں، یہ تو اللہ ہمتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق ہے یا کوئی کرشمہ قدرت!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ آمد

عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی سے امریکہ میں
ملاتا تھا 28 جولائی 1997 لندن میں ویچے گئے ایک ائمہ میں حضرت گوہر شاہی نے ملاتات کے جملہ نثار است کا انعام فرمایا



29 مئی 1997 میں ایل ماؤ نئے لاچ طاؤس نیو میکسیکو امریکہ میں پھر اہوا تھا۔ رات کے دوسرے پھر مجھے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ کمرے میں ماکانی روشنی تھی۔ مجھے لگا کہ میرا کوئی عقیدت مند ہے جو بنا جائز کرے میں آگیا ہے۔ میں نے اس شخص سے پوچھا، کیون آئے ہو؟ اس شخص نے جواب کہا کہ میں آپ سے ملنے آیا ہوں۔ میں نے اسی اٹھا، میں کمرے کی لائس روشن کر دی۔ میں نے دیکھا کہ ایک حسین و جیل نوجوان میرے سامنے کھڑا ہے جسے میں نہیں جانتا تھا۔ اس شخص کو دیکھ کر میرے لفاظ خوشی سے بھوم اٹھے اور ایسی کیفیت پہنچا ہو گئی جیسی حالم بالا کی حامل اور نبیوں کی موجودگی میں ہوتی ہے۔ مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کو متعدد زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اس نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہے۔ اور فی الحال امریکہ میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا، تم کہاں رہتے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا، نہیں پہلے میرا کوئی نہ کہا تھا اور نہیں اب ہے!

جب حضرت ریاض احمد گوہر شاہی سے ملاتات کے دوام ہونے والی مزید گلکولی گزارش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم اور میرے درمیان بونکتو ہوئی ہے وہ فی الحال ایک راز ہے، لیکن مستقبل قریب میں کسی مناسب وقت پر میں اس راز کو فاش کروں گا۔ حضرت گوہر شاہی نے مزید فرمایا کہ میں چند روز بعد تو سان ایری زونا (امریکی ریاست) جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں کسی نے مجھے ایک تصویر دیکھا تھا اور کہا کہ یعنی عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ میں نے فوری طور پر تصویر پالے نوجوان کو پہچان لیا۔ کیونکہ یہ تصویر اسی نوجوان کی تھی جو بو میرے کمرے میں طاؤس میں آیا تھا۔ میں نے تصویر کے مالک سے اس تصویر کی تفصیلات دریافت کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ کچھ مقدس مقامات کی زیارت کیلئے گئے جہاں انہوں نے تصاویر اندازیں۔ جب کیرے کی فلم develop کی گئی تو جیسا کہیں طور پر اس نوجوان کی تصویر آگئی حالانکہ کسی نے بھی اس نوجوان کو وہاں نہیں دیکھا اور نہیں اس کی تصویر کھینچی۔ بہر حال میں نے اس نوجوان یعنی عیسیٰ ابن مریم کی تصویر لے لی اور چاند میں ظاہر ہونے والی کئی تصاویر سے اس کو ملا کر دیکھا۔ چاند میں ظاہر ہونے والی تصاویر میں سے ایک تصویر اس سے مشابہ رکھتی تھی۔ مجھے یقین ہو گیا اور اس طرح میں نے تصدیق کر دی کہ یعنی عیسیٰ ابن مریم کی حقیقی تصویر ہے۔

حال ہی میں امریکہ میں ایک رسالے نے بائل کے ملاد کے حوالہ جات سے عیسیٰ ابن مریم کی دوبارہ واپسی اور قرب قیامت میں ہونے والے واقعات سے متعلق مضمون شائع کیا۔ اس مضمون میں متعدد باتوں کا ذکر تھا جسماں طور پر بائل سے متعلق راز اور پیش گویا تھیں جن کو وینی کن (رم اٹلی) نے جاری کیا تھا۔ بائل کے ملاد کی پیش گویا حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی عیسیٰ ابن مریم کی دوبارہ آمد کے اعلان سے ملتی جلتی ہیں۔

دوستو! اللہ نے اسی وقت کے لئے فرمایا تھا:

”ہم تمہیں عنقریب دکھائیں گے اپنی نشانیاں
زمین و آسمان پر، حتیٰ کہ تمہارے نفوس میں بھی۔“

لکھ فرمان گوہر شاہی

تمام انسانوں کی ارضی ارواح اس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاک کی ارضی ارواح کوہدی علیہ السلام کے لئے روکا ہوا تھا، جس طرح آپؐ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے، یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضور کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبد اللہ کافرزند اور آمنہ کا لعل کہا جاسکتا ہے۔ اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔

ایک اہم نقطہ

مهدی کا مطلب حدایت والا

مہدی کا مطلب چاند والا

(جیسے مہناز اور مہتاب)

محمد یونس الگوہر لندن، انگلینڈ (younus38@hotmail.com)

گوہر شاہی نے 1980 سے درس و تدریس کا کام شروع کیا۔

آپ کا پیغام ”اللہ کی محبت“ کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔

ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں

گوہر شاہی کو خطابات کی دعوت دے کر ذکر قلب حاصل کرنے لگے۔

یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے جس کی تاریخ میں نظر نہیں ملتی کہ

گوہر شاہی

ہر مذہب کی عبادت گاہ کے اسٹچ ہنبر پر پہنچ جاتے ہیں، یوں توبے شمار کر امتیں اور

پروگرام ہیں لیکن چند چیدہ چیدہ آپ کی تسلی کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں،

ملاحظہ ہوں

نیویارک میں کرتپچن کمیونٹی کی دعوت پر مورخہ 2 اکتوبر 1999 کو حضرت گوہرشاہی کو ہولی (نیویارک) میں روحانی یکجھر کے لئے مدعو کیا گیا



Gohar Shahi

"MESSENGER OF LOVE"

WORLD'S PROMINENT SPIRITUAL (SUFI) GUIDE

"In order to recognize the God and to be able to approach the essence of God learn spiritualism, no matter what religion or sect you belong to"

(GOHAR SHAHI)

How to change your physical heartbeats
to the ethereal chanting of the name of God.

In order to achieve the Love of God, remember the God through your heartbeats without leaving your lifestyle. The special meditation (Zikr) is the practice for well being and preventive medicine for cardiovascular disease.

"Healing through the light of God"

Lecture and Q&A:
Saturday at 8:00 to 9:00 PM Chelsea Rm.

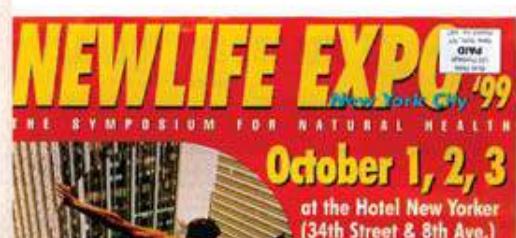
Meditation: at 9:10 to 9:45 PM

Healing Session are free by Appointment

For more information:

Ashburn Virginia (703) 729-6292

Email: goherasi@email.msn.com



امریکہ کی ریاست ایری زونا کے شہر نو سان کے مرکزی چمچ

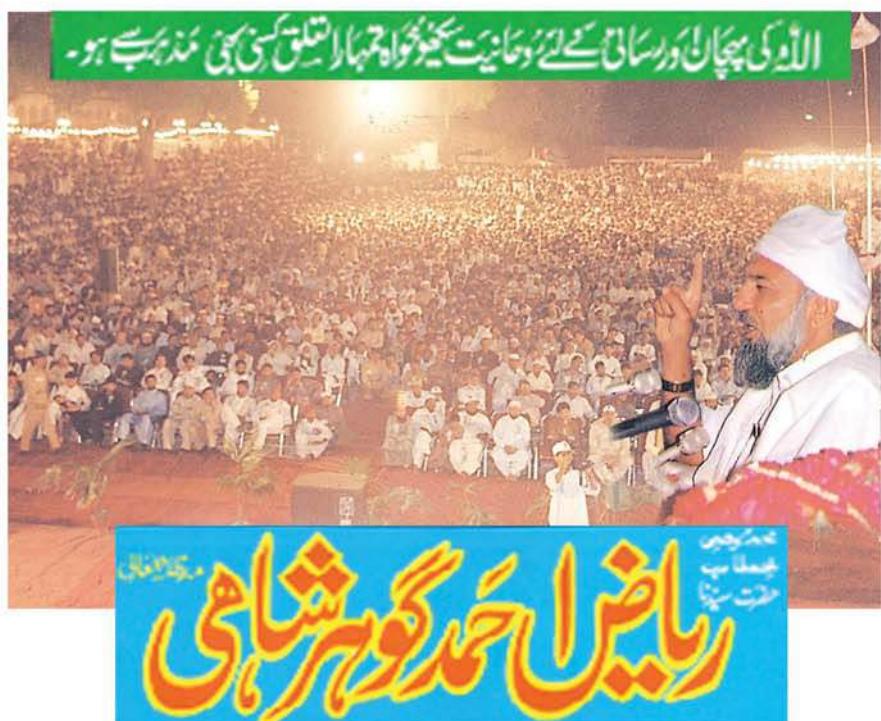
(GRACE ST.PAUL'S EPISCOPAL CHURCH)

میں حضرت گوہرشاہی عیسائیوں سے خطاب فرمار ہے ہیں



زیر نظر تصویر 11 اپریل 1996 کے عظیم الشان روحانی اجتماع موبھی گیٹ لاہور کی ہے

جس میں بکثرت حنفی اور شافعی مسلم افراد موجود ہیں



امریکہ میں حضرت گورنر شاہی یونی ٹیرین یونیورسٹی فیلوشپ پرسکاٹ، ایری زونا، یواس اے

July 1997, Unitarian Universal Fellowship

Prescott, Arizona, USA

سان فرانسکو میں سکھوں کی سوسائٹی نے مورخہ 7 اکتوبر 1999 کو حضرت گوہر شاہی کو اللہ کی محبت، کے موضوع پر خطاب کے لئے مدعو کیا اور ان کے اس رسالے نے حضرت گوہر شاہی کے روحانی فیض اور تعلیم کی بابت سکھوں کے لئے مضمون چھاپا کہ اللہ کو پانے کے لئے یہ چھا اور آسان راستہ ہے، اور اسے اپنانے کی کوشش کی جائے۔

.....زیر نظر رسالے کا عکس.....

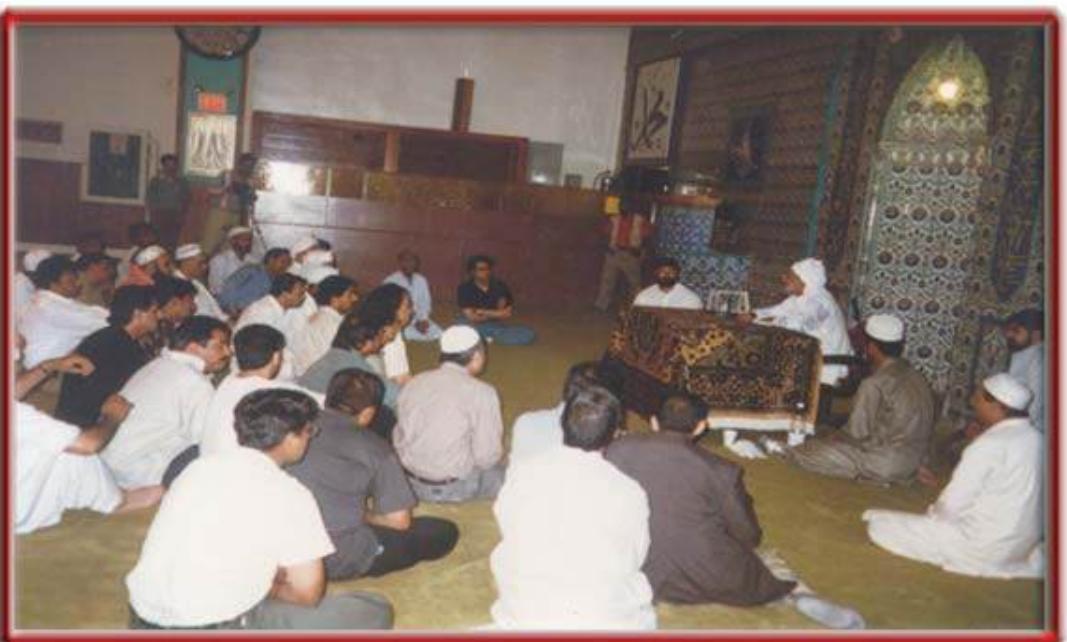
کومنٹری پردویں

پنجابی زبان گرمکھی کے اخبار میں حضرت گوہر شاہی سے کئے گئے انٹرو یوکا اپک عکس

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے اسم ذات کانفرنس سے خطاب کی ایک جملہ



7 اکتوبر 1996 میں منعقد ہونے والی اسم ذات کانفرنس کی ایک تصویر جس میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی



نیو یارک میں بروک لین کی جامع مسجد ترک میں جنبی اور مالکی مسلم افراد سے حضرت گوہر شاہی خطاب فرمائے ہیں

CONTACT

info@goharshahi.com

www.GoharShahi.com
www.MehdiFoundation.com

کتاب کی روشناس کے لئے چند اقتباس

- 1- اگر آپ کسی مذہب میں ہیں لیکن اللہ کی محبت سے محروم ہیں، ان سے وہ بہتر ہیں جو کسی مذہب میں نہیں لیکن اللہ کی محبت رکھتے ہیں۔
- 2- محبت کا تعلق دل سے ہے، جب دل کی دھرم کن کے ساتھ اللہ اللہ ملایا جاتا ہے، تو وہ خون کے ذریعے نس میں پہنچ کر روحوں کو جگاتا ہے پھر روحیں اللہ کے نام سے سرشار ہو کر اللہ کی محبت میں چلی جاتی ہیں۔
- 3- رب کا کوئی بھی نام خواہ کسی بھی زبان میں ہو قابل تعظیم ہے لیکن رب کا اصلی نام سر یانی زبان میں اللہ ہے جو کہ عرشیوں کی زبان ہے، اسی نام سے فرشتے اُسے پکارتے ہیں اور ہر نبی کے کلمے کے ساتھ مسلک ہے۔
- 4- جو بھی شخص پچے دل سے رب کی علاش میں بحر و در میں ہے وہ بھی قابل تعظیم ہے۔
- 5- اس دنیا میں ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ خطوں میں کئی آدم آئے۔ تمام آدم دنیا میں دنیا کی ہی مٹی سے بنائے گئے، جبکہ آخری آدم جو عرب میں دنیا ہی وہ بھیت کی مٹی سے واحد بنائے گئے، ان کے سوا کسی اور آدم کو فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا۔ ابلیس اسی آدم کی اولاد کا دشمن ہوا۔
- 6- انسان کے جسم میں سات شیم کی مخلوقیں ہیں، جن کا تعلق علیحدہ علیحدہ آسانوں، علیحدہ علیحدہ بہشتیوں اور انسان کے جسم میں علیحدہ علیحدہ کاموں سے ہے۔ اگر ان کو نور کی طاقت پہنچائی جائے تو یہ اس انسان کی صورت میں ایک ہی وقت میں کئی جگہ تھی کہ ولیوں، نبیوں کی مجلس اور رب سے ہمکام بیاد دیوار تک پہنچتی ہیں۔
- 7- ہر انسان کے دونہ مذہب ہوتے ہیں، ایک جسم کا نہ مذہب جو مر نے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، دوسرا ارواح کا نہ مذہب جو کہ روزِ ازل میں تھا یعنی اللہ سے محبت، اسی کے ذریعے انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔
- 8- سب مذاہب سے بالآخر رب کا عشق ہے، اور سب عبادات سے بالآخر رب کا دیدار ہے۔
- 9- انسان، حیوانوں، درختوں اور پتھروں کے متعلق معلومات، کہ یہ کس طرح وجود میں آئے اور کیوں کوئی حرام اور کوئی حلال ہوا۔
- 10- ارواح اور فرشتوں کے امر گن سے بھی پہلے کون سے مغلوق تھی؟ وہ کون سا کتا تھا جو حضرت قطبیر بن کرجنت میں جائے گا؟ اور وہ کون سے لوگ ہیں جن کی روحیں نے ازل میں ہی کلمہ پڑھ لیا تھا؟

وہ کون سے بندے کا راز ہے جو اس کتاب میں درج نہیں ہے؟

معلومات اور تحقیقات کے لئے اس کتاب کو ضرور پڑھیں